

٥٨- بَابِ إِذَا وَقَعَ الْذُبَابُ فِي الْإِنَاءِ

٥٧٨٢- حَدَّثَنَا قَتْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ

جَفَّافٍ عَنْ عَبْدَةَ بْنِ مُسْلِمٍ مَوْلَى بَنِي تَمِيمٍ

عَنْ عَبْيَدِ بْنِ حَنْينٍ مَوْلَى بَنِي زُرْيَقٍ عَنْ

أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا وَقَعَ الْذُبَابُ فِي إِنَاءِ

أَحَدِكُمْ فَلْيَفْسُدْهُ كُلَّهُ، ثُمَّ لِيَطْرَخْهُ فَإِنْ

فِي أَحَدٍ جَنَاحِيهِ شَفَاءٌ، وَلِيَ الْآخَرَ

دَاءً)). [راجع: ٣٣٢٠]

بَابِ جَبِ الْمَكْحُونَى بِرَتْنِ مِيلٍ پُرْجَانَے (جس میں کھاتا یا پانی ہو) (٥٧٨٢) ہم سے قتبہ بن سعید نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے اسماعیل بن جعفر نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے بنی تمیم کے مولیٰ عتبہ بن مسلم نے بیان کیا، ان سے بنی زريق کے مولیٰ عبید بن خنین نے بیان کیا اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کمکھی تم میں سے کسی کے برتن میں پُر جائے تو پوری کمکھی کو برتن میں ڈبو دے اور پھر اسے نکال کر پھینک دے کیونکہ اس کے ایک پر میں شفاف ہے اور دوسرا میں بیماری ہے۔

لَئِسَهُمْ بہت سی اشیاء اللہ پاک نے اس کثرت سے پیدا کی ہیں جن کی افزاں نسل کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے ایسی جملہ اشیاء نسل انسان کی صحت کے لیے مضر بھی ہیں اور دوسرا پلوان میں نفع کا بھی ہے۔ ان میں سے ایک کمکھی بھی ہے۔ رسول کشمیم کا ارشاد گرامی بالکل حق اور مبین بر صداقت ہے جو صادق المصدقوں ہیں اس میں کمکھی کے ضرر کو دفع کرنے کے لیے علاج بالضد پہلایا گیا ہے۔ موجودہ فن حکمت میں علاج بالضد کو صحیح تعلیم کیا گیا ہے۔ پس صدق رسول اللہ ﷺ۔

۷۔ کتاب الالباس

کتاب لباس کے بیان میں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

باب اللہ پاک کا سورہ اعراف میں فرماتا کہ ”اے رسول! کہہ دو کہ کس نے وہ زیب و زینت کی چیزیں حرام کیں ہیں جو اس نے بندوں کے لیے (زمین سے) پیدا کی ہیں (یعنی عمدہ عمدہ لباس)“ اور نبی کشمیم نے فرمایا کہا تو اور پیاو اور پنوا اور خیرات کو لوگین اسراف نہ کرو اور نہ تکبر کرو اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا جو تیرا مجی ہا ہے

فَقُلْ مَنْ حَرَمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((كُلُّوا وَاشْرُبُوا وَأَبْسُوا وَتَصَدَّقُوا فِي غَيْرِ إِسْرَافٍ، وَلَا مَحْيَلَةٍ)). وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كُلُّ مَا شِئْتَ وَأَبْسُنَ مَا شِئْتَ مَا أَخْطَلْتَكَ اثْتَانَ

(بشرطیکہ حلال ہو) کھا اور ہوتا جی چاہے (مباح پڑوں میں سے) پس
گمرو باتوں سے ضرور بچو اسراف اور تکبر سے۔

سرف، اُو مخیلۃ

لَئِنْ يَكُنْ كَمْ دُنُونَ مِنْهُ مَنْ يَعْلَمْ کیونکہ یہ دونوں چیزوں انسان کو تباہ دیکھا کر دیتی ہیں۔ مال میں فضول خرچی نہ کرو یعنی اپنے مال کو ناجائز کاموں میں نہ صرف کرو۔ یہ اسراف ہر اعتبار سے ناجائز ہے۔ لہذا ہر انسان پر لازم ہے کہ اعتدال اور میانہ روی سے کام لے جیسا کہ نبی کرم ﷺ نے فرمایا لا قصداد جزء من النبوة میانہ روی نبوت کا ایک حصہ ہے۔ جب انسان لباس میں مبسوں ہو کر آکرتا ہوا چلتے تو یہ تکبر میں شامل ہے کیونکہ ایک شخص چار جوڑے میں تخترا کرتا ہوا چلا جا رہا تھا جو وہیں زمین میں دھندا یا گیا جو آج تک دھننا ہوا چلا جا رہا ہے۔

(۵۷۸۳) ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا، کما مجھ سے امام مالک نے، انسوں نے نافع اور عبد اللہ بن دینار اور زید بن اسلم سے، انسوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر عینہ تھا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف قیامت کے دن نظر رحمت نہیں کرے گا جو اپنا کپڑا تکبر و غور کے سبب سے زمین پر گھسیت کر چتا ہے۔

۵۷۸۴ - حدثنا إسماعيل قال: حدثني
مالك عن نافع وعبد الله بن دينار وزيد
بن أسلم يخبرونه عن ابن عمر رضي
الله عنهما أن رسول الله ﷺ قال: ((لا
ينظر الله إلى من جر ثوبه خيلاً)).

[راجع: ۳۶۶۵]

لَئِنْ يَكُنْ كَمْ دُنُونَ مِنْهُ مَنْ يَعْلَمْ لذکارے میں تکبر اور غور کو بڑا غل ہے یہ بست ہی بری عادت ہے تکبر اور غور کے ساتھ کتنی ہی نکی ہو لیکن آدمی نجات نہیں پا سکے گا اور عاجزی اور فروتنی کے ساتھ کتنے بھی گناہ ہوں لیکن مغفرت کی امید ہے۔

باب اگر کسی کا کپڑا یوں ہی لٹک جائے تبلیغی نیت نہ ہو تو
گہرگار نہ ہو گا

۲ - باب مَنْ جَرَ إِزَارَةً مِنْ غَيْرِ
خِيلَاءَ

(۵۷۸۴) ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا، کما ہم سے ذہیر نے بیان کیا، کما ہم سے موئی بن عقبہ نے، ان سے سالم بن عبد اللہ نے اور ان سے ان کے والد نے کہ نبی کرم ﷺ نے فرمایا جو شخص تکبر کی وجہ سے تم گھینٹا ہوا چلتے گا تو اللہ پاک اس کی طرف قیامت کے دن نظر بھی نہیں کرے گا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے تمہ کا ایک حصہ کبھی لٹک جاتا ہے تکبریہ کہ خاص طور سے اس کا خیال رکھا کرو؟ آپ نے فرمایا تم ان لوگوں میں سے نہیں ہو جو ایسا تکبر سے کرتے ہیں۔

(۵۷۸۵) مجھ سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا، کما ہم کو

۵۷۸۵ - حدثنا أَخْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حدثنا
رَهْبَنْيَةُ، حدثنا مُوسَى بْنُ عَقْبَةَ، عنْ سَالِمَ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ
النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ جَرَ ثُوبَهُ خِيلَاءَ لَمْ
يَنْظُرْ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) قَالَ أَبُوبَكْرٌ:
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَحَدَ شَفَقَنِي إِزَارِي
يَسْتَرْجِي إِلَّا أَنْ أَتَعَاهَدَ ذَلِكَ مِنْهُ؟ فَقَالَ
النَّبِيُّ ﷺ: ((لَسْتَ مِنْ يَصْنَعُهُ خِيلَاءَ)).

۵۷۸۶ - حدثني محمد، أخبرنا عبد

عبدالاعلیٰ نے خردی، انسیں یونس نے، انسیں امام حسن بصری نے اور ان سے ابوکہہ جو شافعی نے بیان کیا کہ سورج گرہن ہوا تو ہم نبی کرم ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ جلدی میں کپڑا گھستیت ہوئے مسجد میں تشریف لائے لوگ بھی جمع ہو گئے۔ آنحضرت ﷺ نے دور رکعت نماز پڑھائی، گرہن ختم ہو گیا، تب آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں اس لیے جب تم ان نشانیوں میں سے کوئی نشانی دیکھو تو نماز پڑھو اور اللہ سے دعا کرو یہاں تک کہ وہ ختم ہو جائے۔

الأَغْلَى، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: حَسِيفَةُ الشَّمْسِ وَنَخْنُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَامَ يَجْرُ ثُوبَهُ مُسْتَغْلِلاً، حَتَّى أَتَى الْمَسْجَدَ وَتَابَ النَّاسُ فَصَلَّى رَكْعَيْنِ فَجُلِّيَ عَنْهَا ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا وَقَالَ: ((إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ أَيَّتَانٌ مِّنْ آيَاتِ اللَّهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِّنْهَا شَيْئًا فَصَلُّوا وَادْعُوا اللَّهَ حَتَّى يَكْشِفَهَا)).

[راجع: ۱۰۴۰]

اس حدیث میں آنحضرت ﷺ کے اچانک ٹلنے پر چادر گھستیت کا ذکر ہے یہی باب سے مطابقت ہے گاہے بلا قصد ایسا ہو جائے کہ چادرتہ بند زمین پر گھستنے لگے تو کوئی گناہ نہیں ہے۔

باب کپڑا اور اٹھانا

(۵۷۸۶) مجھ سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا، کہا ہم کو این شمیل نے خردی، کہا ہم کو عمر بن ابی زائدہ نے خردی، کہا ہم کو عن بن ابی مجفہ نے خردی، ان سے ان کے والد ابو مجفہ جو شافعی نے بیان کیا کہ پھر میں نے دیکھا کہ حضرت بالا جو شافعی ایک نیزہ لے کر آئے اور اسے زمین میں گاڑ دیا پھر نماز کے لیے تکبیر کی گئی۔ میں نے دیکھا کہ رسول کریم ﷺ ایک جوڑا پہنے ہوئے باہر تشریف لائے جسے آپ نے سمیت رکھا تھا۔ پھر آپ نے نیزہ کے سامنے کھڑے ہو کر دور رکعت نماز عید پڑھائی اور میں نے دیکھا کہ انسان اور جانور آنحضرت ﷺ کے سامنے نیزہ کے باہر کی طرف سے گزر رہے تھے۔

[راجع: ۱۸۷] آنحضرت ﷺ نے اپنے جوڑے کو سمیت رکھا تھا تاکہ زمین پر غاک آؤ دنہ ہو۔ باب اور حدیث میں یہی مطابقت ہے۔ امام کے آگے نیزہ کا سترہ گاڑنا بھی ثابت ہوا۔

باب کپڑا جو ٹھکنوں سے یچپے ہو (ازار ہو یا کرتہ یا چغہ) وہ اپنے پہنے والے مرد کو دوزخ میں لے جائے گا جبکہ وہ پہنے والا متکبر ہو۔

۳- باب التَّشْمِيرِ فِي النَّيَابِ

۵۷۸۶ - حَدَّثَنِي إِسْنَاقٌ، أَخْبَرَنَا أَبْنَى شَمِيلٍ، أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي زَيْدَةَ، أَخْبَرَنَا عُوَذُ بْنُ أَبِي جَحْنِيفَةَ قَالَ: فَرَأَيْتُ بِلَاءَ جَاءَ بِعَنْزَةٍ فَرَكَرَهَا ثُمَّ أَقَامَ الصَّلَاةَ فَرَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي حَلْلَةٍ مُّشَمَّرًا فَصَلَّى رَكْعَيْنِ إِلَى الْعَنْزَةِ وَرَأَيْتَ النَّاسَ وَالدُّوَابَّ يَمْرُونَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ وَرَاءِ الْعَنْزَةِ.

[راجع: ۱۸۷]

۴- باب مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ فَهُوَ فِي النَّارِ

(۵۷۸۷) ہم سے آدم بن الی ایاس نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے سعید بن الی سعید مقبری نے بیان کیا اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا جو حصہ ٹخنوں سے نیچے لکھا ہو وہ جنم میں ہو گا۔

وہ تمہارا جسم کے ساتھ دوزخ میں جلا جائے گا۔ اور یہ اس تکبر کی سزا ہو گی جس کی وجہ سے اس شخص نے وہ تمہارے ٹخنوں سے نیچے لکھا اعاذنا اللہ آمين۔

باب جو کوئی تکبر سے اپنا کپڑا گھینٹتا ہوا چلے اس کی سزا کا بیان

(۵۷۸۸) ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا، کہا ہم کو امام مالک نے خردی، انہیں ابو الزناد نے، انہیں اعرج نے اور انہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنا تمدغور کی وجہ سے گھینٹتا ہے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر بھی نہیں کرے گا۔

(۵۷۸۹) ہم سے آدم بن الی ایاس نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، کہا ہم سے محمد بن زیاد نے بیان کیا، کہا کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ نبی یا (یہ بیان کیا کہ) ابو القاسم ﷺ نے فرمایا (بنی اسرائیل میں) ایک شخص ایک جوڑا پہن کر کبڑو غور میں سرست سر کے بالوں میں کنکھی کئے ہوئے اکڑ کر اتراتا جا رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنادیا اب وہ قیامت تک اس میں ترپنیا رہے گیا دھنستار ہے جائے گا۔

(۵۷۹۰) ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے لیث بن سعد نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے عبد الرحمن بن خالد نے بیان کیا، ان سے ابن شاب نے، ان سے سالم بن عبد اللہ نے اور ان سے ان کے والد نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک شخص غور میں اپنا

۵۷۸۷۔ حدثنا آدم، حدثنا شعبة، حدثنا سعيد بن أبي سعيد المقبري، عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: ((ما أسفل من الكفرين من الإزار ففي النار)).

وہ تمہارا جسم کے ساتھ دوزخ میں جلا جائے گا۔ اور یہ اس تکبر کی سزا ہو گی جس کی وجہ سے اس شخص نے وہ تمہارے ٹخنوں سے نیچے لکھا اعاذنا اللہ آمين۔

۵- باب مَنْ جَرَّ ثُوبَةً مِنَ الْخُبَلَاءِ

(۵۷۸۸) حدثنا عبد الله بن يوسف، أخبرنا مالك، عن أبي الزناد، عن الأعرج عن أبي هريرة أن رسول الله قال: ((لا ينظر الله يوم القيمة إلى من جر إزاره بطرأ)).

اصل برائی غور تکبر، گھنڈی ہے جو اللہ کو سخت تاپندا ہے یہ غور تکبر، گھنڈی ہے جو اللہ کو سخت تاپندا ہے، حدثنا آدم، حدثنا شعبة، حدثنا محمد بن زیاد، قال: سمعت ابا هريرة يقول: قال النبي أو ز قال أبو القاسم صلى الله عليه وسلم: ((يئنما رجل يمشي في حلة تعجبه نفسه مرجل جسته إذ خسف الله به فهو يتعجل إلى يوم القيمة)).

یہ قارون یا ہیزن قارس کا رہنے والا شخص تھا۔

(۵۷۹۰) حدثنا سعيد بن عفیر، قال: حدثني الليث قال : حدثني عبد الرحمن بن خالد، عن ابن شهاب، عن سالم بن عبد الله أن آباء حدثه أن رسول الله

تمہرے گھنیتہ ہوا چل رہا تھا کہ اسے زمین میں دھنسا دیا گیا اور وہ اسی طرح قیامت تک زمین میں دھنستا ہی رہے گا۔ اس کی متابعت یونس نے زہری سے کی ہے، انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے، اسے مرفوعاً نہیں بیان کیا۔

یہ قارون بدینکت تھا جس کا ذکر قرآن پاک میں موجود ہے آج کل بھی ایسے قارون گھر موجود ہیں الاما شاء اللہ۔ تمہرے زمین پر

مجھ سے عبد اللہ بن محمد مندی نے بیان کیا، کہا تم سے وہب بن جریر نے بیان کیا، کہا مجھ کو میرے والد نے خبر دی، ان سے ان کے پچھا جریر بن زید نے بیان کیا کہ میں سالم بن عبد اللہ بن عمر کے ساتھ ان کے گھر کے دروازے پر تھا انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے نہیں سنا انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اسی حدیث کی طرح بیان کیا۔

(۵۷۹۱) ہم سے مطر بن فضل نے بیان کیا، کہا تم سے شبابة نے بیان کیا، کہا تم سے شبہ نے بیان کیا، کہا کہ میں نے مخارب بن دثار قاضی سے ملاقات کی، وہ گھوڑے پر سوار تھے اور مکان عدالت میں آرہے تھے جس میں وہ فیصلہ کیا کرتے تھے۔ میں نے ان سے یہی حدیث پوچھی تو انہوں نے مجھ سے بیان کیا، کہا کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے سمعیۃ تھی سے نا، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو آپ اپنا کپڑا غور کی وجہ سے گھنیتہ ہوا اپلے گا، قیامت کے دن اس کی طرف اللہ تعالیٰ نظر بھی نہیں کرے گا۔ (شبہ نے کہا کہ) میں نے مخارب سے پوچھا کیا حضرت ابن عمرؓ سے تمہارے کا ذکر کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ تمہارا قیص کسی کی انہوں نے تخصیص نہیں کی تھی۔ مخارب کے ساتھ اس حدیث کو جبلہ بن حکیم اور زید بن سالم اور زید بن عبد اللہ نے بھی حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت کیا، انہوں نے آخر حضرت ﷺ سے۔ اور لیث نے نافع سے، انہوں نے ابن عمرؓ سے ایسی ہی روایت کی اور نافع کے ساتھ اس کو موسیٰ بن عقبہ اور عمر بن محمد اور قدامہ بن موسیٰ نے بھی سالم سے،

رسولؐ قال: ((يَبْشِّرُنَا رَجُلٌ يَجْرُّ إِذْارَةً إِذْ حُسِفَ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلَّجِلُ فِي الْأَرْضِ إِذْ يَوْمُ الْقِيَامَةِ)). تابعة یونس، عن الزہری وَلَمْ يَرْفَعْ شَعِيبٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

یہ قارون بدینکت تھا جس کا ذکر قرآن پاک میں موجود ہے تو اس فیشن پر لخت ہو۔ حدثنا عبد الله بن محمد، حدثنا وهب بن جریر، أخبرنا أبي عن عممه، جرير بن زيد قال : كُنْتَ مَعَ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنَ عَمْرَ عَلَى بَابِ دَارِهِ فَقَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ نَحْوَهُ.

[راجع: ۳۴۸۵]

۵۷۹۱ - حدثنا مطر بن القضى، حدثنا شبابة، حدثنا شعبة قال: لقيت محارب بن دثار على فرس وهو يأتي مكانه الذي يقضى فيه فسألته عن هذا الحديث فحدثني فقال: سمعت عبد الله بن عمر رضي الله عنهما يقول: قال رسول الله ﷺ: ((من جر ثوبته مخيلة، لم ينظر الله إليه يوم القيمة)) فقلت لمحارب: أذكر إزاره؟ قال: ما خص إزارا ولا قميصا. تابعة جبلة بن سحيم، وزيد بن أسلم، وزيد بن عبد الله عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم. وقال الليث عن نافع، عن ابن عمر مثلا. وتابعة موسى بن عقبة، وأعمري بن محمد، وقدامة بن موسى عن سالم عن ابن عمر

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم: ((من کی اس میں یوں ہے کہ جو شخص اپنا کپڑا (از راه تکبر) لٹکائے۔ جر ثوبہ)).

لشیخ جبل بن حمیم کی روایت کو امام نسائی نے اور زید بن اسلم کی روایت کو امام مسلم نے وصل کیا۔ موسیٰ کی روایت خود اسی کتاب میں شروع کتاب الیاس میں اور عمر بن محمد کی صحیح مسلم میں اور قدامہ کی صحیح ابو عوانہ میں موصول ہے۔ تمہارا یا تیس جو بھی از راہ تکبر کپڑا لٹکا کر چلے گا اس کو بالضرور یہ سزا لے گی صدق رسول اللہ ﷺ۔

باب حاشیہ دار تمہار پہننا۔ جس کا کنارہ بنا نہیں ہوتا اس میں صرف تکتا ہوتا ہے۔ اور زہری، ابو بکر بن محمد، حمزہ بن الی اسید اور معاویہ بن عبد اللہ بن جعفر سے منقول ہے کہ ان بزرگوں نے جھالر دار کپڑے پہنے ہیں۔

(۵۷۹۲) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، انسیں زہری نے کہا کہ مجھ کو عروہ بن زیر نے اور انہیں حضرت عائشہ پئی تھیں نے کہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ پئی تھیں نے بیان کیا کہ رفقاء قرطی پیشوں کی یوں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں۔ میں بھی بیٹھی ہوئی تھی اور آنحضرت ﷺ کے پاس حضرت ابو بکر پیشوں موجود تھے۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ! میں رفقاء کے نکاح میں تھی لیکن انہوں نے مجھے تین طلاق دے دی ہیں۔ (مخالفہ)۔ اس کے بعد میں نے عبدالرحمن بن زیر پیشوں سے نکاح کر لیا اور اللہ کی قسم کہ ان کے ساتھ یا رسول اللہ ﷺ! صرف اس جھالر جیسا ہے۔ انہوں نے اپنی چادر کے جھالر کو اپنے ہاتھ میں لے کر اشارہ کیا۔ حضرت خالد بن سعید پیشوں جو دروازے پر کھڑے تھے اور انہیں ابھی اندر آنے کی اجازت نہیں ہوئی تھی، اس نے بھی ان کی بات سنی۔ بیان کیا کہ حضرت خالد پیشوں (وہیں سے) بولے۔ ابو بکر! آپ اس عورت کو روکتے نہیں کہ کس طرح کی بات رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھول کر بیان کرتی ہے لیکن اللہ کی قسم اس بات پر حضور اکرم ﷺ کا قبسم اور بڑھ گیا۔ آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا غالباً تم دوبارہ رفقاء کے پاس جانا چاہتی ہو؟ لیکن ایسا اس وقت تک ممکن نہیں جب تک وہ (تمہارے دوسرے شوہر عبدالرحمن بن زیر پیشوں) تمہارا مزانہ چکھے

۶۔ باب الإزار المهدب وَيَذْكُرُ عَنِ الرَّهْرِيِّ، وَأَبِي تَكْرَنَةَ بْنَ مُحَمَّدٍ، وَحَمْزَةَ بْنَ أَبِي أَسِيدٍ، وَمَعَاوِيَةَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جعفر: أَنَّهُمْ لَبِسُوا ثِيَابًا مُهَدَّبَةً

۵۷۹۲۔ حدثنا أبو اليمان. أخبرنا شعيب. عن الزهرى. أخبرنى غروة بن الربيع. أن عائشة رضى الله عنها زوج النبي قال: جاءت امرأة رفاعة القرطى رسول الله ﷺ وأنا جالسة وعندي أبو بكر فقالت: يا رسول الله إني كنت تحت رفاعة فطلقني فبت طلاقى فتزوجت بعده عبد الرحمن بن الربيع وإنه والله ما معه يا رسول الله إلا مثل هذه الهدبة وأخذت هدبة من جلبها فسمع خالد بن سعيد قوله وهو بالباب، لم يزد له قال: فقال خالد: يا أبا بكر لا تنهى هذه عما تجهز به عند رسول الله ﷺ؟ فلا والله ما يزيد رسول الله ﷺ على التبسم فقال لها رسول الله ﷺ: ((لعلك تريدين أن ترجعي إلى رفاعة، لا حتى يذوق غسلتك وتدفعي غسلتها)). فصار سنة بعده.

لیں اور تم ان کا مزمانہ چکھ لو پھر بعد میں یہی قانون بن گیا۔

[اراجع: ۲۶۳۹]

تشریح عورت نے اپنی جمالدار چادر کی طرف اشارہ کیا۔ باب سے یہی جملہ مطابقت رکھتا ہے بالی دیگر مسائل جو اس حدیث سے نکلتے ہیں وہ بھی واضح ہیں۔ قانون یہ ہنا کہ جس عورت کو تین طلاق دے دی جائیں اس کا پسلے خاوند سے پھر نکاح نہیں ہو سکتا جب تک وہ سرے خاوند سے صحبت نہ کرائے پھر وہ خاوند خود اپنی مرضی سے اسے طلاق نہ دے دے، یہ شرعی حلالہ ہے۔ پھر خود اس مقصد کے تحت فرضی حلالہ کرنا موجب لعنت ہے اللہ ان علماء پر رحم کرے جو عورتوں کو فرضی حلالہ کرانے کا فوٹی دیتے ہیں۔ تین طلاق سے تین طرکی طلاقیں مراد ہیں۔

۷۔ باب الارڈیۃ۔

وقال آنسٰ : جَذَّ أَغْرَابِيِّ رِدَاءَ النَّبِيِّ ﷺ .

یہ حدیث آگے آتی ہے۔

(۵۷۹۳) ہم سے عبدالان نے بیان کیا، کہا ہم کو عبد اللہ نے خبر دی، کہا ہم کو یونس نے، انسیں زہری نے، انسیں علی بن حسین نے خبر دی، انسیں حسین بن علی بن عثیمین نے خبر دی کہ علی بن عثیمین نے بیان کیا (کہ حمزہ بن عثیمین نے حرمت شراب سے پسلے شراب کے نشہ میں جب ان کی او منی ذبح کر دی اور انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آکر اس کی شکات کی تو آنحضرت ﷺ نے اپنی چادر منگوائی اور اسے اوڑھ کر تشریف لے چلے گے۔ میں اور زید بن حارثہ بن عثیمین آپ کے پیچھے پیچھے تھے۔ آخر آپ اس گھر میں پہنچے جس میں حمزہ بن عثیمین تھے، آپ نے اندر آنے کی اجازت مانگی اور انہوں نے آپ حضرات کو اجازت دی۔

۵۷۹۳ - حدَّثَنَا عَبْدُ الْلَّهِ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنْ الزُّهْرِيِّ. أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حَسْنٍ، أَنَّ حَسْنِي بْنَ عَلِيٍّ، أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فَدَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَدَانَهُ فَأَرْتَدَهُ بِهِ ثُمَّ أَنْطَلَقَ يَمْشِي وَاتَّبَعْتُهُ أَنَا وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ حَتَّى جَاءَ الْبَيْتُ الَّذِي فِيهِ حَمْزَةُ فَاسْتَأْذَنَ فَأَذْنَوْنِي لَهُمْ.

[اراجع: ۱۲۰۸۹]

آنحضرت ﷺ حضرت حمزہ بن عثیمین کے ہاں چادر اوڑھ کر چلے گئے، باب سے یہی مطابقت ہے مفصل حدیث کئی جگہ ذکر میں آچکی ہے۔
باب قیص پہننا کرتہ قیص ہر دو ایک ہی ہیں) اور اللہ پاک نے سورہ یوسف میں حضرت یوسف علیہ السلام کا قول نقل کیا ہے کہ ”اب تم میری اس قیص کو لے جاؤ اور اس کو میرے والد کے پھرے پر ڈال دو تو ان کی آنکھیں بفضلہ تعالیٰ روشن ہو جائیں گی۔“

(۵۷۹۳) ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے حماد بن سلمہ نے بیان کیا، ان سے ایوب سختیانی نے بیان کیا، ان سے نافع نے اور ان سے حضرت عبد اللہ بن عمر بن عثمان نے کہ ایک صاحب نے عرض کیا یا رسول اللہ! محروم کس طرح کا کپڑا پہن۔ آنحضرت صلی

۸۔ باب لُبْسِ الْقَمِيصِ وَقُولِ اللَّهِ

تعالیٰ حِكَايَةً عَنْ يُوسُفَ :

﴿إِذْهَبُوا بِقَمِيصِي هَذَا فَالْقُوَّةُ عَلَى وَجْهِ أَبِي يَأْتِ بَصِيرًا﴾

۵۷۹۴ - حدَّثَنَا قُبَيْلَةُ. حدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَيُوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ أَبْنِ غَمَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا قَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لِبَسِ الْمُحْرَمِ مِنَ الثَّيَابِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ محرم قیص، پاجامہ، برنس (ٹوپی یا سرپرپنے کی کوئی چیز) اور موزے نہیں پہنے گا البتہ اگر اسے چپل نہ ملیں تو موزوں ہی کو ٹخنوں تک کاٹ کر پہن لے۔ وہ ہی جو تی کی طرح ہو جائیں گے۔

(۵۷۹۵) ہم سے عبداللہ بن محمد مندی نے بیان کیا، کہا ہم کو ابن عیینہ نے خردی، انیں عمرو نے اور انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے نہیں کیا کہ نبی کریم ﷺ کو عبداللہ بن ابی (منافق) کے پاس جب اسے قبریں داخل کیا جا چکا تھا تشریف لائے پھر آپ کے حکم سے اس کی لاش نکلی گئی اور حضور اکرم ﷺ کے گھنٹوں پر اسے رکھا گیا آنحضرت ﷺ نے اس پر دم کرتے ہوئے اپنی قیص پہنائی اور اللہ ہی خوب جانے والا ہے۔

لشیخ بعض روایتوں میں آیا ہے کہ عبداللہ بن ابی نے حضور اکرم ﷺ کے طور پر آنحضرت ﷺ نے بھی اسے اپنی قیص ایسے موقع پر پہنائی تھی۔ اس لیے اس کے بدله کے لیے کیا جو سچا مسلمان تھا، وہ اللہ اعلم با صواب۔

(۵۷۹۶) ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا، کہا ہم کو بھی بن سعید نے خردی، ان سے عبداللہ بن عربی رضی اللہ عنہ سے نافع نے خردی، ان سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ جب عبداللہ بن ابی کی وفات ہوئی تو اس کے لڑکے (حضرت عبداللہ) جو مخلص اور اکابر صحابہ میں تھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! اپنی قیص مجھے عطا فرمائیے تاکہ میں اپنے باپ کو اس کا کفن دوں اور آپ ان کی نماز جنازہ پڑھاویں اور ان کے لیے دعائے مغفرت کریں چنانچہ آنحضرت ﷺ نے اپنی قیص انہیں عطا فرمائی اور فرمایا کہ نسلا و حلا کر مجھے اطلاع دینا۔ چنانچہ جب نسلا و حلا لیا تو آنحضرت ﷺ کو اطلاع دی آنحضرت ﷺ نے آپ کو پکڑ لیا اور عرض کیا نماز جنازہ پڑھائیں لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو پکڑ لیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو منافقین پر نماز جنازہ پڑھنے سے منع نہیں فرمایا ہے؟ اور فرمایا ہے کہ ان کے لیے مغفرت کی دعا کرویا

((لَا يَلْبِسُ الْمُحْرِمُ الْقَمِيصَ، وَلَا السَّرَّاوِيلَ، وَلَا الْبُرْنَسَ وَلَا الْحَفَّينَ، إِلَّا أَنْ لَا يَجِدَ النَّفَلَيْنِ فَلَيَلْبِسْ مَا هُوَ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعَفَيْنِ)). [راجح: ۱۳۴]

۵۷۹۵ - حدثنا عبد الله بن محمد، أخبرنا ابن عيينة، عن عمرو. سمع جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قال: أتني النبي ﷺ عبد الله بن أبي بعد ما أدخل قبره فامر به فاخرج ووضع على زكتيه ونفت عليه من ريقه وألبسه قميصه والله أعلم.

بعض روایتوں میں آیا ہے کہ عبداللہ بن ابی نے حضور اکرم ﷺ کے طور پر آنحضرت ﷺ نے بھی اسے اپنی قیص ایسے موقع پر پہنائی تھی۔ اس لیے اس کے بدله کے لیے کیا جو سچا مسلمان تھا، وہ اللہ اعلم با صواب۔

۵۷۹۶ - حدثنا صدقة، أخبرنا يحيى بن سعيد، عن عبيدة الله، قال: أخبرني نافع عن عبد الله بن عمر، قال: لما توفي عبد الله بن أبي جاء ابنته إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: يا رسول الله أعطيك قميصك أكتنه فيه وصل عليه واستغفر له، فأعطاه قميصه وقال له: ((إذا فرغت منه فاذننا)) فلما فرغ آذنه فجاء ليصلني عليه فجذبه عمر فقال: أليس قد نهاك الله أن تصلي على المُنافقين؟ فقال: ﴿استغفرا لهم أو لا تستغفرا لهم إث تستغفرا لهم سبعين مرّة فلن يغفر الله لهم﴾ فنزلت: ﴿ولَا تصل

مغفرت کی دعائے کرو اگر تم ستر مرتبہ بھی ان کے لیے مغفرت کی دعا کرو
گے تب بھی اللہ انہیں ہرگز نہیں بخشنے گا۔ ”پھر یہ آیت نازل ہوئی کہ
”اور ان میں سے کسی پر بھی جو مرگیا ہو ہرگز نمازنہ پڑھئے۔“ س کے
بعد آنحضرت ﷺ نے ان کی نمازن جنازہ پڑھنی بھی چھوڑ دی

علیٰ أَخْذِهِ مِنْهُمْ مَا تَأْدِيهِ فَرَأَكَ الصَّلَاةَ
عَلَيْهِمْ.

لَشَّبَحَ آپ نے فرمایا مجھے اللہ پاک نے اختیار دیا ہے من نہیں فرمایا اور میں ستر بار سے بھی زیادہ دعا کروں گا جب آنحضرت ﷺ کی دعا بھی ستر بار کافر یا منافق کے لیے فائدہ نہ بخشنے تو سمجھ لیتا چاہیئے کہ کسی اور عالم یا درویش کی دعا سے کہا یا منافق کو کفر بخشتا جائے گا اور جو ایسی ویسی حکایتوں پر اعتبار کرے وہ محض بے وقوف اور جالی ہے۔

باب قیص کا گردیبان سینے پریا اور کمیں مشلاً (کندھے پر) لگانا۔

(۵۷۹) ہم سے عبد اللہ بن محمد نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابو عامر نے بیان کیا، کملہ ہم سے ابراہیم بن نافع نے بیان کیا، ان سے امام حسن بصری نے، ان سے طاؤس نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ بن عثیمین نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال بیان کی کہ دو آدمیوں جیسی ہے جو لوہے کے جبے ہاتھ سینہ اور حلق تک پہنے ہوئے ہیں۔ صدقہ دینے والا جب بھی صدقہ کرتا ہے تو اس کے جبے میں کشادگی ہو جاتی ہے اور وہ اس کی انگلیوں تک بڑھ جاتا ہے اور قدم کے نشانات کو ڈھک لیتا ہے اور بخیل جب بھی کبھی صدقہ کا ارادہ کرتا ہے تو اس کا جبہ اسے اور چست جاتا ہے اور ہر حلقة اپنی جگہ پر جم جاتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ بن عثیمین نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ حضور اکرم ﷺ اس طرح اپنی مبارک انگلیوں سے اپنے گردیبان کی طرف اشارہ کر کے بتا رہے تھے کہ تم دیکھو گے کہ وہ اس میں وسعت پیدا کرنا چاہے گا لیکن وسعت پیدا نہیں ہوگی۔ اس کی متابعت ابن طاؤس نے اپنے والد سے کی ہے اور ابو الزناد نے اعرج سے کی۔ ”دوجبوں“ کے ذکر کے ساتھ اور حنظله نے بیان کیا کہ میں نے طاؤس سے سنا، انہوں نے حضرت ابو ہریرہ بن عثیمین سے سنا، انہوں نے کہا ”جنتان“ اور جعفر نے اعرج کے واسطے سے ”جنتان“ کا لفظ بیان کیا ہے۔

٩ - باب حَيْبُ الْقَمِيصِ مِنْ عِنْدِ الصَّدْرِ وَغَيْرِهِ

٥٧٩٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ،
حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ،
عَنْ الْحَسَنِ، عَنْ طَاؤسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ: ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَثَلًا مَثَلَ الْبَحِيلِ
وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جَبَّانٌ
مِنْ حَدِيدٍ قَدِ اضْطَرَّتْ أَيْدِيهِمَا إِلَى
ثُدُّيهِمَا وَتَرَاقِيهِمَا فَجَعَلَ الْمُتَصَدِّقَ كُلُّمَا
تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ ابْسَطَتْ عَنْهُ حَتَّى تَفْشِي
أَنَامِلُهُ وَتَعْفُوَ أَثْرَهُ وَجَعَلَ الْبَحِيلَ كُلُّمَا هُمْ
بِصَدَقَةٍ قَلَصَتْ وَأَخَدَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ
بِمُكَانِهَا، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَإِنَّ رَأَيْتَ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: يَا أَصْبَعِيهِ هَكَذَا فِي
جَنِيَّهِ فَلَوْ رَأَيْتَهُ يُوسِعُهَا وَلَا تَتَوَسَّعُ. تَابَعَهُ
ابْنُ طَاؤسٍ عَنْ أَبِيهِ، وَأَبْوِ الرَّنَادِ عَنْ
الْأَعْرَجِ فِي الْجَبَّانِينِ. وَقَالَ حَنْظَلَةُ:
سَمِعْتُ طَاؤسًا سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ:
جَبَّانٌ. وَقَالَ جَعْفُرُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْأَعْرَجِ
جَبَّانٌ. [راجع: ۱۴۴۳]

لَيْلَةٌ جگان سے دو کرتے اور جگان سے دو زریں مراد ہیں اپنے گربان کی طرف اشارہ کرنے ہی سے باب کا مطلب لکھا ہے کہ آپ کے کرتے کا گربان سینے پر تھا۔

باب جس نے سفر میں تنگ آستینوں کا جبہ پہنا

(۵۷۹۸) ہم سے قیس بن حفص نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے عبد الواحد نے بیان کیا، کہا ہم سے امش نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے ابوالغیثی نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے سروق نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے مغیرہ بن شعبہ رض نے بیان کیا کہ بنی کرم صلی اللہ علیہ وسلم قضاۓ حاجت کے لیے باہر تشریف لے گئے پھر واپس آئے تو میں پانی لے کر حاضر تھا۔ آپ نے وضو کیا آپ شانی جبہ پہنے ہوئے تھے، آپ نے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور اپنا چہرہ دھویا پھر آپ اپنی آستینیں چڑھانے لگے لیکن وہ تنگ تھی اس لیے آپ نے اپنے ہاتھ جبہ کے نیچے سے نکالے اور انہیں دھویا اور سرپ اور موزوں پر مسح کیا۔

۱۰ - باب من لَبِسَ جُبَّةً ضَيْقَةً

الْكُمَيْنِ فِي السَّفَرِ

۵۷۹۸ - حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الصَّحْبِي قَالَ: حَدَّثَنِي مَسْرُوقٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْمُغَيْرَةُ بْنُ شَعْبَةَ، قَالَ: أَنْطَلَقَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم لِحَاجَتِهِ ثُمَّ أَقْبَلَ فَلَقِيَهُ بِمَاءٍ فَقَوَّضَهُ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ، فَمَضَمَضَهُ وَاسْتَشْقَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ فَذَهَبَ يُخْرِجُ يَدَيْهِ مِنْ كُمَيْنِ فَكَانَ أَصْبَحَ ضَيْقَنِ فَأَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنْ تَحْتِ جُبَّةِ فَغَسَلَهُمَا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَعَلَى حَفْصِهِ.

[راجع: ۱۸۲]

تنگ آستینوں کا جبہ پہنا بھی ثابت ہوا لباس کے متعلق شریعت میں بہت وسعت ہے اس لیے کہ ہر ملک اور ہر قوم کا لباس الگ الگ ہوتا ہے جائز یا ناجائز کے چند حدود بیان کر کے ان کے لباس کو ان کے حالات پر چھوڑ دیا گیا ہے۔

باب لِرَأْيِي میں اون کا جبہ

پہنا

(۵۷۹۹) ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا، کہا ہم سے زکریا نے بیان کیا، ان سے عامر نے ان سے عروہ بن مغیرہ نے اور ان سے ان کے والد حضرت مغیرہ رض نے بیان کیا کہ میں ایک رات سفر میں نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ نے دریافت فرمایا تمہارے پاس پانی ہے؟ میں نے عرض کیا کہ جی ہاں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری سے اترے اور چلتے رہے یہاں تک کہ رات کی تاریکی میں آپ چھپ گئے پھر واپس تشریف لائے تو میں نے برتن کا پانی آپ کو استعمال کرایا آنحضرت

۱۱ - باب لَبِسَ جُبَّةً الصُّوفِ فِي

الْغَزُو

۵۷۹۹ - حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاً، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ غَرْوَةَ بْنِ الْمُغَيْرَةِ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي سَفَرٍ فَقَالَ: ((أَمْعَكَ مَاءً))؟ قُلْتُ: نَعَمْ. فَنَزَلَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَمَسَحَ حَتَّى تَوَارَى عَنِي فِي سَوَادِ اللَّيلِ. ثُمَّ جَاءَ فَأَفْرَغَتْ عَلَيْهِ الِادْوَاءَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ

شیعیل نے اپنا چہرہ دھویا، ہاتھ دھوئے آپ اون کا جبہ پنے ہوئے تھے جس کی آستین چڑھائی آپ کے لیے دشوار تھی چنانچہ آپ نے اپنے ہاتھ جبہ کے نیچے سے نکالے اور بازوؤں کو (کہنیوں تک) دھویا۔ پھر سر پر مسح کیا پھر میں بڑھا کہ آخر صرفت شیعیل کے موزے اتار دوں لیکن آپ نے فرمایا کہ رہنے دو میں نے طمارت کے بعد انہیں پہنا تھا۔ چنانچہ آپ نے ان پر مسح کیا۔

باب قبا اور ریشمی فروج کے بیان میں۔

فروج بھی قبا ہی کو کہتے ہیں۔ بعضوں نے کہا کہ فروج اس قبا کو کہتے ہیں جس میں پیچھے چاک ہوتا ہے

(۵۸۰۰) ہم سے قتبیہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا، ان سے ابن ابی طیکہ نے اور ان سے حضرت مسیح بن مخرمہ بشوش نے بیان کیا کہ رسول اللہ شیعیل نے چند قبائیں تقسیم کیں اور حضرت مسیحہ بشوش کو کچھ نہیں دیا تو حضرت مسیحہ بشوش نے کہا بیٹھے ہمیں رسول اللہ شیعیل کے پاس لے چلو چنانچہ میں اپنے والد کو ساتھ لے کر چلا، انہوں نے مجھ سے کہا کہ اندر جاؤ اور آخر صرفت شیعیل سے میرا ذکر کردو۔ میں نے آخر صرفت شیعیل سے حضرت مسیحہ بشوش کا ذکر کیا تو آپ باہر تشریف لائے آخر صرفت شیعیل انہیں قباؤں میں سے ایک قبا لئے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ میں نے تمارے ہی لیے رکھ چھوڑی تھی۔ سور نے بیان کیا کہ مسیحہ بشوش نے آخر صرفت شیعیل کی طرف دیکھا تو آخر صرفت شیعیل نے فرمایا کہ مسیحہ خوش ہو گئے۔

(۵۸۰۱) ہم سے قتبیہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا، ان سے یزید بن ابی حبیب نے، ان سے ابو الحیرہ اور ان سے حضرت عقبہ بن عامر بشوش نے کہ رسول اللہ شیعیل کو ریشم کی فروج (قبا) ہدیہ میں دی گئی۔ آخر صرفت شیعیل نے اسے پہنا (ریشم مردوں کے لیے حرمت کے حکم سے پہلے) اور اسی کو پنے ہوئے نماز پڑھی۔ پھر آپ نے اسے بڑی تیزی سے ساتھ اتارا ڈالا جیسے آپ اس

وعلیہ جگہ من صوف فلم یستطع ان یخراج ذرا عیہ منها حتی آخر جہما من اسفل الجنة فعسل ذرا عیہ، ثم مسح برأسه، ثم أهويت لأنزع خفيه فقال: ((ذلهمما فلاني أذلهمما ظاهرتني)) فمسح عليهما). [راجع: ۱۸۲

باب اور حدیث میں مطابقت ظاہر ہے۔

۱۲ - باب القباء وفروج حربیہ.

وهو القباء ويقال : هو الذي له شق من حلقة.

۵۸۰۰ - حدثنا قتيبة بن سعيد، حدثنا الليث، عن ابن أبي مليكة، عن المسور بن مخرمة، قال: قسم رسول الله ﷺ أفيه ولم يعط مخرمة شيئاً فقال مخرمة يا بنى انطلق بنا إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فانطلقت معه فقال: ادخل فاذغة لي قال: فدعونه له فخرج إليه وعليه قباء منها فقال: ((حبات هذا لك)) قال: فنظر إليه فقال: ((رضي مخرمة)).

[راجع: ۵۸۰۰]

۵۸۰۱ - حدثنا قتيبة بن سعيد، حدثنا الليث، عن يزيد بن أبي حبيب، عن أبي الحير، عن عقبة بن عامر رضي الله عنه أنه قال: أهدى لرسول الله ﷺ فروج حربیہ فلیسہ، ثم صلی فیہ ثم انصرف فنزعہ نرعا شدیداً - كالكاره له - ثم

سے نگواری محسوس کرتے ہوں پھر فرمایا کہ یہ متقيوں کے لیے مناسب نہیں ہے۔ اس روایت کی متابعت عبد اللہ بن یوسف نے کی، ان سے یہی نے اور غیر عبد اللہ بن یوسف نے کہا کہ ”فروج حربو“۔ غیرہ: فروج حربو۔ [راجع: ۳۷۵]

لئے اس میں یہ اشکال پیدا ہوتا ہے کہ یہ قبائیں ریشی تھیں آپ نے کوئکر پہنی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ شاید اس وقت تک ریشی کپڑا مردوں کے لیے حرام نہ ہوا ہو گایا آپ نے اس قبائل پر حفاظت اپنے اوپر ڈال لیا ہوا گا، یہ پہننا نہیں ہے جیسے کوئی کسی کو دینا چاہتا ہو اس کے بعد ریشی کپڑا مردوں پر حرام ہو گیا۔

باب برائنس یعنی ثوبی پہننا

(۵۸۰۲) اور کما مجھ سے مدد نے اور کما ہم سے معتر نے کہ میں نے اپنے باپ سے نا، کما انسوں نے کہ میں نے حضرت انس پنځو پر ریشی زرد ثوبی کو دیکھا۔

(۵۸۰۳) ہم سے اسماعیل نے بیان کیا انسوں نے کہا کہ مجھ سے امام مالک نے بیان کیا، ان سے نافع نے بیان کیا، ان سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ عمنا نے بیان کیا کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! محروم کس طرح کا کپڑا پہنے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (محروم کے لیے) کہ قبیع نہ پہنونہ عملے نہ پاجائے نہ برس اور نہ موزے البتہ اگر کسی کو چل نہ ملے تو وہ (چجزے کے) موزوں کو نخنے سے نیچے تک کاٹ کر انہیں پین سکتا ہے اور نہ کوئی ایسا کپڑا پہن جس میں زعفران یا ورس لگایا ہو۔

باب پاجامہ پہننے کے بارے میں

(۵۸۰۴) ہم سے ابو قیم نے بیان کیا، کما ہم سے سفیان ثوری نے بیان کیا، ان سے عمرو نے، ان سے جابر بن زید نے اور ان سے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے محروم کے بارے میں فرمایا جسے تمدن ملے وہ پاجامہ پہنے اور جسے چل نہ ملیں وہ موزے پہنیں۔

(۵۸۰۵) ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے یہ، انسوں نے کہا ہم

قال: ((لَا يَنْبَغِي هَذَا لِلنَّبِيِّينَ)). تابعة عبد اللہ بن یوسف، عن النبي و قال غیره: فروج حربو۔ [راجع: ۳۷۵]

لئے ریشی کپڑا مردوں کے لیے حرام نہ ہوا ہو گایا آپ نے اس قبائل پر حفاظت اپنے اوپر ڈال لیا ہوا گا، یہ پہننا نہیں ہے جیسے کوئی کسی کو دینا چاہتا ہو اس کے بعد ریشی کپڑا مردوں پر حرام ہو گیا۔

۱۳ - باب البرائنس

(۵۸۰۲) - و قال لي مسددا: حدثنا معمير، قال: سمعت أبي قال: رأيت على أنسٍ بُرُّئَساً أصنَفَ من خر.

(۵۸۰۳) - حدثنا إسماعيل، قال : حدثني مالك عن نافع، عن عبد الله بن عمر أن رجلاً قال: يا رسول الله ما يتبس المحرم من الشياطين؟ قال رسول الله ﷺ ((لَا تلبسو القمر، ولا العمام، ولا السراويلات، ولا البرائنس، ولا الحفاف، إلا أحد لا يجد التغلبين فليلبس حففين ولি�قطفهما أسفل من الكعبتين، ولا تلبسو من الشياطين شيئاً مسأة زعفران ولا ورس)). [راجع: ۱۳۴]

۱۴ - باب السراويل

(۵۸۰۴) - حدثنا أبو نعيم، حدثنا سفيان، عن عمر، عن جابر بن زيد، عن ابن عباس عن النبي ﷺ قال: ((من لم يجد إزاراً فليلبس سراويل، ومن لم يجد نعلين فليلبس حففين)). [راجع: ۱۷۴۰]

(۵۸۰۵) - حدثنا موسى بن اسماعيل،

سے جویریہ نے بیان کیا، ان سے نافع نہ اور ان سے حضرت عبد اللہ
نے بیان کیا کہ ایک صاحب نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ!
حرام باندھنے کے بعد ہمیں کس چیز کے پسند کا حکم ہے؟ فرمایا کہ
قیص نہ پہنونہ پاجائے، نہ عمامے، نہ برنس اور نہ موزے پہنو۔ البتہ
اگر کسی کے پاس چپل نہ ہوں تو وہ چڑے کے ایسے موزے پسند جو
خُننوں سے نیچے ہوں اور کوئی ایسا کپڑا نہ پہن جس میں زعفران اور
ورس لگا ہوا ہو۔

باب عمامے کے بیان میں

(۵۸۰۶) ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم
سے سفیان ثوری نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ میں نے زہری سے
سنا، انہوں نے کہا کہ مجھے سالم نے خبر دی، انہیں ان کے والد (حضرت
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا کہ حرم قیص نہ پسند نہ عمامہ پسند نہ پاجا سند برنس اور
نہ کوئی ایسا کپڑا پسند جس میں زعفران اور ورس لگا ہو اور نہ موزے
پسند نہ فرمایا کہ کوچپل نہ میں تو موزوں کو خُننوں کے نیچے تک کاٹ
دے۔ (پھر پسند)

باب سر پر کپڑا ادا کر سرچھانا۔

اور ابن عباس نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے باہر نکلے اور سرمبارک پر
ایک سیاہ پٹی لگا ہوا عمامہ تھا اور انس بن مالک نے بیان کیا کہ حضور اکرم
ﷺ نے اپنے سر پر چادر کا کوئی پیش نہ لیا تھا۔

(۵۸۰۷) ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا، کہا ہم کو ہشام بن
عروہ نے خبر دی، انہیں معرنے، انہیں زہری نے، انہیں عروہ نے اور
ان سے عائشہ زینب نے بیان کیا کہ بہت سے مسلمان جب شہ بھرت کر
کے چلے گئے اور ابو بکر بن مالک بھی بھرت کی تیاریاں کرنے لگے لیکن نبی

حدّثنا جویزیة، عنْ نافعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَادَ
رِجَالٌ فَقَالَ: يَا أَنْبَوْلَهُ مَا تَأْمُرُنَا أَنْ نَلْبِسَ إِذَا
أَخْرَمْنَا بِقَالٍ: ((لَا تَلْبِسُ الْقَمِيصَ وَالسَّرَّاوِيلَ
وَالْعَمَامَ وَالْبَرَانِسَ وَالْحَفَافَ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ
رَجُلٌ تَيْسَ لِنَفْلَانَ فَلَيْلَسِ الْخَفَفَيْنَ أَسْفَلَ مِنَ
الْكَعْبَيْنَ، وَلَا تَلْبِسُوا شَيْنَا مِنَ الشَّيَابِ مَسْهَ
رَغْفَرَانَ وَلَا وَرَسَ)). (راجع: ۱۳۴)

۱۵ - باب العمائم

(۵۸۰۶) حدّثنا عليٌّ بنُ عبدِ اللهِ، حدّثنا
سُفيانٌ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ:
أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ
قَالَ: ((لَا يَلْبِسَ الْمُخْرَمَ الْقَمِيصَ، وَلَا
الْعِمَامَةَ، وَلَا السَّرَّاوِيلَ، وَلَا الْبَرَنِسَ، وَلَا
ثُوبَةَ مَسْهَرَانَ وَلَا وَرَسَ وَلَا الْخَفَفَيْنَ،
إِلَّا لِمَنْ لَمْ يَجِدِ التَّعْلِيْنَ فَإِنَّ لَمْ يَجِدْهُمَا
فَلَا يَقْطُعُهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنَ)).

[راجع: ۱۳۴]

۱۶ - باب التقىع

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَعَلَيْهِ
عِصَابَةً دَسَمَاءَ، قَالَ أَنَسٌ: عَصَبَ النَّبِيُّ
ﷺ عَلَى رَأْسِهِ حَاشِيَةً بُرُودٍ.

یہ روایت آگے موصولة ذکر ہو گی۔

(۵۸۰۷) حدّثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى،
أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ،
عَنْ غُرْزَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا
قَالَتْ: هَاجَرَ إِلَى الْحَبَشَةَ رِجَالٌ مِنْ

کرم ملئیل نے فرمایا کہ ابھی ٹھہر جاؤ کیونکہ مجھے بھی امید ہے کہ مجھے (بھرت کی) اجازت دی جائے گی۔ ابو بکر بن عثیر نے عرض کیا کیا آپ کو بھی امید ہے؟ میرا باپ آپ پر قربان۔ آنحضرت ملئیل نے فرمایا کہ ہاں۔ چنانچہ ابو بکر بن عثیر آنحضرت ملئیل کے ساتھ رہنے کے خیال سے رک گئے اور اپنی دو اوشنیوں کو بول کے پتے کھلا کر چار مینے تک انہیں خوب تیار کرتے رہے۔ عروہ نے بیان کیا کہ عائشہ بنت عثیر نے کما ہم ایک دن دوپر کے وقت اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص نے ابو بکر بن عثیر سے کمار رسول اللہ ملئیل سرڈھکے ہوئے تشریف لا رہے ہیں۔ اس وقت عموماً آنحضرت ملئیل ہمارے یہاں تشریف نہیں لاتے تھے۔ ابو بکر بن عثیر نے کما میرے ماں باپ آنحضرت ملئیل پر قربان ہوں، آنحضرت ملئیل ایسے وقت کسی وجہ ہی سے تشریف لاسکتے ہیں۔ آنحضرت ملئیل نے مکان پر پہنچ کر اجازت چاہی اور ابو بکر صدیق بن عثیر نے انہیں اجازت دی۔ آنحضرت ملئیل اندر تشریف لائے اور اندر داخل ہوتے ہی ابو بکر بن عثیر نے فرمایا کہ جو لوگ تمہارے پاس اس وقت ہیں انہیں اخداو۔ ابو بکر صدیق بن عثیر نے عرض کی میرا باپ آپ پر قربان ہو یا رسول اللہ (ملئیل)؟ یہ سب آپ کے گھر ہی کے افراد ہیں۔ آنحضرت ملئیل نے فرمایا کہ مجھے بھرت کی اجازت مل گئی ہے۔ ابو بکر صدیق بن عثیر نے عرض کی پھر یا رسول اللہ؟ مجھے رفاقت کا شرف حاصل رہے گا؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں۔ عرض کی یا رسول اللہ؟ میرے باپ آپ پر قربان ہوں ان دو اوشنیوں میں سے ایک آپ لے لیں۔ آنحضرت ملئیل نے فرمایا لیکن قیمت سے۔ عائشہ بنت عثیر نے بیان کیا کہ پھر ہم نے بست جلدی سلان سفرتار کیا اور سفر کا ناشتا ایک تھیلے میں رکھا۔ اسماء بنت ابو بکر بنت عثیر نے اپنے پکے کے ایک ٹکڑے سے تھیلے کے منہ کو باندھا۔ اسی وجہ سے انہیں "ذات النطاق" (پکے والی) کہنے لگے۔ پھر آنحضرت ملئیل اور ابو بکر صدیق بن عثیر توڑتائی پہاڑ کی ایک غار میں جا کر چھپ گئے اور تین دن تک اسی میں ٹھہر رہے۔ عبداللہ بن ابو بکر بنت عثیرات آپ حضرات کے پاس ہی گزارتے تھے۔

المُسْلِمِينَ، وَتَجَهَّزُ أَبُو بَكْرٍ مُهَاجِرًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((عَلَى رِسُولِكَ فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يُؤْذَنَ لِي)) فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَوْ تَرْجُوهُ بَأِيِّ أَنْتَ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) فَجَبَسَ أَبُو بَكْرٍ نَفْسَهُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ إِصْحَابِهِ وَعَلَفَ رَاحِلَتِهِ كَانَتَا عِنْدَهُ وَرَقَ السُّمْرَ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ قَالَ غُرُوفَةً: قَالَتْ عَائِشَةُ فَيَنِّمَا نَخْنُ يُؤْمِنُ جُلُوسَ فِي بَيْتِنَا فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ فَقَالَ قَابِلٌ لِأَبِي بَكْرٍ: هَذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُقْبِلًا مُتَقْبِلًا فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِنَا فِيهَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَلَذِلِكَ لَهُ وَاللَّهُ إِنْ جَاءَ بِهِ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا لِأَمْرٍ فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَاسْتَأْذَنَ فَأَذِنَ لَهُ فَدَخَلَ فَقَالَ حِينَ دَخَلَ لِأَبِي بَكْرٍ: ((أَخْرِجْ مِنْ عِنْدِكَ)) قَالَ: إِنَّمَا هُمْ أَهْلُكَ بَأِيِّ أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ((فَإِنِّي قَدْ أَذِنْتُ لَيْ فِي الْخُرُوجِ)) قَالَ: فَالصُّحْبَةُ بَأِيِّ أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ((نَعَمْ)) فَخَذَ بَأِيِّ أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا رَاحِلَتِي هَاتَيْنِ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((بِالْمُنْهَنِ)) قَالَتْ: فَجَهَزَنَا هَمَا أَحَثَتِ الْجَهَازِ وَوَضَعْنَا لَهُمَا سَفَرَةَ فِي جِرَابٍ فَقَطَعَتِ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ قَطْعَةً مِنْ نِطَاقِهَا فَأَوْكَدَتْ بِهِ الْجِرَابَ وَلِذَلِكَ كَانَتْ تُسَمَّى ذَاتُ النَّطَاقِ، ثُمَّ لَحِقَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ بِغَارٍ فِي جِبَلٍ يَقَالُ لَهُ: ثَوْرٌ، فَمَكَثَ فِيهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ يَبْيَسْ عَنْهُمَا عَنْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ

وہ نوجوان ذہین اور سمجھدار تھے۔ صبح تو کے میں وہاں سے چل دیتے تھے اور صبح ہوتے ہوتے کہ کے قریش میں پہنچ جاتے تھے۔ جیسے رات میں کہہ ہی میں رہے ہوں۔ کہ مکرمہ میں جو بات بھی ان حضرات کے خلاف ہوتی اسے محفوظ رکھتے اور جوں ہی رات کا اندر ہمرا چھا جاتا غارثور میں ان حضرات کے پاس پہنچ کر تمام تفصیلات کی اطلاع دیتے۔ ابو بکر بن عثیمین کے مولیٰ عامر بن فہیرہ بن عثیمین دودھ دینے والی بکریاں چراتے تھے اور جب رات کا ایک حصہ گزر جاتا تو ان بکریوں کو غارثور کی طرف ہاتک لاتے تھے۔ آپ حضرات بکریوں کے دودھ پر رات گزارتے اور صبح کی پہنچتے ہی عامر بن فہیرہ بن عثیمین وہاں سے روانہ ہو جاتے۔ ان تین راتوں میں انہوں نے ہر رات ایسا ہی کیا۔

غَلَامٌ شَابٌ لَقِنْ ثَقَفَ فَيُزَحُّ مِنْ عِنْدِهِمَا سَخْرَا فَيَضْبَحُ مَعَ قُرْيَشٍ بِمَكَّةَ كَيْانِتِ فَلَا يَسْمَعُ أَفْرَا يُكَادَانِ بِهِ إِلَّا وَعَاهَ حَتَّى يَأْتِيهِمَا يَخْبِرُ ذَلِكَ حِينَ يَخْتَلِطُ الظَّلَامُ وَيَرْغُمُ عَلَيْهِمَا عَامِرُ بْنُ فَهَيْرَةَ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ مَنْحَةً مِنْ غَنِيمٍ فَيَرِيْحُهَا عَلَيْهِمَا حِينَ تَذَهَّبُ سَاعَةً مِنَ الْعِشَاءِ فَيَسْتَأْنَ فِي رِسْلِهَا حَتَّى يَنْعَقُ بِهَا عَامِرُ بْنُ فَهَيْرَةَ بَعْلَسٌ يَفْعُلُ ذَلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ مِنْ تِلْكَ الْلِّيَالِي الْثَّلَاثِ۔ [راجح: ۴۷۶]

لشیخ باب اور حدیث میں یہ مطابقت ہے کہ آنحضرت ﷺ صدیق اکبر بن عثیمین کے گھر سرہانک کر تشریف لائے۔ رومال سے سر ڈھانکنے کا یہ رواج عربوں میں آج تک موجود ہے، وہاں کی گرم آب و ہوا کے لیے یہ عمل ضروری ہے۔ اس حدیث میں بحیرت سے متعلق کئی امور بیان کئے گئے ہیں جن کی مزید تفصیلات واقعہ بحیرت میں اس حدیث کے ذیل میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔

باب خود کا بیان

(۵۸۰۸) ہم سے ابوالولید نے بیان کیا، کہا ہم سے امام مالک نے بیان کیا، ان سے زہری نے اور ان سے حضرت انس بن عثیمین نے کہ نبی کریم ﷺ فتح کے سال (مکہ مکرمہ میں) داخل ہوئے تو آپ کے سر پر خود تھی۔

۱۷ - باب المغفر

۵۸۰۸ - حدثنا أبو الوليد، حدثنا مالك، عن الزهري، عن أنسٍ رضي الله عنه أن النبيَّ دخل مكةَ عامَ الفتاحِ وعلى رأسه لمغفرة۔ [راجح: ۱۸۴۶]

لشیخ اس حدیث سے یہ لکلا کہ اگرچہ یا عمرے نیت سے نہ ہو اور آدمی کسی کام کا ج یا تجارت کے لیے کہ شریف میں جائے تو بغیر احرام کے بھی داخل ہو سکتا ہے۔

لشیخ باب دھاری دار چادروں، یعنی چادروں اور کمیلوں کا بیان۔ اور حضرت خباب بن ارت بن عثیمین نے کہا کہ ہم نے نبی کریم ﷺ سے (مشرکین کہ کے مظالم کی) شکایت کی اس وقت آپ اپنی ایک چادر پر نیک لگائے ہوئے تھے۔

۱۸ - باب البرود والجبر الشملة و قال حباب: شكونا إلى النبيِّ و هو متوسد بربدة له۔

علوم ہوا کہ ایسے موقع پر چادروں یا کمیلوں وغیرہ کا استعمال درست ہے۔

(۵۸۰۹) ۵۸۰۹ - حدثنا إسماعيل بن عبد الله،

مالک نے بیان کیا، ان سے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ نے اور ان سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک پر (یمن کے) نجران کی بنی ہوئی موٹے حاشیے کی ایک چادر تھی۔ اتنے میں ایک دساتی آگیا اور اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر کو پکڑ کر اتنی زور سے کھینچا کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے موذنہ سے پر دیکھا کہ اس کے زور سے کھینچنے کی وجہ سے نشان پر گیا تھا۔ پھر اس نے کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! مجھے اس مال میں سے دیئے جانے کا حکم کیجھ جو اللہ کامال آپ کے پاس ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف متوجہ ہوئے اور مکرانے اور آپ نے اسے دیئے جانے کا حکم فرمایا۔

[راجع: ۳۱۴۹]

تشیعی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضل ایسے تھے کہ اس گوار کی اس حرکت کا آپ نے کوئی خیال نہیں فرمایا بلکہ نہ کریا اور اسے خیرات بھی مرحمت فرمادی۔ فداہ روئی صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت جسم مبارک پر چادر تھی۔ باب اور حدیث میں یہی مطابقت ہے۔

(۵۸۱۰) ہم سے قتبہ بن سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے یعقوب بن عبد الرحمن نے بیان کیا، ان سے ابو حازم نے اور ان سے حضرت سمل بن سعد بن شہر نے بیان کیا کہ ایک عورت ایک چادر لے کر آئیں (جو اس نے خود بھی تھی) حضرت سمل بن شہر نے کہا تمہیں معلوم ہے وہ پر وہ کیا تھا پھر بتالیا کہ یہ ایک اونی چادر تھی جس کے کناروں پر حاشیہ ہوتا ہے۔ ان خاتون نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ چادر میں نے خاص آپ کے اوڑھنے کے لیے بنی ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ چادر ان سے اس طرح لی گویا آپ کو اس کی ضرورت ہے۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسے تمد کے طور پر پہن کر ہمارے پاس تشریف لائے۔ جماعت صحابہ میں سے ایک صاحب (عبد الرحمن بن عوف) نے اس چادر کو چھوڑا اور عرض کی یا رسول اللہ! یہ مجھے عنایت فرمادی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا۔ جتنی دیر اللہ نے چاہا آپ مجلہ میں بیٹھے رہے پھر تشریف لے گئے اور اس چادر کو پیٹ کر ان

قال: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنْسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ أَنْتَشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْزَ نَجْرَانِي غَلِيلُ الْحَاشِيَةِ فَأَذْرَكَهُ أَغْرَاءِي فَجَبَدَهُ بِرِدَائِهِ جَبَدَهُ شَدِيدَةً، حَتَّى نَظَرَتِ إِلَى صَفْحَةِ عَاتِقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَأَرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الْبَرْزَدِ مِنْ شَدِيدَةِ جَبَدَتِهِ، ثُمَّ قَالَ : يَا مُحَمَّدُ مُرْلَبِي مِنْ مَالِ اللَّهِ الَّذِي عِنْدَكَ؟ فَأَنْتَفَتْ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ضَحَّكَ، ثُمَّ أَمْرَ لَهُ بِعَظَاءِ

[راجح: ۳۱۴۹]

۵۸۱۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ بِبُرْزَدَةٍ قَالَ سَهْلٌ: هَلْ تَدْرُزُونَ مَا الْبُرْزَدَةُ؟ قَالَ: نَعَمْ، هِيَ الشَّمْلَةُ مَنْسُوحٌ فِي حَاشِيَتِهَا. قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَسْجَتُ هَذِهِ بِيَدِي أَكْسُوكَهَا فَأَخْدَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا، فَخَرَجَ إِلَيْنَا وَإِنَّهَا لِإِزَارَةٍ فَحَسَّنَهَا رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْسُبِيهَا؟ قَالَ: (نَعَمْ)، فَجَلَسَ مَا شَاءَ اللَّهُ فِي الْمَجْلِسِ ثُمَّ رَجَعَ فَطَوَاهَا ثُمَّ أَرْسَلَ بِهَا إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ

صاحب کے پاس بھوا دیا۔ صحابہ نے اس پر ان سے کہا تم نے اچھی بات نہیں کی کہ آنحضرت ﷺ سے وہ چادر مانگ لی۔ تمہیں معلوم ہے کہ آنحضرت ﷺ کبھی کسی سائل کو محروم نہیں فرماتے۔ ان صاحب نے کہا اللہ کی قسم میں نے تو صرف آنحضرت ﷺ سے یہ اس لیے مانگی ہے کہ جب میں مروں تو یہ میرا کافی ہو۔ حضرت سلیمان بن عثمان نے بیان کیا چنانچہ وہ چادر اس صحابی کے کفن ہی میں استعمال ہوئی۔

الْقَوْمُ: مَا أَخْسَنْتَ سَأْلَتْهَا إِيَّاهُ وَقَدْ عَرَفْتَ أَنَّهُ لَا يَرْدُ سَائِلًا؟ فَقَالَ: الرَّجُلُ: وَاللهِ مَا سَأْلَتْهَا إِلَّا لِتَكُونَ كَفَنِي يَوْمَ الْمَوْتِ، قَالَ سَهْلٌ: فَكَانَتْ كَفَنَهُ.

[راجع: ۱۲۷۷]

لَشَّا یہ حضرت عبد الرحمن بن عوف بن شریعت تھے اس حدیث سے لٹکا کہ کفن کے لیے بزرگوں کا مستعمل لباس لے لینا جائز ہے۔ وہ خاتون کس قدر خوش نصیب تھی جس نے اپنے ہاتھوں سے آنحضرت ﷺ کے لیے وہ اونی چادر بہترن شکل میں تیار کی اور آپ نے اسے بخوبی قبول فرمایا پھر حضرت عبد الرحمن بن عوف بن شریعت کیسے خوش نصیب ہیں جن کو یہ چادر کفن کے لیے نصیب ہوئی چونکہ اس حدیث میں آپ کے لیے اونی چادر کا ذکر ہے باب سے یہی مطابقت ہے۔

(۵۸۱) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، کہا تم کو شعیب نے خبر دی، ان سے زہری نے بیان کیا، کہا مجھ سے حضرت سعید بن مسیب نے بیان کیا اور ان سے حضرت ابو ہریرہ بن شریعت نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا میری امت میں سے جنت میں ستر ہزار کی ایک جماعت داخل ہو گی ان کے چہرے چاند کی طرح چمک رہے ہوں گے۔ حضرت عکاشہ بن محمد اسدی بن شریعت اپنی دھاری دار چادر سنبھالتے ہوئے اٹھے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرے لیے بھی دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی انہیں میں سے بنا دے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ! عکاشہ کو بھی انہیں میں سے بنا دے۔ اس کے بعد قبیلہ انصار کے ایک صحابی سعد بن عبادہ بن شریعت کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں سے بنا دے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم سے پہلے عکاشہ دعا کرا چکا۔

۵۸۱۱ - حدَثَنَا أَبُو الْيَمَانَ، أَخْبَرَنَا شَعِيبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي زَمْرَةٌ هِيَ سَبْعُونَ أَلْفًا تُضَيِّءُهُمْ وَجْهُهُمْ إِضَاءَةً الْقَمَرِ)) فَقَامَ عَكَاشَةُ بْنُ مَحْصَنِ الْأَسْدِيِّ يَرْفَعُ نَمَرَةً عَلَيْهِ قَالَ: اذْعُ اللَّهَ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ)) ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ اذْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((سَبَقَكَ عَكَاشَةُ)).

[طرفة فی : ۶۵۴۲].

اب اس کا وقت نہیں رہا۔

لَشَّا اس روایت کا مطلب وسری روایت سے واضح ہوتا ہے اس میں یوں ہے کہ پہلے عکاشہ کھڑے ہوئے کہنے لگے یا رسول اللہ! دعا فرمائے اللہ تعالیٰ مجھ کو ان ستر ہزار میں سے کرو۔ آپ نے دعا فرمائی پھر حضرت سعد بن عبادہ بن شریعت کھڑے ہوئے انہوں نے کہا کہ میرے لیے بھی دعا فرمائیے۔ اس وقت آپ نے فرمایا کہ تم سے پہلے عکاشہ کے لیے دعا قبول ہو چکی۔ مطلب یہ تھا کہ دعا کی قبولیت کی گھری نکل چکی یہ کامیابی عکاشہ کی قست میں تھی ان کو حاصل ہو چکی۔

(۵۸۱۲) ہم سے عمرو بن عاصم نے بیان کیا، کہا تم سے حام بن سعینے نے بیان کیا، ان سے قادہ نے اور ان سے حضرت انس بن مثہن نے بیان کیا۔ قادہ نے بیان کیا کہ میں نے انس بن مثہن سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کو کس طرح کا کپڑا ازیادہ پسند تھا بیان کیا کہ حبہ کی بزرگی میں چادر۔

(۵۸۱۳) مجھ سے عبداللہ بن ابی الاسود نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے محاوذہ ستوائی نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا، ان سے قادہ نے اور ان سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کو تمام کپڑوں میں یعنی سبز چادر پہننا ہے سند تھی۔

(۵۸۱۴) ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو شعیب نے خردی، انہیں زہری نے، انہوں نے کہا کہ مجھے ابو سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے خردی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہؓ نے انہیں خردی کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ کی لغش مبارک پر ایک بزرگی میں چادر دال دی گئی تھی۔

لشیخ میں بزرگ تھا جو عام اہل اسلام میں آن تک مقبول ہے جملہ احادیث باب میں کسی نہ کسی حالت میں آخر حضرت ﷺ کا مختلف اوقات میں مختلف رنگوں کی چادروں کے استعمال کا ذکر ہے۔ باب اور احادیث مذکورہ میں یہی مطابقت ہے آگے اور تفصیلی ذکر آ رہا ہے۔

باب کمیلوں اور اونیٰ حاشیہ دار چادروں کے بیان میں

(۵۸۱۵-۱۶) مجھ سے یحییٰ بن کبیر نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا، ان سے عقیل نے بیان کیا، ان سے ابن شاہب نے بیان کیا کہ مجھے عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے خردی، ان سے حضرت عائشہ اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب آخری مرض طاری ہوا تو آپ اپنی کمیلوں مبارک پر ڈالتے تھے اور جب سانس گھٹنے لگتا

5812 - حدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ فَتَنَادَةَ، عَنْ أَنَسِ قَالَ : قُلْتُ لَهُ أَيُّ الشَّيْبَ كَانَ أَحَبًّا إِلَى النَّبِيِّ ؟ قَالَ الْجِبَرَةُ. [طَرْفَهُ فِي : ۵۸۱۳].
کیونکہ وہ میں خوری اور بہت مضبوط ہوتی ہے۔

5813 - حَدَّثَنِي عَنْدُ اللَّهِ بْنِ أَبِي الأَسْوَدِ، حَدَّثَنَا مَعَاذٌ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ فَتَنَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ أَحَبًّا الشَّيْبَ إِلَى النَّبِيِّ أَنْ يَلْبِسَهَا الْجِبَرَةُ. [راجع: ۵۸۱۲]

5814 - حَدَّثَنِي أَبُو الْيَمَانُ، أَخْبَرَنَا شَعِيبٌ، عَنِ الرُّهْرَيِّ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجُ النَّبِيِّ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حِينَ تُوفِيَ سُجَّيَ بِرُؤْدِ جَبَرَةَ.

5815 - كماء اونی کمیلوں میں اگر وہ صرف پانچ ہاتھ لی جو تو ایک چادر میں کو خمیصہ کرتے ہیں۔

5816 - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ، حَدَّثَنَا الْلَّيْثُ، عَنْ عَقِيلٍ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَتْبَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ : لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ طَفَقَ يَطْرَحُ خَمِيصَةَ لَهُ

تو چہرہ کھول لیتے اور اسی حالت میں فرماتے "یہود و نصاریٰ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور ہو گئے کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ کاہ بنا لیا۔" آنحضرت ﷺ ان کے عمل بد سے (مسلمانوں کو) ڈرار ہے تھے۔

علیٰ وَجْهِهِ فَإِذَا أَغْتَمْ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ
فَقَالَ: وَهُوَ كَذَلِكَ ((الْغَنَّةُ اللَّهُ عَلَى
الْيَهُودِ وَالنَّصَارَىٰ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ
مَسَاجِدٌ)), يَعْدِزُ مَا صَنَعُوا.

[راجع: ۴۳۵، ۴۳۶]

لشیخ یہود و نصاریٰ سے بڑھ کر کجھت وہ مسلمان ہیں جنہوں نے بزرگوں اور درویشوں کی قبور کو مزین کر کے دکانوں کی خل دے رکھی ہے اور وہاں لوگوں سے سجدے کرتے ہیں اور عرض کرتے ہیں وہاں عرضیاں لٹکاتے نیازیں چڑھاتے ہیں۔ یہ لوگ قبر کے باہر سے یہ کام کرتے ہیں اور وہ بزرگ قبروں کے اندر سے ان پر لخت بھیجتے ہیں کیونکہ یہ سب بزرگ آنحضرت ﷺ کے نقش بردار اور آپ کی مرضی پر پلنے والے ہیں یہی قبروں کے پیخاری عبداللہ مشرک اور ملعون ہیں خواہ یہ کیسے ہی نمازی و حاتی ہوں ہرگز تو ازاں قوم نباشی کہ فربیند حق را بہ سخو دے و نبی را بہ درودے

(۵۸۱۷) ہم سے موی بن اسماعیل نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابن شاہب نے بیان کیا، ان سے عروہ بن زیر نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک نفیتی چادر میں نماز پڑھی اور اس کے نقش و نگار پر نمازی میں ایک نظر ڈالی۔ پھر سلام پھیر کر فرمایا کہ میری یہ چادر ابو جہنم کو واپس دے دو۔ اس نے ابھی مجھے میری نماز سے غافل کر دیا تھا اور ابو جہنم کی سادی چادر لیتے آؤ۔ یہ ابو جہنم بن حذیفہ بن غامم بن عدی بن کعب قبیلہ میں سے تھے۔

(۵۸۱۸) حدثنا موسى بنُ إسماعيلَ، حدثنا إبراهيمُ بنُ سعدٍ، حدثنا ابنُ شهابٍ، عنْ عُرْوَةَ، عنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: صَلَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي خَمِيْضَةٍ لَهُ لَهَا أَعْلَامٌ فَظَرَرَ إِلَى أَغْلَامَهَا نَظَرَةً فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ : ((اذْهَبُوا بِخَمِيْضَتِي هَذِهِ إِلَى أَبِي جَهَنَّمَ فَإِنَّهَا الْهُشْتِيَّ أَنْفَا عنْ صَلَاتِي وَأَنْتُنِي بِأَنْجَانِيَّةِ أَبِي جَهَنَّمَ)) بن حذیفہ بن عایم من بنی عدی بن کعب۔

[راجع: ۳۷۳]

(۵۸۱۸) ہم سے مسد بن مسہد نے بیان کیا، کہا ہم سے اسماعیل بن علیہ نے بیان کیا، ان سے ایوب سختیانی نے بیان کیا، ان سے حمید بن ہلال نے اور ان سے ابو رودہ نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رض نے ہمیں ایک موئی کملی (کسام) اور ایک موئی ازار نکال کر دکھائی اور کما کہ رسول اللہ ﷺ کی روح ان ہی دو کپڑوں میں قبض ہوئی تھی۔

باب اشتغال الصماء کا بیان

ایک ہی کپڑے کو اس طرح لپیٹ لینا کہ باتحہ یا پاؤں باہر نہ نکل سکیں، اسے علبی میں اشتغال الصماء کہتے ہیں۔

۲۰ - باب اشتغال الصماء

(۵۸۱۸) حدثنا مسدد، حدثنا إسماعيلَ، حدثنا أثيوبٍ، عنْ حَمِيدِ بنِ هِلَالٍ، عنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ : أَخْرَجْتَ إِلَيْنَا عَائِشَةَ كَسَاءَ وَإِزَارًا غَلَيْظًا فَقَالَتْ : قُبِضَ رُوحُ النَّبِيِّ ﷺ فِي هَذِينِ.

(۵۸۱۹) مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد الوہاب بن عبد الجید ثقفی نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد اللہ عمری نے بیان کیا، ان سے خبیب بن عبد الرحمن نے، ان سے حفص بن عاصم نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کرم ﷺ نے پنج ملامسہ اور مقابلہ سے منع فرمایا اور دو وقت نمازوں سے بھی آپ نے منع فرمایا نماز فجر کے بعد سورج بلند ہونے تک اور عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک اور اس سے منع فرمایا کہ کوئی شخص صرف ایک کپڑا جسم پر پیٹ کر اور گھٹنے اور پر اٹھا کر اس طرح بیٹھ جائے کہ اس کی شرمگاہ پر آسمان و زمین کے درمیان کوئی چیز نہ ہو۔ اور اشتمال صماء سے منع فرمایا۔

۵۸۲۰ - حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَنْ الْوَهَابِ، حَدَّثَنَا عَبْيَذُ اللَّهِ عَنْ خَبِيبٍ، عَنْ حَفْصٍ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُلَامِسَةِ وَالْمَنَابِدَةِ، وَعَنْ صَلَاتَتِينِ بَعْدَ الْفَجْرِ، حَتَّى تَرْتَفَعَ الشَّمْسُ وَيَغْدِ الْعَصْرَ حَتَّى تَغْبَيَ الشَّمْسُ وَأَنْ يَخْتَيِ الْوَتُوبُ الْوَاحِدُ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ، وَأَنْ يَشْتَمِلَ الصَّمَاءُ [راجح: ۳۶۸]

لَيْسَ بِهِ "صماء" اس طرح چادر اوڑھنے کو کہتے ہیں کہ چادر کو داہنی طرف سے لے کر پانیں شانے پر ڈالا جائے اور پھر وہی کنارہ پیچے سے لے کر داہنے شانے پر ڈال لیا جائے اور اس طرح چادر میں دونوں شانوں کو پیٹ لیا جائے۔ اشتمال صماء کا مفہوم یہ ہے کہ صرف جسم پر ایک چادر ہو اور اس کے سوا کوئی دوسرا کپڑا نہ ہو۔ اس صورت میں بیٹھنے وقت ایک کنارہ انھلنا پر تھا اور اس سے شرمگاہ کھل جاتی تھی۔ پنج ملامسہ یہ ہے کہ جس کپڑے کو خریدنا ہو، اسے چھو لے رات کو یادن کو اور الٹ کرنے دیکھنے کی شرط ہوئی ہو اور پنج مقابلہ یہ ہے کہ ایک دوسرے کی طرف اپنا کپڑا پھینک دے بس پنج پوری ہو گئی (یہی شرط ہوئی ہو) یہ دونوں کھل دھوکے سے خال نہیں اسی لیے منع کیا گیا۔

(۵۸۲۰) ہم سے سچی بن بکیر نے بیان کیا، کہا ہم سے لیٹ نے بیان کیا، ان سے یونس نے، ان سے ابن شاہ نے بیان کیا، اثنیں عامر بن سعد نے خبر دی اور ان سے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے دو طرح کے پہناؤے اور دو طرح کی خرید و فروخت سے منع فرمایا۔ خرید و فروخت میں ملامسہ اور مقابلہ سے منع فرمایا۔ ملامسہ کی صورت یہ تھی کہ ایک شخص (خریدار) دوسرے (بیچنے والے) کے کپڑے کو رات یادن میں کسی بھی وقت بس چھوڑ دتا (اور دیکھے بغیر صرف چھوٹے سے پنج ہو جاتی) صرف چھوٹا ہی کافی تھا کھول کر دیکھا نہیں جاتا تھا۔ مقابلہ کی صورت یہ تھی کہ ایک شخص اپنی ملکیت کا کپڑا دوسرے کی طرف پھینکتا اور دوسرا اپنا کپڑا پھینکتا اور بغیر دیکھے اور بغیر یا ہمی رضامندی کے صرف اسی سے پنج منعقد ہو جاتی

۵۸۲۰ - حدثنا يعقوب بن بكر، حدثنا الليث عن يونس، عن ابن شهاب قال: أخبرني عامر بن سعيد أن أبا سعيد الخذري قال: نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن لبستين وعن يتعين، نهى عن الملمسة والمنابدة في النبي والملامسة لمس الرجل ثوب الآخر بيده بالليل أو بالنهار، ولا يقبله إلا بذلك والمنابدة أن ينبد الرجل إلى الرجل بثوبه وينبذ الآخر ثوبه ويكون ذلك يتعهما عن غير نظر ولا سراض،

اور دو کپڑے (جن سے آنحضرت ملکہ نے منع فرمایا انہیں سے ایک) اشتمال صماء ہے۔ صماء کی صورت یہ تھی کہ اپنا کپڑا (ایک چادر) اپنے ایک شلنے پر اس طرح ڈالا جاتا کہ ایک کنارہ سے (شرمگاہ) کھل جاتی اور کوئی دوسرا کپڑا وہاں نہیں ہوتا تھا۔ دوسرے پہناؤے کا طریقہ یہ تھا کہ بیٹھ کر اپنے ایک کپڑے سے کر اور پنڈلی باندھ لیتے تھے اور شرمگاہ پر کوئی کپڑا نہیں ہوتا تھا۔

باب ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھنا

(۵۸۲۱) ہم سے اسماعیل نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے امام مالک نے بیان کیا، ان سے ابو الزناد نے بیان کیا، ان سے اعرج نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ طرح کے پہناؤے سے منع فرمایا یہ کہ کوئی شخص ایک ہی کپڑے سے اپنی کر اور پنڈلی کو ملا کر باندھ لے اور شرمگاہ پر کوئی دوسرا کپڑا نہ ہو اور یہ کہ کوئی شخص ایک کپڑے کو اس طرح جسم پر لپیٹے کہ ایک طرف کپڑے کا کوئی حصہ نہ ہو اور آپ نے ملامس اور منابذہ سے منع فرمایا۔

لشیخ عرب جامیت میں بیٹھنے کا یہ بھی ایک طریقہ تھا۔ بیٹھنے کی اس بیت میں عموماً شرمگاہ کھل جایا کرتی تھی کیونکہ جسم پر کپڑا صرف ایک ہی چادر کی صورت میں ہوتا تھا اور اسی سے کر اور پنڈلی میں اور کرپیٹ کر دونوں کو ایک ساتھ باندھ لیتے تھے۔ یہ صورت ایسی ہوتی تھی کہ شرمگاہ کی سڑک اہتمام بالکل باقی نہیں رہتا تھا اور بیٹھنے والا بے دست و پا اپنی اسی بیت پر بیٹھنے پر مجبور تھا۔

(۵۸۲۲) مجھ سے محمد نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو مخلد نے خردی، انہوں نے کہا ہم کو ابن جریج نے خردی، انہوں نے کہا کہ مجھے ابن شاہب نے خردی، انہوں نے کہا ہمیں عبد اللہ بن عبد اللہ نے اور انہیں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشتمال صماء سے منع فرمایا اور اس سے بھی کہ کوئی شخص ایک کپڑے سے پنڈلی اور کر کو ملا لے اور شرمگاہ پر کوئی دوسرا کپڑا نہ ہو۔

باب کالی کملی کا بیان

وَاللَّهُبْسَانُ اشْتِمَالُ الصَّمَاءِ، وَالصَّمَاءُ أَنْ يَجْعَلَ ثُوبَةَ عَلَى أَحَدٍ عَاتِقَيْهِ فَيَنْدُو أَحَدًا شِيقَيْهِ لَيْسَ عَلَيْهِ ثُوبَةُ، وَاللَّبْسَةُ الْأُخْرَى اخْبَاؤُهُ بِثُوبَهِ وَهُوَ جَالِسٌ لَيْسَ عَلَى فَرْزِجٍ مِنْهُ شَيْءٌ.

[راجع: ۳۶۷]

۲۱- باب الاختباء في ثوب واحد
۵۸۲۱- حدثنا إسماعيل، قال: حدثني مالك عن أبي الزناد، عن الأغرج عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: نهى رسول الله ﷺ عن لبسين: أن يختبئ الرجل في الثوب الواحد ليس على فرجه منه شيء، وأن يشمل بالثوب الواحد ليس على أحد شقيقه، وعن الملامة والمنابذة۔ [راجع: ۳۶۸]

۵۸۲۲- حدثنا محمد قال: أخبرني مخلد، أخبرنا ابن جرير قال: أخبرني ابن شهاب عن عبيدة الله بن عبد الله، عن أبي سعيد الخدري أن النبي ﷺ نهى عن اشتتمال الصماء وأن يختبئ الرجل في ثوب واحد ليس على فرجه منه شيء۔ [راجع: ۳۶۷]

۲۲- باب الخميصة السوداء

(۵۸۲۳) ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا، کہا تم سے اسحاق بن سعید نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے، ان سے سعید بن فلاں یعنی عمرو بن سعید بن عاص نے اور ان سے ام خالد بنت خالد بن عثمن نے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں کچھ کپڑے لائے گئے جس میں ایک چھوٹی کالی کملی بھی تھی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تمہارا کیا خیال ہے یہ چادر کے دی جائے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خاموش رہے پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا ام خالد کو میرے پاس بلا لاؤ۔ انہیں گود میں اٹھا کر لایا گیا (کیونکہ پچھی تھیں) اور آنحضرت ﷺ نے وہ چادر اپنے ساتھ میں لی اور انہیں پہنایا اور دعا دی کہ جیتی رہو۔ اس چادر میں ہرے اور زرد نقش و نگار تھے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ام خالد! یہ نقش و نگار ”سنہ“ ہیں۔ ”سنہ“ جبکہ زبان میں خوب اچھے کے معنی میں آتا ہے۔

(۵۸۲۴) مجھ سے محمد بن شنی نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے ابن ابی عدی نے بیان کیا، ان سے ابن عون نے، ان سے محمد نے اور ان سے حضرت انس بن عثمن نے بیان کیا کہ جب حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہ کے یہاں پہنچا ہوا تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ انس اس پہنچ کو دیکھتے رہو کوئی چیز اس کے پیٹ میں نہ جائے اور جا کر نبی کریم ﷺ کو اپنے ساتھ لاؤ تاکہ آنحضرت ﷺ اپنا جھوٹا اس کے منہ میں ڈالیں۔ چنانچہ میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آنحضرت ﷺ اس وقت ایک باغ میں تھے اور آپ کے جسم پر قبیلہ بنی حریث کی بنی ہوئی چادر (خمیصہ حریثیہ) تھی اور آپ اس سواری پر نشان لگا رہے تھے جس پر آپ فتح کمک کے موقع پر سوار تھے۔

تشریح حربی نسبت ہے حربت کی طرف۔ شاید اس نے یہ کمیلیاں بنانا شروع کی ہوں گی بعض روایتوں میں خبری ہے۔ بعض میں جو بنی الجون کی طرف نسبت ہے۔ حافظ نے کما جو نبی کملی اکثر یہاں ہوتی ہے، اسی سے ترجمہ باب کی مطابقت ہو گئی۔ کامل کملی رکھنے اور ٹھنڈے کے بہت سے فوائد ہیں اور سب سے بڑا فائدہ یہ کہ ایسی کملی رکھنے سے رسول کریم ﷺ کی یاد تازہ ہوتی ہے جو ہمارے بے سب سے بڑی سعادت ہے اللہ ہم ارزقاً آمین۔ حربی حربت نبی کپڑا بنانے والے کی طرف نسبت ہے۔

۵۸۲۳ - حدثنا أبو نعيم، حدثنا إسحاق بن سعيد، عن أبيه سعيد ابن فلان - هو عمرو - بن سعيد بن العاص، عن أم حاليه بنت خالد: أتني النبي ﷺ بثواب فيها حميدة سوداء صغيرة، فقال: (من ترون نفسو هذه؟) فسكت القوم قال: ((الثوري يأم حاليه)) فأتني بها تحمل فأخذ الحميدة بيده فأببسها وقال: ((أنبلي وأخليقي)) وكان فيها علم أخضر أو أصفر فقال: ((يا أم حاليه هذا سناء)) وسناء بالحبشية، حسن. [راجع: ۳۰۷۱] ام خالد جبکہ ہی میں پیدا ہوئی تھیں وہ جبکہ زبان جانے لگی تھیں لہذا آنحضرت ﷺ نے اس سے خوش ہو کر جبکہ زبان ہی میں اس کپڑے کی تعریف فرمائی۔

۵۸۲۴ - حدثني محمد بن المشي، قال حدثني ابن أبي عدي، عن ابن عون، عن محمد عن أنس رضي الله عنه قال: لما ولدت أم سليم قالت لي: يا أنس انظر لهذا الفلام فلا يصيغ شيئا حتى تغدو به إلى النبي صلى الله عليه وسلم يحنكه، فعدونت به، فإذا هو في حاضر وعليه حميدة حربية، وهو يسم الظهر الذي قدم عليه في الفتح.

[راجع: ۱۵۰۲]

باب سبز رنگ کے کپڑے پہننا

(۵۸۲۵) ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا، کما ہم سے عبدالوہاب بن عبد الجید شفیقی نے، کما ہم کو ایوب سختیانی نے خبر دی، انہیں عکرمه نے اور انہیں رفقاء میثاق نے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تھی۔ پھر ان سے عبدالرحمن بن زید قرطی میثاق نے نکاح کر لیا تھا۔ عائشہ بنت خدا نے بیان کیا کہ وہ خاتون سبز اوڑھنی اوڑھنے ہوئے تھیں، انہوں نے عائشہ بنت خدا سے (اپنے شوہر کی) شکایت کی اور اپنے جسم پر سبز نشانات (چوت کے) دکھائے پھر حب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو (جیسا کہ عادت ہے) عکرمه نے بیان کیا کہ عورتیں آپس میں ایک دوسرے کی مد کرتی ہیں۔ عائشہ بنت خدا نے (آنحضرت ﷺ سے) کہا کہ کسی اہم ایمان والی عورت کا میں نے اس سے زیادہ برجال نہیں دیکھا ان کا جسم ان کے کپڑے سے بھی زیادہ برآ ہو گیا ہے۔ بیان کیا کہ ان کے شوہرنے بھی سن لیا تھا کہ بیوی حضور اکرم ﷺ کے پاس گئی ہیں چنانچہ وہ بھی آگئے اور ان کے ساتھ ان کے دو بچے ان سے پہلی بیوی کے تھے ان کی بیوی نے کما اللہ کی قسم مجھے ان سے کوئی اور شکایت نہیں البتہ ان کے ساتھ اس سے زیادہ اور کچھ نہیں جس سے میرا کچھ نہیں ہوتا۔ انہوں نے اپنے کپڑے کا پلو پکڑ کر اشارہ کیا (یعنی ان کے شوہر کم نور ہیں) اس پر ان کے شوہرنے کہا رسول اللہ! (واللہ یہ جھوٹ بولتی ہے میں تو اس کو (جماع کے وقت) چھڑے کی طرح ادھیر کر رکھ دیتا ہوں مگر یہ شریر ہے یہ مجھے پند نہیں کرتی اور رفقاء کے یہاں دوبارہ جانا چاہتی ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے اس پر فرمایا کہ اگر یہ بات ہے تو تمہارے لیے وہ (رفقاء) اس وقت تک حلال نہیں ہوں گے جب تک یہ (عبدالرحمن دوسرے شوہر) تمہارا مزاہ نہ چکھے لیں۔ بیان کیا کہ حضور اکرم ﷺ نے عبد الرحمن کے ساتھ دو بچے بھی دیکھے تو دریافت فرمایا کیا یہ تمہارے بچے ہیں؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اچھا، اس وجہ سے تم یہ باتیں سوچتی ہو۔

۴۳ - باب الفیاب الخضراء

۵۸۲۵ - حدثنا محمد بن بشير، حدثنا عبد الوهاب، أخبرنا ايوب، عن عكرمة أن رفاعة طلق أمراته فتزوجها عبد الرحمن بن الزبير القرطبي قالـت غالـة: وعلـيـها خـمارـاً أخـضرـاً فـشـكـتـ إـلـيـهـاـ وـأـرـتـهـاـ خـضـرـةـ بـجـلـدـهـاـ، فـلـمـ جـاءـ رـسـولـ اللهـ صـلـىـ اللهـ عـلـيـهـ وـسـلـمـ وـالـنسـاءـ يـنـصـرـ بـغـضـهـنـ بـغـضـاـ قـالـتـ غالـةـ: مـاـ رـأـيـتـ مـيـلـ مـاـ يـلـقـىـ الـمـؤـمـنـاتـ لـجـلـدـهـاـ أـشـدـ خـضـرـةـ مـنـ ثـوـبـهـاـ، قـالـ: وـسـعـمـ أـنـهـاـ قـدـ أـتـ رـسـولـ اللهـ صـلـىـ اللهـ عـلـيـهـ وـسـلـمـ فـجـاءـ وـمـعـهـ اـبـنـانـ لـهـ مـنـ غـيـرـهـاـ قـالـتـ: وـالـلـهـ مـاـ لـيـ إـلـيـهـ مـنـ ذـنـبـ إـلـأـ أـنـ مـعـهـ لـيـسـ بـأـغـرـىـ عـنـيـ مـنـ هـذـهـ، وـأـخـدـتـ هـذـهـ مـنـ ثـوـبـهـاـ فـقـالـ: كـذـبـتـ وـالـلـهـ يـاـ رـسـولـ اللهـ إـلـيـ لـأـنـفـضـهـاـ نـفـضـ الـأـدـنـيـمـ، وـلـكـنـهـاـ نـاـشـرـ تـرـبـدـ رـفـاعـةـ فـقـالـ رـسـولـ اللهـ صـلـىـ اللهـ عـلـيـهـ وـسـلـمـ: ((فـإـنـ كـانـ ذـلـكـ لـمـ تـحـلـيـ لـهـ أـوـ لـمـ تـصـلـحـ لـهـ حـتـىـ يـذـوقـ مـنـ غـسـيـلـكـ)) فـقـالـ: وـأـنـصـرـ مـعـهـ إـنـيـ فـقـالـ: ((بـنـوـكـ هـؤـلـاءـ)) فـقـالـ: نـعـمـ. فـقـالـ: ((هـذـاـ الـذـيـ تـزـعـمـيـنـ مـاـ تـزـعـمـيـنـ؟ فـوـالـلـهـ لـهـمـ أـشـبـهـ بـهـ مـنـ الـفـرـابـ بـالـفـرـابـ)).

[راجع: ۲۶۳۹]

اللہ کی قسم یہ پچے ان سے اتنے ہی مشابہ ہیں جتنا کہ کوئے سے مشابہ ہوتا ہے۔

وہ خاتون ہرے رنگ کی اڑھنی اوڑھے ہوئے تھی کیا باب سے مطابقت ہے۔ اس عورت نے اپنے خاوند کے نامہ ہونے کی شکایت کی تھی جس کے جواب کے لیے خاوند عبد الرحمن بن زبیر اپنے دونوں پجوں کو ساتھ لائے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے پجوں کے بارے میں حضرت عبد الرحمن کی تقدیق کی اور عورت کی کذب بیانی محوس فرمایا جو یہاں مذکور ہے۔ مسئلہ یہی ہے کہ مطابق باشہ عورت پسلے خاوند کے نکاح میں دوبارہ اس وقت تک نہیں جاسکتی جب تک وہ دوسرا خاوند اس سے خوب جماعت نہ کر لے اور پھر اپنی مرضی سے اسے طلاق دے اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں ہے۔

باب سفید کپڑے پہنا

(۵۸۲۶) ہم سے اسحاق بن ابراہیم حنظلی نے بیان کیا، کہا ہم کو محمد بن بشر نے خردی، کہا ہم سے معمراً نے بیان کیا، ان سے سعد بن ابراہیم نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے سعد بن ابی وقار صریح اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جنگ احد کے موقع پر میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں بائیں و آدمیوں کو (جوفرشتے تھے) دیکھا اور سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے میں نے انہیں نہ اس سے پہلے دیکھا اور نہ اس کے بعد کبھی دیکھا۔

گویا فرشتوں کا سفید کپڑوں میں نظر آتا، اس چیز کا ثبوت ہے کہ سفید کپڑوں کا بلاس عند اللہ محبوب ہے۔

(۵۸۲۷) ہم سے ابو عمر نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد الوارث نے بیان کیا، ان سے حسین نے، ان سے عبد اللہ بن بریدہ نے، ان سے یحییٰ بن یحییٰ نے بیان کیا، ان سے ابو سود ولی نے بیان کیا اور ان سے حضرت ابوذر گنڈو نے بیان کیا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو جسم مبارک پر سفید کپڑا تھا اور آپ سورہ ہے تھے پھر دوبارہ حاضر ہوا تو آپ بیدار ہو چکے تھے پھر آپ نے فرمایا جس بندہ نے بھی کلمہ لا الہ الا اللہ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) کو مان لیا اور پھر اسی پر وہ صراحت میں جائے گا۔ میں نے عرض کیا چاہے اس نے زنا کیا ہو، چاہے اس نے چوری کی ہو، آپ نے فرمایا کہ چاہے اس نے زنا کیا ہو، چاہے اس نے چوری کی ہو، میں نے پھر عرض کیا چاہے اس نے زنا کیا ہو، چاہے اس نے چوری کی ہو۔ فرمایا چاہے

۲۴ - باب الشیابِ الْبَیْض

۵۸۲۶ - حدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ. حدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدٍ قَالَ: رَأَيْتُ بِشِمَالِ النَّبِيِّ ﷺ وَيَمِينِهِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا تِبَابٌ بَيْضٌ يَوْمَ أَخْبَدَ مَا رَأَيْتُهَا قَبْلُ وَلَا بَعْدَ.

[راجح: ۴۰۵۴]

۵۸۲۷ - حدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حدَّثَنَا عَنْ الْوَارِثِ، عَنْ الْحُسَنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرِيَّةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرٍ حَدَّثَنَاهُ أَنَّ أَبَا الأَسْوَدَ الدَّيلِيَّ حَدَّثَنَاهُ أَنَّ أَبَا ذَرَ حَدَّثَنَاهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ تَوْبَةً أَبَيْضَ وَهُوَ نَائِمٌ ثُمَّ أَيْتُهُ وَقَدْ اسْتَيقَظَ فَقَالَ: ((مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ ماتَ عَلَى ذَلِكَ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ)) فَلَمَّا : وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: ((وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ)) فَلَمَّا : وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: ((وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ)) فَلَمَّا : وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟

اس نے زنا کیا ہو چاہے اس نے چوری کی ہو۔ میں نے (حضرت کی وجہ سے پھر) عرض کیا چاہے اس نے زنا کیا ہو یا اس نے چوری کی ہو۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا چاہے اس نے زنا کیا ہو چاہے اس نے چوری کی ہو۔ ابوذر کی ناک خاک آلودہ ہو۔ حضرت ابوذر رض بعد میں جب بھی یہ حدیث بیان کرتے تو آنحضرت ﷺ کے الفاظ ابوذر کے علی الرغم (وان رغم انف ابی ذر) ضرور بیان کرتے۔ ابو عبد اللہ حضرت امام بخاری نے کہا یہ صورت کہ (صرف کلمہ سے جنت میں داخل ہو گا) یہ اس وقت ہو گی جب موت کے وقت یا اس سے پہلے (گناہوں سے) توبہ کی اور کماکہ لا الہ الا اللہ، اس کی مغفرت ہو جائے گی۔

تَسْتَعِنُونَ توبہ کی شرط حضرت امام بخاری نے ان کے لیے بیان کی ہے جو ان گناہوں کو گناہ نہ جان کر کریں ایسے لوگ بغیر توبہ کئے ہرگز نہیں بخشنے جائیں گے ہاں اگر گناہ جان کرنا دام ہو کر مرا اگرچہ توبہ نہ کی پھر بھی کلمہ کی برکت سے بخشش کی اسید ہے۔ چاہے سزا کے بعد ہی ہو کیونکہ اصل بنیاد نجات کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنا اور اس کے مطابق عمل و عقیدہ درست کرنا ہے۔ محض طوٹے کی طرح کلمہ پڑھ لینا بھی کافی نہیں ہے۔

باب ریشم پہننا اور مردوں کا اسے اپنے لیے بچھانا اور کس حد تک اس کا استعمال جائز ہے

(۵۸۲۸) ہم سے آدم نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے، کہا ہم سے قادہ نے، کہا کہ میں نے ابو عثمان نہدی سے سنا کہ ہمارے پاس عمر رض کا مکتب آیا، ہم اس وقت عتبہ بن فرقہ رض کے ساتھ آذربایجان میں تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ریشم کے استعمال سے (مردوں کو) منع کیا ہے سواتنے کے اور آنحضرت ﷺ نے انگوٹھے کے قریب کی اپنی دونوں انگلیوں کے اشارے سے اس کی مقدار بتائی۔ ابو عثمان نہدی نے بیان کیا کہ ہماری سمجھ میں آنحضرت ﷺ کی مراد اس سے (کپڑے وغیرہ پر ریشم کے) پھول بولنے سے تھی۔

(۵۸۲۹) ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا، کہا ہم سے زہیر نے بیان کیا، ان سے عاصم نے بیان کیا، ان سے ابو عثمان نے بیان کیا کہ ہمیں حضرت عمر رض نے لکھا اس وقت ہم آذربایجان میں تھے کہ نبی کریم ﷺ نے ریشم پہننے سے منع فرمایا تھا سواتنے کے اور اس کی وضاحت

سرق)) قلت: وَإِنْ زَانَى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: ((وَإِنْ زَانَى وَإِنْ سَرَقَ عَلَى رَغْمِ أَنْفِ أَبِي ذَرٍ)) وَكَانَ أَبُو ذَرٌ إِذَا حَدَثَ بِهَذَا قَالَ: وَإِنْ رَغْمِ أَنْفِ أَبِي ذَرٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا عِنْدَ الْمَوْتِ أَوْ قَبْلَهُ إِذَا تَابَ وَنَدَمَ وَقَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ غَفَرَ لَهُ [راجح: ۱۲۳۷]

۲۵ - باب لُبْسِ الْحَرِيرِ إِفْتَرَاشِهِ لِلرِّجَالِ وَقَدْرُ مَا يَجُوزُ مِنْهُ

- ۵۸۲۸ حدثنا آدم، حدثنا شعبة، حدثنا قتادة قال: سمعت أبا عثمان النهدي قال: أتنا كتاب عمر، ونحن مع عتبة بن فرقيد بأذربيجان أن رسول الله ﷺ نهى عن الحرير، إلا هكذا وأشار ياصبعيه اللتين تليان الإبهام قال: فيما علمنا أنه يعني الأعلام. [أطرافه في: ۵۸۲۹، ۵۸۳۰، ۵۸۳۴، ۵۸۳۵]

- ۵۸۲۹ حدثنا أحمد بن يونس، حدثنا زهير، حدثنا عاصم، عن أبي عثمان، قال: كتب إلينا عمر ونحن بأذربيجان أن النبي ﷺ نهى عن لبس الحرير إلا هكذا

نبی کرم ﷺ نے دو الگیوں کے اشارے سے کی تھی۔ زہیر (راوی حدیث) نے پتچ کی اور شادوت کی الگیاں اٹھا کر تھیا۔

(۵۸۳۰) ہم سے مدد نے بیان کیا، انہوں نے کماہم سے بھی نے بیان کیا، انہوں نے کماہم سے تھی نے بیان کیا اور ان سے ابو عثمان نے بیان کیا کہ ہم حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں لکھا کہ نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا میں ریشم جو شخص بھی پہنے گا اسے آخرت میں نہیں پہنایا جائے گا۔

ہم سے حسن بن عمر نے بیان کیا، کماہم سے معتر نے، کماہم سے ہمارے والد نے بیان کیا، ان سے ابو عثمان نے بیان کیا اور ابو عثمان نے اپنی دو الگیوں، شادوت اور در میانی الگیوں سے اشارہ کیا۔

(۵۸۳۱) ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، کماہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے حکم نے، ان سے ابن الی لملی نے بیان کیا کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ میں تھے۔ انہوں نے پانی مانگا۔ ایک دیساتی چاندی کے برتن میں پانی لایا۔ انہوں نے اسے پھینک دیا اور کماکر میں نے صرف اس لیے پھینکا ہے کہ میں اس شخص کو منع کر چکا ہوں (کہ چاندی کے برتن میں مجھے لکھنا اور پانی نہ دیا کرو) لیکن وہ نہیں مانا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ سونا، چاندی، ریشم اور دبیان (کفار) کے لیے دنیا میں ہے اور تمارے (مسلمانوں) کے لیے آخرت میں۔

(۵۸۳۲) ہم سے آدم نے بیان کیا، کماہم سے شعبہ نے بیان کیا، کماہم سے عبد العزیز بن صہیب نے بیان کیا کہ اس پر میں نے پوچھا کیا یہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے سن۔ شعبہ نے بیان کیا کہ اس پر میں نے پوچھا کیا یہ روایت نبی کرم ﷺ سے ہے؟ عبد العزیز نے بیان کیا کہ قلعابی کرم ﷺ سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جو مرد ریشمی لباس دنیا میں پہنے گاوہ آخرت میں اسے ہرگز نہیں پہن سکے گا۔

(۵۸۳۳) ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، کماہم سے حماد بن زید نے بیان کیا کہ میں نے ابن زید پر بیان کیا تھا۔

وَصَفَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ بِاصْبَعِيهِ وَرَأَقَعَ زَهْنِيْرَ
الْوُسْطَى وَالسَّبَابَةَ۔ [راجع: ۵۸۲۸]

۵۸۳۰ - حَدَّثَنَا مُسَدْدَدٌ، حَدَّثَنَا يَحْنَى
عَنِ النَّبِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ: كُنَّا مَعَ
عَبْدَةَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَلِسْنُ الْخَرِيرُ فِي
الْدُّنْيَا إِلَّا مَنْ لَمْ يَلِسْنْ مِنْهُ شَيْءٌ فِي
الآخِرَةِ)). [راجع: ۵۸۲۸]

۵۸۳۱ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا
مُقْتَمِرٌ، حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبِي عُثْمَانَ وَأَشَارَ
أَبُو عُثْمَانَ بِاصْبَعِيهِ الْمُسْبَحَةَ وَالْوُسْطَى.

۵۸۳۲ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ،
حَدَّثَنَا شَبَّةُ، عَنِ الْحُكْمِ، عَنْ أَبِي أَبِي
لَيْلَى قَالَ: كَانَ حَدِيقَةً بِالْمَدَائِنِ فَاسْتَسْقَى
فَأَتَاهُ دِهْقَانٌ بِمَاءٍ فِي إِنَاءٍ مِنْ فَضَّةٍ فَرَمَاهُ
بِهِ وَقَالَ: إِنِّي لَمْ أَرْمِهِ إِلَّا أَنِّي نَهَيْتُهُ فَلَمْ
يَسْتَهِنْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْذَّهَبُ وَالْفَضَّةُ
وَالْخَرِيرُ وَالْدِيَاجُ هُنَّ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا
وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ۔ [راجع: ۵۴۲۶]

۵۸۳۳ - حَدَّثَنَا آدُمُ، حَدَّثَنَا شَبَّةُ،
حَدَّثَنَا عَنْدَ الْغَزِيرِ بْنِ صَهْبَيْرٍ، قَالَ:
سَعِفَتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ شَبَّةُ: فَقَلَّتْ
أَعْنَى النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: شَدِيدًا عَنِ النَّبِيِّ
ﷺ: ((مَنْ لَبِسَ الْخَرِيرَ فِي الدُّنْيَا فَلَنْ
يَلْبِسَهُ فِي الْآخِرَةِ)).

۵۸۳۴ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ،
حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ قَالَ:

سے نا، انسوں نے خطبہ دیتے ہوئے کہا کہ حضرت محمد ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس مرد نے دنیا میں ریشم پہنا وہ آخرت میں اسے نہیں پہن سکے گا۔

(۵۸۳۲) ہم سے علی بن جعد نے بیان کیا، کہا ہم کو شعبہ نے خردی، انسیں ابو ذیبان خلیفہ بن کعب نے کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے سنا، کہا کہ میں نے حضرت عمر بن حثیث سے سنا، انسوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس مرد نے دنیا میں ریشم پہنا وہ اسے آخرت میں نہیں پہن سکے گا۔ اور ہم سے ابو عمر نے بیان کیا، ان سے عبد الوارث نے بیان کیا، ان سے یزید نے کہ معاذہ نے بیان کیا کہ مجھے ام عمرو بنت عبد اللہ نے خردی، انسوں نے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے سنا، انسوں نے حضرت عمر فاروق بن حثیث سے سنا اور انسوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا۔

سمعت ابن الزبير يخطب يقول: قال
محمد ﷺ: ((من ليس الحريز في الدنيا
لم يلبسه في الآخرة)).

٥٨٣٤ - حدثنا علي بن الجعدي، أخبرنا
شعبة عن أبي ذيyan خليفة بن كعب،
قال: سمعت ابن الزبير يقول: سمعت
عمر يقول: قال النبي ﷺ: ((من ليس
الحريز في الدنيا لم يلبسه في الآخرة)).
وقال لنا أبو مغمر: حدثنا عبد الوارث،
عن يزيد قالت معاذة: أخبرني أم عمر
بنت عبد الله سمعت عبد الله بن الزبير
سمع عمر سمع النبي ﷺ.

[راجع: ۵۸۲۸]

(۵۸۳۵) مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا، انسوں نے کہا ہم سے عثمان بن عمر نے بیان کیا، انسوں نے کہا ہم سے علی بن مبارک نے بیان کیا، انسوں نے کہا ہم سے تیجی بن ابی کثیر نے بیان کیا، ان سے عمران بن حطان نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما سے ریشم کے متعلق پوچھا تو انسوں نے بتلایا کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو، بیان کیا کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا تو انسوں نے بیان کیا کہ مجھے ابو حفص یعنی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا میں ریشم تو وہی مرد پہنے گا جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔ میں نے اس پر کہا کہ مجھ کا اور ابو حفص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کوئی جھوٹی بات نہیں کر سکتے اور عبد اللہ بن رجاء نے بیان کیا کہ ہم سے جری نے بیان کیا، ان سے تیجی نے اور ان سے عمران نے اور پوری حدیث بیان کی۔

٥٨٣٥ - حدثني محمد بن بشار، حدثنا
عثمان بن عمر، حدثنا علي بن المبارك،
عن يحيى بن أبي سعيد، عن عمران بن
حطان، قال: سأله عائشة عن الحريز
فقالت: أنت ابن عباس فسئلها قال:
فسألته، فقال: سأله ابن عمر قال: فسألت
ابن عمر فقال: أخبرني أبو حفص يعني
عمر بن الخطاب، أن رسول الله ﷺ
قال ((إنما يلبس الحريز في الدنيا من لا
خلاق له في الآخرة)). فقلت: ضدق
وما كذب أبو حفص على رسول الله ﷺ.
وقال عبد الله بن رجاء: حدثنا
جريز، عن يحيى حدثني عمران وفضص
ال الحديث. [راجع: ۵۸۲۸]

بَابُ بَغْيَرِ پَنْتَهُ رَسُولٌ صَرْفٌ چَحْوَنَا جَائزٌ هُنَّهُ . اُور اس بارے
میں زبیدی سے روایت ہے کہ ان سے زہری نے بیان کیا،
ان سے حضرت انس بن مالک نے اور ان سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو اور پر مذکور ہے

(۵۸۳۶) ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے بیان کیا، ان سے اسرائیل
نے بیان کیا، ان سے ابو اسحاق نے بیان کیا اور ان سے حضرت براء
رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو رشیم کا
ایک کپڑا بدھیہ میں پیش ہوا تو ہم اسے چھوٹے لگے اور اس کی (زی و
ملامت پر) حیرت زدہ ہو گئے تو آپ نے فرمایا کہ کیا تمہیں اس پر حیرت
ہے۔ ہم نے عرض کیا جی ہاں فرمایا جنت میں سعد بن معاذ کے روماں
اس سے بھی اچھے ہیں۔

بَابُ مَرْدَكَ لَيْهِ رَشِيمَ كَپْرُ الْبَطْرُ فَرْشٌ بَجْهَانَا مَنْعَ هُنَّهُ . عَبِيدٌ
نَّهَى كَما كَه يَه بَجْهَانَا بَجْهِي پَنْتَهُ جِيسَاهُ

(۷) ہم سے علی نے بیان کیا، انہوں نے کہا تم سے وہب بن
جریر نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہم سے ان کے والد نے بیان کیا،
انہوں نے کہا کہ میں نے ابن ابی نجع سے سنا، انہوں نے مجاهد سے،
انہوں نے ابن ابی لیلی سے اور ان سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ
نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سونے اور چاندی
کے برتن میں پینے اور کھانے سے منع فرمایا تھا اور رشیم اور دیباچ پنے
اور اس پر بیٹھنے سے منع فرمایا تھا

معلوم ہوا کہ رشیم فرش و فروش کا استعمال بھی مردوں کے لیے ناجائز ہے۔

بَابُ مَصْرَ كَارِيَشِي كَپْرُ اَهْنَدَا مَرْدَكَ لَيْهِ كِيسَاهُ .
عاصم ابن کلیب نے بیان کیا کہ ان سے ابو بردہ نے بیان کیا کہ میں
نے حضرت علی بن ابی شری سے پوچھا قسمی کیا چیز ہے؟ بتلایا کہ یہ کپڑا تھا جو
ہمارے یہاں (جاز میں) شام یا مصر سے آتا تھا اس پر چوڑی رشیم

٢٦ - بَابُ مَسْ أَلْحَرِيرِ مِنْ غَيْرِ
لُبْسٍ .

وَيَرَوْيَ فِيهِ عَنِ الزُّبِيدِيِّ عَنِ الرُّهْفِيِّ عَنْ
أَنْسِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

٥٨٣٦ - حَدَّثَنَا عَبْيَضُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى،
عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَهْدَيَ لِلنَّبِيِّ ﷺ ثَوْبًا
حَرِيرًا فَجَعَلْنَا لَنَمَسْهُ وَنَتَعَجَّبُ مِنْهُ فَقَالَ
النَّبِيُّ ﷺ: ((أَتَعْجِبُونَ مِنْ هَذَا؟)) قُلْنَا:
نَعَمْ . قَالَ: ((مَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مَعَاذٍ فِي
الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنْ هَذَا)). [راجع: ۳۲۴۹]

٢٧ - بَابُ افْتَرَاشِ الْحَرِيرِ .
وَقَالَ عَبْيَضٌ: هُوَ كَلْبُسِيٌّ .

٥٨٣٧ - حَدَّثَنَا عَلَيُّ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ
جَرِيرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي
نَجِيْحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ
حَذِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَا النَّبِيُّ ﷺ
أَنَّ نَشَرَبَ فِي آنِيَةِ الْذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَأَنَّ
نَأْكُلَ فِيهَا وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالْدَّيْبَاجِ
وَأَنَّ نَجْلِسَ عَلَيْهِ . [راجع: ۵۴۲۶]

علوم ہوا کہ رشیم فرش و فروش کا استعمال بھی مردوں کے لیے ناجائز ہے۔

٢٨ - بَابُ لُبْسِ الْقَسِيِّ

وَقَالَ عَاصِمٌ: عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ: قُلْتُ
لِعَلَيْ مَا الْقَسِيَّةُ؟ قَالَ: بِيَابَ أَتَتْنَا مِنَ
الشَّامِ أَوْ مِنْ مِصْرَ، مُضْلَعَةً فِيهَا حَرِيرٌ

وہاریاں پڑی ہوتی تھیں اور اس پر ترنج جیسے نقش و نگار بنے ہوئے تھے اور ”میشرہ“ زین پوش وہ کپڑا کھلاتا تھا جسے عورتیں ریشم سے اپنے شوہروں کے لیے بناتی تھیں۔ یہ جھالدار چادر کی طرح ہوتی تھی وہ اسے زرد رنگ سے رنگ دیتی تھیں جیسے اوڑھنے کے روپاں ہوتے ہیں اور جیری نے بیان کیا کہ ان سے زید نے بیان کیا کہ ”قسیہ“ وہ چوخانے کپڑے ہوتے تھے جو مصر سے منگوائے جاتے تھے اور اس میں ریشم ملا ہوا ہوتا تھا اور ”میشرہ“ درندوں کے چڑے کے زین پوش۔ حضرت ابو عبد اللہ امام بخاری نے کہا کہ ”میشرہ“ کی تفسیر میں عاصم کی روایت کثرت طرق اور صحت کے اعتبار سے بڑھی ہوئی ہے۔

(۵۸۳۸) ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا، کہا ہم کو عبد اللہ نے خبر دی، کہا ہم کو سفیان نے خبر دی، انسیں اشعش بن ابی شعثاء نے، ان سے معاویہ بن سوید بن مقرن نے بیان کیا اور ان سے حضرت ابی عازب بن عثیمین نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں سرخ میشرہ اور قسی کے پہننے سے منع فرمایا ہے۔

لئے جائیں [راجح: ۱۲۳۹] قطلانی نے کہا کہ اکثر علماء کے نزدیک زین پوش وہی منع ہے جس میں خالص ریشم ہو یا ریشم زیادہ ہو سوت کم ہو۔ اگر دونوں آدمیے آدمیے ہوں تو ایسے کپڑوں کا استعمال درست رکھا ہے کیونکہ اسے حیر نہیں کہ سکتے آج کل ثروت غیرہ کا یہی حال ہے۔

باب خارش کی وجہ سے مردوں کو ریشم کپڑے کے استعمال کی اجازت ہے

(۵۸۳۹) مجھ سے محمد نے بیان کیا، کہا ہم کو شعبیہ نے خبر دی، انسیں قفارہ نے اور ان سے حضرت انس بن مثہلہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت زبیر اور حضرت عبدالرحمن بن عوف کو، کیونکہ انسیں خارش ہو گئی تھی، ریشم پہننے کی اجازت دی تھی۔

علوم ہوا کہ اسی شدید تکلیف کے علاج کے لیے ریشم پہننے کی اجازت ہے۔

باب ریشم عورتوں کے لیے جائز ہے

لیہاً أَنْثَانِ الْأَنْزُلِيِّ وَالْمِيَثَرَةِ كَانَتِ النِّسَاءُ تَصْنَعُهُ بِلَعْوَتِهِنَّ مِثْلَ الْقَطَافِيفِ؛ يُصْفَرُنَّهَا.

وَقَالَ حَرِيرٌ عَنْ زَيْدٍ فِي حَدِيبَيْهِ: الْقِسْيَةُ بِيَابَ مُضْلَعَةٌ يُجَاهَهُ بِهَا مِنْ مِصْرَ لِبِهَا الْحَرِيرُ وَالْمِيَثَرَةُ جُلُودُ السَّبَاعِ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: عَاصِمٌ أَكْثَرٌ وَأَصْحَحُ فِي الْمِيَثَرَةِ.

٥٨٣٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَابِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا سُفِيَّاً، عَنْ أَشْعَثِ بْنِ أَبِي الشَّغَّافِ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سُوَيْدٍ بْنُ مَقْرُونَ عَنْ أَبْنِ عَازِبٍ قَالَ نَهَانَا النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْمَعَابِ الْحَمْرِ وَعَنِ الْقَسِيِّ.

[راجع: ۱۲۳۹]

الحریر للحكمة
٥٨٣٩ - بَابٌ مَا يُرَخَّصُ لِلرِّجَالِ مِنَ الْحَرِيرِ لِلْحِكْمَةِ

عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ قَالَ: رَخْصَنَ الْنَّبِيُّ ﷺ لِلرَّزِّيْرِ، وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ لِلْحِكْمَةِ بِهِمَا. [راجع: ۲۹۱۹]

علوم ہوا کہ اسی شدید تکلیف کے علاج کے لیے ریشم پہننے کی اجازت ہے۔

باب الحرير للنساء

(۵۸۳۰) ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا (دوسری سند) اور حضرت امام بخاری نے کہا کہ مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا، کہا ہم سے غذر نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے عبد الملک بن میسرو نے اور ان سے زید بن وہب نے کہ حضرت علی بن ابی طالب نے بیان کیا کہ بنی کرم میں ملکیت نے مجھے ریشمی دھاریوں والا ایک جوڑا حلہ عنایت فرمایا۔ میں اسے پن کر لکھا تو میں نے آنحضرت میں کے چہرہ مبارک پر غصہ کے آثار دیکھے۔ چنانچہ میں نے اس کے ملکے کر کے اپنی عنیز عورتوں میں بانٹ دیئے۔

(۵۸۳۱) ہم سے موئی بن اسماعیل نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے جویریہ نے بیان کیا، ان سے نافع نے، ان سے حضرت عبد اللہ بن عمر بن حین نے کہ حضرت عمر بن حین نے ریشمی دھاریوں والا ایک جوڑا فروخت ہوتے دیکھا تو عرض کیا کہ یا رسول اللہ! بتڑے کہ آپ اسے خرید لیں اور دوفو سے ملاقات کے وقت اور جمع کے دن اسے زیب تن کیا کریں۔ آنحضرت میں نے فرمایا کہ اسے وہ پہنتا ہے جس کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہیں ہوتا۔ اس کے بعد حضور اکرم میں نے خود حضرت عمر بن حین کے پاس ریشم کی دھاریوں والا ایک جوڑا حلہ بھیجا، ہدیہ کے طور پر۔ حضرت عمر بن حین نے عرض کیا آپ نے مجھے یہ جوڑا حلہ عنایت فرمایا ہے حالانکہ میں خود آپ سے اس کے بارے میں وہ بات سن چکا ہوں جو آپ نے فرمائی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے تمہیں یہ کپڑا اس لیے دیا ہے کہ تم اسے بچ دویا (عورتوں وغیرہ میں سے) کسی کو پہناؤ۔

(۵۸۳۲) ہم سے ابو یمان نے بیان کیا، کہا ہم کو شعیب نے خردی، ان سے زہری نے بیان کیا، انہیں حضرت انس بن مالک بن حین نے خبر دی کہ انہوں نے رسول اللہ میں کی صاحزادی ام کلثوم بنت حبیبہ کو زرد دھاری دار ریشمی جوڑا پہنے دیکھا۔

باب اس بیان میں کہ آنحضرت میں کسی لباس یا فرش کے پابند نہ تھے جیسا مل جاتا اسی پر قناعت کرتے

۵۸۴۰ - حدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حدَّثَنَا شَعْبَةُ حَرْبٍ، وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حدَّثَنَا غَنْدَرٌ، حدَّثَنَا شَعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ عَلَيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَسَانِي النَّبِيُّ ﷺ حَلَّةُ سِيرَاءَ فَخَرَجَتْ فِيهَا فَرَأَيْتُ الْفَضْبَ فِي وَجْهِهِ فَشَفَقْتُهُ إِنَّنِي نِسَائِيٌّ. [راجع: ۲۶۱۴]

۵۸۴۱ - حدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنِي جُوبِرِيَّةُ، عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَأَى حَلَّةَ سِيرَاءَ تَبَاعَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَبْغَثْتَهَا تَلَبَّسَهَا لِلْوَفْدِ إِذَا أَتَوْكَ، وَالْجَمِيعَةَ قَالَ: ((إِنَّمَا يَلْبِسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ)), وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثَ بَعْثَةً ذَلِكَ إِلَى عُمَرَ حَلَّةَ سِيرَاءَ حَرِيرَ كَسَانِهَا إِيَّاهَا فَقَالَ عُمَرُ: كَسَانِتُهَا وَقَدْ سَمِعْتُكَ تَقُولُ فِيهَا مَا قُلْتَ فَقَالَ: ((إِنَّمَا بَعْثَتْ إِلَيْكَ لِيَبِعَهَا أَوْ تَكْسُوهَا)).

[راجع: ۸۸۶]

۵۸۴۲ - حدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانَ، أَخْبَرَنَا شَعْبَةُ، عَنْ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَنْسُ بْنُ مَالِكٍ، أَنَّهُ رَأَى عَلَى أُمِّ كَلْفُومِ بَنْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بُرْذَ حَرِيرَ سِيرَاءَ.

۳۱ - بَابُ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَنْجُوزُ مِنَ الْلِبَاسِ وَالْبَسْطِ

یعنی آپ کے مزارج میں خواہ خواہ حکلف نہ تھا۔ باب کا مضمون بیان سے لفڑا ہے کہ ایسے بوریے پر آرام فرار ہتے تھے جس کا نشان آپ کے پہلو پر پڑ رہا تھا اور پھرے کا تکمیل سر کے نیچے تھا جس میں کبھر کی چھال بھری ہوئی تھی۔ وہ مدعاں عمل بالائے غور کریں جن کی زندگی شاہنشہ نھات باث سے گزرتی ہے اور ذرا ذرا سی باتوں پر سنت کا لیل لگا کر لوگوں سے لڑتے بھکرتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو سنت نبوی پر عمل کی توفیق بخشے۔

(۵۸۳۳) ہم سے سليمان بن حرب نے بیان کیا، کہا ہم سے حماد بن زید نے ان سے تجھی بن سعید نے، ان سے عبید بن حنین نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں عمر بن الخطبو سے ان عورتوں کے بارے میں جھنوں نے نبی کریم ﷺ کے معاملہ میں اتفاق کر لیا تھا، پوچھنے کا ارادہ کرتا رہا لیکن ان کا رعب سامنے آ جاتا تھا۔ ایک دن (کہ کے راستہ میں) ایک منزل پر قیام کیا اور پیلو کے درختوں میں (وہ قضائے حاجت کے لیے) تشریف لے گئے۔ جب قضائے حاجت سے فارغ ہو کر واپس تشریف لائے تو میں نے پوچھا انہوں نے بتایا کہ عائشہ اور حصہ بنتہ ہیں پھر کہا کہ جاہلیت میں ہم عورتوں کو کوئی حیثیت نہیں دیتے تھے۔ جب اسلام آیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کا ذکر کیا (اور ان کے حقوق) صردوں پر بتائے تب ہم نے جانا کہ ان کے بھی ہم پر کچھ حقوق ہیں لیکن اب بھی ہم اپنے معاملات میں ان کا دخل بننا پسند نہیں کرتے تھے۔ میرے اور میری بیوی میں کچھ گفتگو ہو گئی اور اس نے تیز و تند جواب مجھے دیا تو میں نے اس سے کہا چھا باب نوبت یہاں تک پہنچ گئی۔ اس نے کام تم مجھے یہ کہتے ہو اور تمہاری بیٹی نبی کریم ﷺ کو بھی تکلیف پہنچاتی ہے۔ میں (اپنی بیٹی ام المؤمنین) حصہ کے پاس آیا اور اس سے کہا میں تجھے تنبیہ کرتا ہوں کہ اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے۔ حضور اکرم ﷺ کو تکلیف پہنچانے کے اس معاملہ میں سب سے پہلے میں ہی حصہ کے یہاں گیا پھر میں حضرت ام سلمہ کے پاس آیا اور ان سے بھی یہی بات کی لیکن انہوں نے کہا کہ جیرت ہے تم پر عمر! تم ہمارے تمام معاملات میں دخل ہو گئے ہو۔ صرف رسول اللہ ﷺ اور آپ کی ازواج کے معاملات میں دخل دینا باتی تھا۔ (سواب وہ بھی شروع کر دیا) انہوں نے میری بات رو

— ۵۸۴۳ — حدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْيَدِ بْنِ حَنْينَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَبَثَتْ سَنَةً وَأَنَا أَرِيدُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَظَاهَرَتَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ أَهَابَهُ فَتَرَلَ يَوْمًا مَنْزِلًا فَدَخَلَ الْأَرْاكَ فَلَمَّا خَرَجَ سَأَلْتُهُ فَقَالَ: عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ ثُمَّ قَالَ: كَذَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَا نَعْدُ النِّسَاءَ شَيْئًا فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامَ وَذَكَرْهُنَّ اللَّهُ رَأَيْنَا لَهُنَّ بِذَلِكَ عَلَيْنَا حَقًا مِنْ غَيْرِ أَنْ نُذْعَلْهُنَّ فِي شَيْءٍ مِنْ أُمُورَنَا، وَكَانَ يَسْنِي وَبَيْنَ امْرَأَتِي كَلَامًا، فَأَغْلَظَتِ لِي فَقَلْتُ لَهَا: وَإِنَّكِ لَهُنَّا كِلَامٌ قَالَتْ: تَقُولُ هَذَا لِي وَأَبْنَتْكِ تُؤَذِّي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ حَفْصَةَ فَقَلْتُ لَهَا: إِنِّي أَخَذْرُكِ أَنْ تَعْصِي اللَّهَ وَرَسُولَهُ، وَتَقْدِمْتِ إِلَيْهَا فِي أَذَادَهَا فَأَتَيْتُ أُمَّ سَلَمَةَ فَقَلْتُ لَهَا: فَقَالَتْ أَعْجَبُ مِنْكِ يَا عُمَرُ قَدْ دَخَلْتِ فِي أُمُورَنَا فَلَمْ يَقِنْ إِلَّا أَنْ تَذَلَّلَيْنِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَزْوَاجِهِ، فَرَدَدَتْ وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِذَا غَابَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

کر دی۔ قبیلہ انصار کے ایک صحابی تھے جب وہ حضور اکرم ﷺ کی صحبت میں موجود نہ ہوتے اور میں حاضر ہوتا تو تمام خبریں ان سے آگر بیان کرتا تھا اور جب میں آنحضرت ﷺ کی صحبت سے غیر حاضر ہوتا اور وہ موجود ہوتے تو وہ آنحضرت ﷺ کے متعلق تمام خبریں مجھے آگر سناتے تھے۔ آپ کے چاروں طرف جتنے (باشداد وغیرہ) تھے ان سب سے آپ کے تعلقات ٹھیک تھے۔ صرف شام کے ملک غسان کا ہمیں خوف رہتا تھا کہ وہ کہیں ہم پر حملہ نہ کر دے۔ میں نے جو ہوش و حواس درست کئے تو وہی انصاری صحابی تھے اور کہ رہے تھے کہ ایک حادثہ ہو گیا۔ میں نے کہا کیا بات ہوئی۔ کیا غسان چڑھ آیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس سے بھی بڑا حادثہ کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی۔ میں جب (مدینہ) حاضر ہوا تو تمام ازواج کے جھروں سے رونے کی آواز آرہی تھی۔ حضور اکرم ﷺ اپنے بالاخانہ پر چلے گئے تھے اور بالاخانہ کے دروازہ پر ایک نوجوان پرے دار موجود تھا میں نے اس کے پاس پہنچ کر اس سے کہا کہ میرے لیے حضور اکرم ﷺ سے اندر حاضر ہونے کی اجازت مانگ لو پھر میں اندر گیا تو آپ ایک چٹائی پر تشریف رکھتے تھے جس کے نشانات آپ کے پسلو پر پڑے ہوئے تھے اور آپ کے سر کے نیچے ایک چھوٹا سا چڑے کا نکیہ تھا۔ جس میں سمجھور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ چند کچھ کھالیں لٹک رہی تھیں اور بول کے پتے تھے۔ میں نے آنحضرت ﷺ سے اپنی ان باتوں کا ذکر کیا جو میں نے خصصہ اور امام سلمہ سے کہی تھیں اور وہ بھی جو امام سلمہ نے میری بات رد کرتے ہوئے کہا تھا۔ حضور اکرم ﷺ اس پر مسکرا دیئے۔ آپ نے اس بالاخانہ میں انتیں دن تک قیام کیا پھر آپ وہاں سے نیچے اتر آئے۔

[راجع: ۸۹] آنحضرت ﷺ اس واقعہ میں ایک چٹائی پر تشریف فرماتے چٹائی بھی ایسی کہ جسم مبارک پر اس کے نشانات عیان تھے اسی سے باب کا مضمون نکلتا ہے کہ آپ کے بستر کا یہ حال تھا چڑے کا نکیہ جس میں سمجھور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ چند کچھ کھالیں لٹک رہی تھیں جن کی دیافت کے لیے کچھ بول کے پتے رکھے ہوئے تھے جو جی ساری دنیا کو ترک دنیا کا سبق دینے کے لیے معوثر ہوا اس کی پاکیزہ زندگی ایسی سادہ ہوئی چاہیئے۔ صلی اللہ علیہ وسلم الف الف مرہ بعدد کل ذرۃ آمین۔

الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهَدَتُهُ أَنِّي بِمَا يَكُونُ، وَإِذَا غَيَّبَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهَدَ أَنَّا بِمَا يَكُونُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مِنْ حَوْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ اسْتَقَامَ لَهُ، فَلَمْ يَقِنْ إِلَّا مَلِكَ غَسَانَ بِالشَّامِ كَذَنَخَافُ أَنْ يَأْتِيَا، فَمَا شَعَرْتُ إِلَّا بِالْأَنْصَارِيِّ وَهُوَ يَقُولُ: إِنَّهُ قَدْ حَدَثَ أَمْرٌ، قَلَّتْ لَهُ: وَمَا هُوَ أَجَاءَ الْفَسَانِي؟ قَالَ: أَعْظَمُ مِنْ ذَلِكَ، طَلَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءً فَجَنَّتْ فَإِذَا الْبَكَاءُ فِي حُجَّرِهِنَّ كُلُّهَا وَإِذَا النِّسَاءُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَعِدَ فِي مُشْرَبَةِ لَهُ وَعَلَى بَابِ الْمُشْرَبَةِ وَصِيفَ فَأَنْتَهَ فَقَلَّتْ اسْتَاذِنْ لَيِّ، فَدَخَلَتْ فَإِذَا النِّسَاءُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَصِيرٍ قَدْ أَثْرَ فِي جَنْبِهِ وَتَحْتَ رَأْسِهِ مِرْفَقَةً مِنْ آدَمَ حَشُورُهَا لِيفَ، وَإِذَا أَهْبَتْ مُعْلَقَةً، وَقَرَطَ فَدَكَرَتْ الَّذِي قَلَّتْ لِحَفْصَةَ وَأَمَ سَلَمَةَ وَالَّذِي رَدَتْ عَلَيْهِ أُمُّ سَلَمَةَ، فَصَاحَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَبِثَ إِسْفَاقًا وَعَشَرِينَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ.

لِشَرِيقَ

(۵۸۳۴) ہم سے عبد اللہ بن محمد مندی نے بیان کیا، انہوں نے کہا۔
 ہم سے راشم بن یوسف صنعتی نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو معر
 بن راشد نے خردی، انہیں زہری نے خردی، انہیں ہندہ بنت حارث
 نے خردی اور ان سے حضرت ام سلمہ رض نے بیان کیا کہ نبی کرم
 صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت بیدار ہوئے اور کہا اللہ کے سوا
 کوئی معبود نہیں کیسی کیسی بلا میں اس رات میں نازل ہو رہی ہیں اور
 کیا کیا رحمتیں اس کے خزانوں سے اتر رہی ہیں۔ کوئی ہے جو ان جھو
 والیوں کو بیدار کر دے۔ دیکھو بست سی دنیا میں پہنچے اوڑھنے والیاں
 آخرت میں تنگی ہوں گی۔ زہری نے بیان کیا کہ ہندہ اپنی آستینوں میں
 انکلیوں کے درمیان گھنٹیاں لگاتی تھیں۔ تاکہ صرف انکلیاں کھلیں
 اس سے آگے نہ کھلے۔

۵۸۴۴ - حدَثَنَا عبدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ،
 حدَثَنَا هِشَامٌ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ
 أَخْبَرَنِي هَنْدَ بْنَتُ الْحَارِثَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَسْتَيقِظُ النَّبِيَّ ﷺ
 مِنْ اللَّيلِ وَهُوَ يَقُولُ: ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 مَاذَا أَنْزَلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفَتْنَ؟ مَاذَا أَنْزَلَ مِنَ
 الْخَزَانَينَ؟ مَنْ يُوقَطُ صَوَاحِبُ الْحَجَرَاتِ؟
 كَمْ مِنْ كَاسِيَّةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَّةً يَوْمَ
 الْقِيَامَةِ؟)). قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَكَانَتْ لِهِنْدَ لَهَا
 أَرْزَارٌ فِي كُمْتَيْهَا بَيْنَ أَصَابِعِهَا.

[راجع: ۱۱۵]

مطلب یہ ہے کہ ہندہ کو اپنا جسم چھپانے کا بڑا خیال رہتا تھا۔ اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے اس طرح ہے کہ اس تشییر میں باریک اور عمدہ کپڑوں کی نہت میں ہے جو عورتیں باریک کپڑے پہنچی ہیں اور اپنا جسم اور روں کو دکھلاتی ہیں وہ آخرت میں تنگی ہوں گی یعنی سزا ان کو دی جائے گی۔

باب جو شخص نیا کپڑا پہنے اسے کیا وعا دی جائے

(۵۸۳۵) ہم سے ابو الولید نے بیان کیا، کہا ہم سے اسحاق بن سعید
 بن عمرو بن سعید بن عاص نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے
 بیان کیا، کہا کہ مجھ سے ام خالد بنت خالد رض نے بیان کیا، انہوں نے
 بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ کپڑے آئے جن میں ایک
 کلی چادر بھی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا کیا خیال ہے،
 کے یہ چادر دی جائے۔ صحابہ کرام رض خاموش رہے پھر آپ نے
 فرمایا ام خالد رض کو بلا لا۔ چنانچہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
 لا یا گیا اور مجھے وہ چادر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے عنایت فرمائی
 اور فرمایا دیر تک جلتی رہو۔ دو مرتبہ آپ نے فرمایا پھر آپ اس چادر
 کے نقش و نگار کو دیکھنے لگے اور اپنے ہاتھ سے میری طرف اشارہ کر
 کے فرمایا ام خالد! ”سناہ، سناہ“ یہ جب شی زبان کا لفظ ہے یعنی واہ کیا زیب

۳۲ - باب مَا يُذْعَى لِمَنْ لِيسَ ثَوْبَةً

جَدِيدًا

۵۸۴۵ - حدَثَنَا أَبُو الْوَلِيدُ، حدَثَنَا
 إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ عَمْرُو بْنُ سَعِيدٍ بْنِ
 الْفَاصِحِ قَالَ: حَدَثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَثَنِي أُمُّ
 خَالِدٍ بَنْتُ خَالِدٍ، قَالَتْ: أَتَيَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ بِبَيْبَابٍ فِيهَا حَمِيَّةٌ سَوْدَاءُ، قَالَ:
 ((مَنْ تَرَوْنَ نَكْسُوهَا هَذِهِ الْحَمِيَّةَ)).
 فَأَسْكَنَتِ الْقَوْمَ قَالَ: ((اَنْتُونِي بَأْمَ حَالِدٍ))
 فَأَتَيَ بِي النَّبِيَّ ﷺ فَأَلْبَسَنِيهَا بِيَدِهِ وَقَالَ:
 ((أَبْلَيْ وَأَحْلَقَيْ)) مَرْتَنِينَ فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَى
 عَلَمِ الْحَمِيَّةِ وَيَشِيرُ بِيَدِهِ إِلَيْهِ وَيَقُولُ:
 ((يَا أُمَّ حَالِدٍ هَذَا سَنَا)) وَالسُّنَّا بِلِسَانِ

دیتی ہے۔ اسحاق بن سعید نے بیان کیا کہ مجھ سے میرے گھر کی ایک عورت نے بیان کیا کہ انہوں نے وہ چادر حضرت ام خالد رضی اللہ عنہ کے پاس دیکھی تھی۔

[راجع: ۳۰۷۱] نیا کپڑا پہننے والے کو یہ دعا بنا مسنون ہے کہ خدا تم کو یہ کپڑا خوب پرانا کر کے پھاڑو یعنی تمہاری عمر

الْعَبْشَةُ الْخَيْرُ. قَالَ: إِسْحَاقُ: حَدَّثَنِي
أَنَّهُ مِنْ أَهْلِي أَنَّهَا رَأَتْهُ عَلَى أُمِّ خَالِدٍ.

لشیخ حنفی دراز ہو۔

باب مردوں کے لیے زعفران کے رنگ کا استعمال منع ہے (یعنی بدن یا کپڑے کو زعفران سے رنگنا)

(۵۸۳۶) ہم سے مدد نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد الوارث بن سعید نے بیان کیا، ان سے عبد العزیز نے اور ان سے حضرت انس بن مالک بن عثیمین نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی مرد زعفران کے رنگ کا استعمال کرے۔

لشیخ حنفی اور باب کام طلب واضح ہے۔
باب زعفران سے رنگا ہوا کپڑا پہننا مردوں کے لیے سخت منع ہے

(۵۸۳۷) ہم سے ابو قیم نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے سفیان بن عبیینہ نے بیان کیا، ان سے عبد اللہ بن دینار نے بیان کیا اور ان سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تھا کہ کوئی حرم درس یا زعفران سے رنگا ہوا کپڑا پہنے۔

باب سرخ کپڑا پہننے کے بیان میں

(۵۸۳۸) ہم سے ابوالولید نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے ابو اسحاق نے اور انہوں نے حضرت براء بن عثیمین سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ میانہ قدھے اور میں نے حضور اکرم کو سرخ جوڑے میں دیکھا آپ سے زیادہ خوبصورت کوئی چیز میں نے

۳۳۔ باب النهي عن التراغفِر للرجال

۵۸۴۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْوَارِثِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَّسٍ قَالَ:
نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ
يَتَرَغَّفَ الرَّجُلُ.

لشیخ حنفی اور باب کام طلب واضح ہے۔
۳۴۔ باب التوب المزغفر

۵۸۴۷ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفيَّانُ،
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبْنِ عُمَرَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ
يَلْبَسَ الْمُخْرَمَ ثُوْبًا مَصْبُوْغًا بِوَزْنِ أَوْ
بِزَعْفَرَانٍ. [راجع: ۱۳۴]

درس ایک خوشبو دار رنگیں گھس ہوتی ہے۔

۳۵۔ باب التوب الأخرم

۵۸۴۸ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شَعْبَةُ
عَنْ أَبِيهِ إِسْحَاقَ، سَمِعَ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي حَلْقَةِ حَمْرَاءَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَخْسَنَ مِنْهُ.

نہیں دیکھی۔

[راجع: ۳۵۵۱]

لشیخ امام شافعی رضی اللہ عنہ اور ایک جماعت صحابہ اور تابعین کا یہ قول ہے کہ سرخ کپڑا پہنا مرد کے لیے درست ہے۔ بعضوں نے تاجاز کہا ہے۔ یعنی نے کہا کہ صحیح یہ ہے کہ کسی کا سرخ رنگ مردوں کے لیے تاجاز ہے۔ امام شوکانی نے الحدیث کا ذہب یہ قرار دیا ہے کہ کسی کے علاوہ دوسرا سرخ رنگ مردوں کے لیے درست ہے اور یہی صحیح ہے حدیث میں مذکورہ سرخ جوڑے سے یہ مراد ہے کہ اس میں سرخ و حاریاں تھیں۔

باب سرخ زین پوش کا کیا حکم ہے۔

۳۶- باب المیشَةُ الْحَمْرَاءُ

قطلانی نے کما سرخ زین پوش سے وہی مراد ہے جو ریشمی ہو۔

(۵۸۲۹) ہم سے قبیصہ نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا، ان سے اشعت نے، ان سے معاویہ بن سوید بن مقرن نے اور ان سے حضرت براء بن عیاہ نے بیان کیا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے سات چیزوں کا حکم دیا تھا۔ بیمار کی عیادت کا، جزاہ کے پیچھے چلنے کا، جھینکنے والے کا جواب (یرحmk اللہ سے) دینے کا اور آنحضرت ﷺ نے ہمیں ریشم، دبای، قسی، استبرق اور سرخ زین پوشوں کے استعمال سے بھی منع فرمایا تھا۔

۵۸۴۹- حدَّثَنَا قَبِيْصَةُ، حَدَّثَنَا سُفِيَّاْنَ، عَنْ أَشْعَتَ، عَنْ مَعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مَقْرِنٍ عَنْ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَمْرَنَا النَّبِيُّ ﷺ بِسَنْبَعِ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ، وَأَتَبَاعِ الْجَنَانِ، وَتَشْمِيسِ الْغَاطِسِ، وَنَهَاهَا عَنْ لَبِسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيَاجِ، وَالْقَسِّيِّ، وَالْإِسْتَرِيقِ، وَالْمَيَاثِرِ الْحَمْرِ.

[راجع: ۱۲۲۹]

لشیخ چار باتیں اس روایت میں وہ مذکور نہیں جن کے کرنے کا آپ نے حکم فریبا وہ یہ ہیں دعوت قبول کرنا، سلام کو پھیلانا، مظلوم کی مدد کرنا، قسم کو چاکرنا۔ اسی طرح سات کام جو منع ہیں ان میں سے یہاں پانچ مذکور ہیں وہ یہ ہیں سونے کی انگوٹھی پہنانا، چاندی کے برتنوں میں کھانا۔

باب صاف چڑے کی جوئی پہنا

۳۷- باب التَّعَالِ السَّيِّئَةِ وَغَيْرِهَا

جس پر سے بال نکال لئے گئے ہوں یعنی تری کے جوتا پہنا۔

(۵۸۵۰) ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، کہا ہم سے حماد نے بیان کیا، ان سے سعید بن ابی مسلم نے انسوں نے کہا میں نے حضرت انس بن علی سے پوچھا کیا نبی کریم ﷺ جو تے پنے ہوئے نماز پڑھتے تھے تو انسوں نے کہا کہ بال۔

۵۸۵۰- حدَّثَنَا سَلِيمَانَ بْنَ حَرْبِ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ سَعِيدِ أَبِي مَسْلَمَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسًا أَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصْنَلِي فِي نَفَائِنِ؟ قَالَ : نَعَمْ. [راجع: ۳۰۶۰]

لشیخ اس روایت کی تطبیق ترجمہ باب سے مشکل ہے مگر حضرت امام بخاری رضی اللہ عنہ نے اپنی عادت کے موافق اس سے استدلال کیا کیونکہ جوئی عام طور پر دونوں طرح کی جوئی کو شامل ہے یعنی اس چڑے کی جوئی کو جس پر بال ہوں اور اس کو بھی جس کے بال نکال دیئے گئے ہوں۔ پاک صاف تحری جوئیوں میں نماز پڑھنا بالائی جائز درست ہے اور آنحضرت ﷺ کا اکثریہ معمول تھا۔

(۵۸۵۱) ہم سے عبد اللہ بن مسلمة،

مالک نے 'ان سے سعید مقبری نے' ان سے عبید بن جرچ نے کہ انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے عرض کیا کہ میں آپ کو چار ایسی چیزیں کرتے دیکھتا ہوں جو میں نے آپ کے کسی ساتھی کو کرتے نہیں دیکھا۔ حضرت ابن عمرؓ نے کہا ابن جرچ! وہ کیا چیزیں ہیں؟ انہوں نے کہا کہ میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ (خانہ کعبہ کے) کسی کو نے کو طواف میں ہاتھ نہیں لگاتے صرف دوار کان بیمانی (یعنی صرف رکن بیمانی اور حجر اسود) کو چھوٹے ہیں اور میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ صاف زین کے چڑے کا جو تا پہنچتے ہیں اور میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ اپنا کپڑا زورگ کے رنگ سے رنگتے ہیں یا زرد خضاب لگاتے ہیں اور میں نے آپ کو دیکھا کہ جب مکہ میں ہوتے ہیں تو سب لوگ تو ذی الحجہ کا چاند دیکھ کر احرام باندھ لیتے ہیں لیکن آپ احرام نہیں باندھتے بلکہ ترویہ کے دن (۸ ذی الحجہ کو) احرام باندھتے ہیں۔ ان سے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا کہ خانہ کعبہ کے ارکان کے متعلق جو تم نے کہا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو ہمیشہ صرف حجر اسود اور رکن بیمانی کو چھوٹے دیکھا، صاف تری کے چڑے کے جو توں کے متعلق جو تم نے پوچھا تو میں نے دیکھا ہے کہ حضور اکرم ﷺ اسی چڑے کا جو تا پہنچتے تھے جس میں بال نہیں ہوتے تھے اور آپ اس کو پہنچتے ہوئے وضو کرتے تھے اس لیے میں بھی پسند کرتا ہوں کہ ایسا ہی جو تا استعمال کروں۔ زورگ کے متعلق تم نے جو کہا ہے تو میں نے حضور اکرم ﷺ کو اس سے خضاب کرتے یا کپڑے رنگتے دیکھا ہے اس لیے میں بھی اس زورگ کو پسند کرتا ہوں اور رہا احرام باندھنے کا مسئلہ تو میں نے آخر حضرت ﷺ کو دیکھا کہ آپ اسی وقت احرام باندھتے جب اونٹ پر سوار ہو کر جانے لگتے۔

لئے گی یہ ہے کہ آخر حضرت ﷺ نے زورگ کا خضاب دائری میں نہیں کیا لیکن آپ زرد خوبصورتگی کرتے تھے۔ اس کی زردی شاید بالوں میں بھی لگ جاتی ہو معلوم ہوا کہ زورگ کا استعمال مردوں کو بھی درست ہے بشرطیکہ زعفران کا زرد رنگ نہ ہو۔ احرام حج / ذی الحجہ کو باندھنا مسنون ہے۔ حج قران والے اس سے مستثنی ہیں۔

اصلاح: روایت ہذا میں حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کا رکن بیمانی کو چھوٹا نہ کوئی ہے اور رکن بیمانی کو صرف چھوٹا ہی چاہیے۔

عَنْ مَالِكِ، عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبَرِيِّ، عَنْ عَبْدِهِ
بْنِ جُرْجِيجَ، أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: وَرَأَيْتُكَ تَصْنَعُ أَرْبَعًا لَمْ
أَرَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا قَالَ: مَا
هِيَ يَا ابْنَ جُرْجِيجَ؟ قَالَ: رَأَيْتُكَ لَا تَمْسُ
مِنَ الْأَرْكَانِ إِلَّا الْمَيَانِيْنِ، وَرَأَيْتُكَ تَلْبِسُ
الْعَالَمَ السَّيِّدِيْنَ، وَرَأَيْتُكَ تَصْبِعُ بِالصُّفْرَةِ،
وَرَأَيْتُكَ إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ أَهْلَ النَّاسِ إِذَا
رَأَوْا الْهَلَالَ، وَلَمْ تَهِلْ أَنْتَ حَتَّى كَانَ
يَوْمُ التَّرْوِيَةِ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ:
أَمَا الْأَرْكَانُ فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسُ إِلَّا
الْمَيَانِيْنِ، وَأَمَا الْعَالَمَ السَّيِّدِيْنَ، فَإِنِّي
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَلْبِسُ الْعَالَمَ الَّتِي لَنْسَ لِيَهَا شَعْرَ
وَيَتَوَضَّأُ فِيهَا، فَإِنَّا أَحَبُّ أَنْ أَبْلَسَهَا، وَأَمَا
الصُّفْرَةَ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبِعُ بِهَا، فَإِنَّا أَحَبُّ أَنْ
أَصْبِعَ بِهَا، وَأَمَا الْهَلَالَ فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ
اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهِلُّ حَتَّى
تَبَعَثَ بِهِ رَاحِلَتَهُ.

[راجع: ۱۶۶]

چونما، بوسہ دینا صرف جبراں کے لیے ہے۔ ہمارے محترم بزرگ (حضرت حاجی محمد صدیق صاحب کراچی والے مراد ہیں) نے توجہ ولائی ہے کہ میں نے کسی جگہ رکن یمانی کے لیے بھی چومنا لکھ دیا ہے اللہ میرے سو کو معاف کرے کسی بھائی کو اس بخاری شریف میں کسی جگہ میرے قلم سے اگر رکن یمانی کو بوسہ دینے کا لفظ نظر آئے تو اس کی اصلاح کر کے وہاں صرف رکن یمانی کو ہاتھ لگانا درج فرمائیں۔ (راز)

(۵۸۵۲) ہم سے عبد اللہ بن یوسف تیسی نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو امام مالک نے خبری، انہوں نے کہا ہمیں عبد اللہ بن دینار نے اور ان سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حرم کو زغفران یا ورس سے رنگا ہوا کپڑا پہننے سے منع فرمایا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسے جوتے نہ ملیں وہ موزے ہی پہن لیں لیکن ان کو مجھنے کے نیچے تک کاٹ دیں۔

(۵۸۵۳) ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان ثوری نے بیان کیا، ان سے عمرو بن دینار نے ان سے جابر بن زید نے اور ان سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کرم ﷺ نے فرمایا جس کے پاس احرام باندھنے کے لیے تہبند نہ ہو وہ پاجامہ پہن لے (اس کا کائن ضروری نہیں ہے) اور جس کے پاس جوتے نہ ہوں وہ موزے ہی پہن لے لیکن ٹخنوں کے نیچے تک ان کو کاٹ ڈالے جیسا کہ اوپر کی حدیث میں ہے۔

باب اس بیان میں کہ پہننے وقت داہنے پاؤں میں جوتا پہنے (۵۸۵۴) ہم سے حاجج بن منہال نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھے اشعش بن سلیم نے خبری کہ میں نے اپنے والد سے سنائی وہ مسروق بے بیان کرتے تھے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کرم ﷺ طمارت میں کنگھا کرنے میں اور جوتا پہننے میں داہنی طرف سے شروع کرنے کو پسند فرماتے تھے۔

تشریح ایک روایت میں آپ دائیں طرف کو پسند فرماتے مگر بعض کام مستثنی ہیں جیسے جوتا اتارنا، مسجد سے باہر نکلنا یا پاخانہ جانا وغیرہ وغیرہ ان سے پسلے بیاں یہ استعمال کرنا ہے۔ اسلام میں دائیں اور بائیں میں کافی امتیاز برآ گیا

٥٨٥٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَن يُلْبِسَ الْمُحْرَمَ ثُوبًا مَصْبُوغاً بِزَغْفَرَانَ، أَوْ وَرْسَ، وَقَالَ: ((مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيُلْبِسْ حُقْفَيْنِ وَلْيُقْطِعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ)). (راجح: ۱۳۴)

٥٨٥٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفِيَّانَ، عَنْ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَبِيدٍ، عَنْ أَبِنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ إِذَارٌ فَلْيُلْبِسْ السَّرَّاوِيلَ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيُلْبِسْ حُقْفَيْنِ)).

(راجح: ۱۷۴۰)

٣٨ - بَابِ يَنْدَأُ بِالنُّغْلِ الْيَمِنِيِّ

٥٨٥٤ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا شَعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَشْعَثُ بْنُ سَلِيمٍ، سَمِعْتُ أَبِي يُحَدَّثَ عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيْمَنَ فِي طُهُورِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَتَنَعُّلِهِ. (راجح: ۱۶۷)

ہے۔ قرآن مجید نے اہل جنت کو اصحاب الیمن لیعنی دائیں طرف والے اور اہل وزن کو اصحاب الشال بائیں طرف والے کہا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نہ صرف مجھ کو بلکہ جملہ قارئین بخاری شریف کو روز محسراً اصحاب الیمن میں داخلہ نصیب فرمائے، آمین۔

باب اس بیان میں کہ پہلے بائیں پیر کا جو تا اتارے بعد میں

۳۹- باب يَنْزَعُ نَعْلَ الْيَسْرَى

دائیں پیر کا

پہنچ میں اس کے بر عکس۔

(۵۸۵۵) ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا، ان سے امام مالک نے، ان سے ابو الزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص جوتا پہنے تو دائیں طرف سے شروع کرے اور جب اتارے تو بائیں طرف سے اتارے تاکہ وہی جانب پہنچے میں اول ہو اور اتارنے میں آخر ہو۔

۵۸۵۵- حدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الرَّنَادِ، عَنْ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِذَا أَنْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلَيْسَ بِالْيَسِيرِ، وَإِذَا نَزَعَ فَلَيْسَ بِالشَّمَالِ، لِتَكُنْ الْيَمْنَى أَوْ لَهُمَا تَعْلُلُ وَآخِرُهُمَا تَنْزَعُ)).

یہ اسلامی آداب ہیں جو بے شمار فوائد پر مشتمل ہیں۔ دائیں اور بائیں کا امتیاز ہدایت شرعی کے مطابق محوظ رکھنا بہت ضروری ہے۔ احسن الہدی ہدی محمد ﷺ کا یہی مطلب ہے کہ بہترن طرز زندگی وہ ہے جس کا نمونہ جناب رسول کریم ﷺ نے پیش فرمایا ہے۔

باب اس بارے میں کہ صرف ایک پاؤں میں جوتا ہو۔

دوسرًا پیر ننگا ہواں طرح چلانا منع ہے

(۵۸۵۶) ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا، ان سے امام مالک نے، ان سے ابو الزناد نے، ان سے اعرج نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا تم میں کوئی شخص صرف ایک پاؤں میں جوتا پہن کرنے پلے یا دونوں پاؤں ننگا رکھ کے یا دونوں میں جوتا پہنے۔

۵۸۵۶- حدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الرَّنَادِ، عَنْ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا يَمْشِي أَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدٍ لِيَحْفَهُمَا أَوْ لِيُنْعَلِّمُهُمَا جَمِيعًا)).

لَئِنْسِنَجَ اس میں بڑی حکمت ہے اول تو یہ بدنالی ہے کہ ایک پیر میں جوتا ہو دوسرا ننگا ہو۔ دوسرے اس میں بیرونی خیچے نیچے ہو کر موقع آجائے کا بھی خطرہ ہے۔ کائناتگ بجائے کا خطرہ الگ ہے بہر حال فرمان رسول پاک ﷺ حکمت سے خالی نہیں ہے۔

فعل الحکیم لا يخلو عن الحکمة.

باب ہر چیل میں دو دو تسمہ ہونا اور ایک تسمہ بھی کافی ہے

(۵۸۵۷) ہم سے حاجج بن منہاں نے بیان کیا، کہا ہم سے ہام نے

۱- باب قِبَلَانِ فِي نَعْلٍ وَمَنْ رَأَى

قِبَلًا وَاحِدًا وَاسِعًا

۵۸۵۷- حدَّثَنَا حَاجَاجُ بْنُ مَنْهَلٍ،

بیان کیا، ان سے قادہ نے اور ان سے حضرت انس بن مالک نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے چل میں دو تھے تھے۔

(۵۸۵۸) مجھ سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا، کہا ہم کو حضرت عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی، انہیں عیسیٰ بن طمان نے خبر دی، بیان کیا کہ حضرت انس بن مالک ہنگر ووجوہتے لے کر ہمارے پاس باہر آئے جس میں دو تھے لگے ہوئے تھے۔ ثابت بن انی نے کہا کہ یہ نبی کشم ملٹیپل کے جوستے ہیں۔

حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَعْلَ النَّبِيِّ كَانَ لَهَا قِبَالَانَ.

٥٨٥٨ - حدثني محمد، أخبرنا عبد الله، أخبرنا عيسى بن طهمان قال: خرج إلينا أنس بن مالك ينعتين لهما قباد فقال ثابت البناني: هذه نعل النبي ﷺ.

[٥٨٥٧: راجع]

لشیخ اسی آخری جملے سے باب کا دوسرا مضمون ثابت ہوا۔ حضرت عبداللہ بن مبارک علامے ربانیین میں سے ہیں۔ امام فقیہ حافظ حدیث زاہد پر ہیزگار تجھی پختہ کارتے۔ اللہ تعالیٰ نے خیر کی خصلتوں میں سے ایسی کوئی خصلت نہیں پیدا کی جو حضرت عبداللہ بن مبارک کو نہ عطا فرمائی ہو۔ بنداد میں درس حدیث دیا۔ سنہ ۱۸۸ھ میں پیدا ہوئے سنہ ۱۸۴ھ میں وفات پائی۔ رب توفی مسلمان والحقنی بالصالحین، امین۔

پاپ لال چمڑے کا خیمه بنانا

(۵۸۵) ہم سے محمد بن عرعرہ نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے عمر بن ابی زائد نے بیان کیا، ان سے عون بن ابی جحیفہ نے اور ان سے ان کے والد وہب بن عبد اللہ سوائی بنی شہر نے بیان کیا کہ میں (جتنی الوداع کے موقع پر) خدمتِ نبوی میں حاضر ہو تو آپ چڑے کے ایک سرخ خیبر میں تشریف رکھئے ہوئے تھے اور میں نے حضرت بلاں بنی شہر کو دیکھا کہ آنحضرت مسیح یوم کے وضو کا پانی لیئے ہوئے ہیں اور صاحبہ کرام رحمۃ اللہ علیہم آنحضرت مسیح یوم کے وضو کے پانی کو لے لینے میں ایک دوسرے کے آگے بڑھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اگر کسی کو کچھ پانی مل جاتا ہے تو وہ اسے اپنے بدن پر لگایتا ہے اور جسے کچھ نہیں ملتا وہ اپنے ساتھی کے باٹھ کی تری ہی کو لگانے کی کوشش کرتا ہے۔

٤٢ - بَابُ الْقُبَّةِ الْحَمْرَاءِ مِنْ أَدْمَ

٥٨٥٩ - حدثنا محمد بن عرفة، قال: حدثني عمر بن أبي زاندة، عن عون بن أبي جحيفة، عن أبيه قال: أتيت النبي صلى الله عليه وسلم وهو في قبة حمراء من أده، ورأيت بلاه أحد وضوء النبي صلى الله عليه وسلم والناس يتذرون الوضوء، فمن أصحاب منه شيئاً تمسح به، ومن لم يصب منه شيئاً أحذ من بلال يد صاحبه.

[١٨٧]: [رَاجِع]

لشیخ اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دلوں میں رسول اللہ ﷺ کی محبت و عقیدت کس درجہ تھی۔ آپ کے وضو کے گرے ہوئے پانی کو وہ کس سبقت کے ساتھ حاصل کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔ اثاثے میں سرخ خیے کا ذکر آتا ہے کیونکہ اس سے مطابقت ہے۔

(۵۸۷۰) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو شعیب نے خردی، انہیں زہری نے اوز انہیں حضرت انس بن مالک پندرہ

٥٨٦ - حدثنا أبو اليمان أخبرنا
شعيب، عن الزهري أخبرني أنس بن

نے خردی (دوسری سنہ) اور یث بن سعد نے کماکہ مجھ سے یونس نے بیان کیا، ان سے ابن شاب نے کماکہ مجھ کو حضرت انس بن مالک پر تشریح نے خردی کے نبی کرم ملکہ نے انصار کو بلوایا اور انہیں لال چڑے کے ایک خندہ میں جمع کیا۔

مالك ح. وَقَالَ اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ أَبْنِ شَهَابٍ، قَالَ: أَخْرَنِي أَنْسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْأَنْصَارِ، وَجَمَعُهُمْ فِي قَبْيَةٍ مِنْ أَدْمَ.

[راجع: ۱۳۱۶]

تشریح یہ وہ قصہ ہے جو غزوہ طائف میں گزر چکا ہے جب انصار نے کماکہ کا ٹھہرائی تھا کہ آپ مال غنیمت قریش کے لوگوں کو دے رہے ہیں ہم کو نہیں دیتے حالانکہ ابھی تک ہماری تواروں سے قریش کا خون پک رہا ہے جس کے جواب میں آپ نے فرمایا کہ کیا تم لوگ اس پر خوش نہیں ہو کہ اور لوگ اونٹ اور گھوڑے لے کر جائیں گے اور تم مجھ کو لے کر مدینہ لوٹو گے یا تم تو خزانہ کو نہیں کے مالک ہو۔ اس پر انصار نے اپنی ولی رضامندی کا اظہار کر کے آپ کو مطمئن کر دیا تھا۔ رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ آمین۔ یہاں بھی سرخ نہیں کا ذکر ہے۔ یہی باب کی وجہ مطابقت ہے۔

باب بورے یا اس جیسی کسی حقیر چیز پر بیٹھنا

(۵۸۶۱) مجھ سے محمد بن ابی بکر نے بیان کیا، انہوں نے کماہم سے معتر نے بیان کیا، ان سے عبید اللہ نے بیان کیا، ان سے سعید بن ابی سعید نے بیان کیا، ان سے ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات میں چٹائی کا گھیرا بنا لیتے تھے اور ان گھیرے میں نماز پڑھتے تھے اور اسی چٹائی کو دن میں بچھاتے تھے اور اس پر بیٹھتے تھے پھر لوگ (رات کی نماز کے وقت) نبی کرم ملکہ کے پاس جمع ہونے لگے اور آنحضرت ملکہ کی نماز کی اقتداء کرنے لگے جب مجمع زیادہ بڑھ گیا تو آنحضرت ملکہ متوجہ ہوئے اور فرمایا لوگو! عمل اتنے ہی کیا کرو جتنی کہ تم میں طاقت ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نہیں تمکھا جب تک تم (عمل سے) نہ تھک جاؤ اور اللہ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ پسند وہ عمل ہے جسے پابندی سے ہمیشہ کیا جائے، خواہ وہ کم ہی ہو۔

تشریح بہترین عمل وہ ہے جس پر مواظبت کی جائے مثلاً تجدیا اور کوئی نفلی نماز ہے خواہ رکعت کم ہی ہوں مگر بیشکی کرنے سے کچھ خیروبرکت حاصل ہوتی ہے۔ آج کیا کل تک کر دیا ایسا عمل اللہ تعالیٰ کے پاس کوئی وزن نہیں رکھتا۔ یہ حکم نفل عبادت کے لیے ہے۔ فرانس پر تو محافظت کرنا لازم ہی ہے۔ روایت میں چٹائی کا ذکر آیا ہے وہ مطابقت باب اور حدیث میں یہی ہے۔

باب اگر کسی کپڑے میں سونے کی گھنڈی یا تکمکہ لگا ہو

۵۸۶۱ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَلْمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَحْتَجِرُ حَصِيرًا بِاللَّيْلِ، فِي صَلَوةٍ وَيَسْطُطُهُ بِالنَّهَارِ، فَيَجْلِسُ عَلَيْهِ فَجَعَلَ النَّاسُ يَتَوَبُونَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَيَصْلُوُنَ بِصَلَاتِهِ، حَتَّىٰ كَثُرُوا فَأَقْبَلُوا فَقَالَ: (إِنَّ أَيَّهَا النَّاسُ خَذَلُوا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَمْلُأُ حَتَّىٰ تَمْلُأُ وَإِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ مَا دَامَ وَإِنَّ قَلْ). [راجع: ۷۲۹]

باب المُزَرَّ بِالذَّهَبِ

(۵۸۶۲) اور یث بن سعد نے کماکہ مجھ سے ابن الی ملیک نے بیان کیا، ان سے حضرت سور بن مخرمہ بن شریر نے کہ ان سے ان کے والد حضرت محمد بن علیؑ نے کما بیٹے مجھے معلوم ہوا ہے کہ نبی کرم ملیک کے پاس کچھ قبائیں آئی ہیں اور آپ انہیں تقسیم فرماتے ہیں۔ ہمیں بھی آنحضرت ملیک کے پاس لے چلو۔ چنانچہ ہم گئے اور آنحضرت ملیک کو آپ کے گھر ہی میں پایا۔ والد نے مجھ سے کما بیٹے میرا نام لے کر آنحضرت ملیک کو بلاو۔ میں نے اسے بہت بڑی توہین آمیز بات سمجھا کہ آنحضرت ملیک کو اپنے والد کے لیے بلا کر تکلیف دوں) چنانچہ میں نے والد صاحب سے کما کہ میں آپ کے لیے آنحضرت ملیک کو بلاو! انہوں نے کما کہ بیٹے ہاں۔ آپ کوئی جابر صفت انسان نہیں ہیں۔ چنانچہ میں نے بلا یا تو آنحضرت ملیک باہر تشریف لے آئے۔ آپ کے اوپر دیبا کی ایک قبائی جس میں سونے کی گھنڈیاں لگی ہوئی تھیں۔ آپ نے فرمایا، مخرمہ اسے میں نے تمہارے لیے چھپا کے رکھا ہوا تھا۔ چنانچہ آپ نے وہ قبائیں عنایت فرمادی۔

باب سونے کی انگوٹھیاں مرد کو پہننا کیسا ہے

(۵۸۶۳) ہم سے آدم بن الی ایاس نے بیان کیا، کہا تم سے شعبہ نے بیان کیا، کہا تم سے اشعت بن سلم نے کما کہ میں نے معاویہ بن سعید بن مقرن سے نا، انہوں نے کما کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے نا، انہوں نے کما کہ نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات چیزوں سے روکا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سونے کی انگوٹھی سے یاراوی نے کما کہ سونے کے چھٹے سے، ریشم سے، استبرق سے، دیبا سے، سرخ میثہ سے، قسی سے اور چاندی کے برتن سے منع فرمایا تھا اور ہمیں آپ نے سات چیزوں یعنی بیمار کی مزاج پر سی کرنے، جنازہ کے پیچھے چلنے، چھیننے والے کا جواب دینے، سلام کے جواب دینے، دعوت کرنے والے کی دعوت قبول کرنے (کسی بات پر) قسم کھالینے والے کی قسم پوری کرانے اور مظلوم

۵۸۶۲ - وَقَالَ الْيَتْ:ْ حَدَّثَنِي أَبُنْ أَبِي مُلِيكَةَ،ْ عَنِ الْمَسْوُرِ بْنِ مَخْرَمَةَ،ْ أَنَّ أَبَاهُ مَخْرَمَةَ قَالَ لَهُ:ْ يَا بُنَيَّ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَتْ عَلَيْهِ أُفِيَّةٌ فَهُوَ يَقْسِمُهَا،ْ فَأَذْهَبْ بِنَا إِلَيْهِ فَدَهْنَنَا فَوَجَدْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْزِلِهِ فَقَالَ لَيْ:ْ يَا بُنَيَّ اذْعُ لِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْظَمْتُ ذَلِكَ،ْ فَقَلَّتْ:ْ أَذْعُу لَكَ رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ:ْ يَا بُنَيَّ إِنَّهُ لَيْسَ بِجَبَارٍ،ْ فَدَعَوْنَهُ فَحَرَجَ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْ دِيَاجٍ مُزَرَّ بِالْذَّهَبِ فَقَالَ ((يَا مَخْرَمَةَ هَذَا خَبَانَاهُ لَكَ)) فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ)).

[راجح: ۲۵۹۹]

۴۵ - باب حَوَاطِيمِ الْذَّهَبِ

۵۸۶۳ - حَدَّثَنَا آدُمُ،ْ حَدَّثَنَا شَعْبَةُ،ْ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ سَلِيمٍ،ْ قَالَ:ْ سَمِعْتُ مَعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدِ بْنَ مُقْرَنَ قَالَ:ْ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ نَهَا النَّبِيُّ مُحَمَّدًا عَنْ سَبْعَ:ْ نَهَى عَنْ خَاتَمِ الْذَّهَبِ،ْ أَوْ قَالَ حَلْقَةُ الْذَّهَبِ،ْ وَعَنِ الْحَرِيرِ وَالْإِسْتِرْقِ وَالْدَّيَاجِ،ْ وَالْمَيْرَةِ الْحَمْرَاءِ،ْ وَالْقَسَّيِ،ْ وَآنِيَةِ الْفَصَّةِ،ْ وَأَمْرَنَا بَسْبَعَ:ْ بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ،ْ وَاتِّبَاعِ الْجَانِزِ،ْ وَتَشْمِيمِ الْعَاطِسِ،ْ وَرَدَ السَّلَامِ،ْ وَإِجَابَةِ الدَّاعِيِ،ْ وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ،ْ وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ.

کی مدد کرنے کا حکم فرمایا تھا۔

[راجح: ۱۲۳۹]

(۵۸۶۴) مجھ سے محمد بن بشیر نے بیان کیا، کہا ہم سے غدر نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے قادہ نے، ان سے نفر بن انس نے، ان سے بشیر بن نیک نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ نے سونے کی انگوٹھی کے پہننے سے مردوں کو منع فرمایا تھا۔ اور عمرو نے بیان کیا، کہا ہم کو شعبہ نے خردی، انہیں قادہ نے، انہوں نے نفر سے سنا اور انہوں نے بشیر سے سنا۔ آگے اسی طرح روایت بیان کی۔

اس روایت سے واضح ہے کہ سونے کی انگوٹھی کا استعمال مردوں کے لیے قطعاً حرام ہے جو شخص حلال جانے اس پر کفر عائد ہوتا ہے لیکن عورتوں کے لیے سونے کا استعمال کرنا جائز ہے۔

(۵۸۶۵) ہم سے مسدود نے بیان کیا، کہا ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے بیان کیا، ان سے عبید اللہ نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے نافع نے بیان کیا اور ان سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی اور اس کا گمینہ ہتھیلی کی جانب رکھا پھر کچھ دوسرے لوگوں نے بھی اسی طرح کی انگوٹھیاں بنوائیں۔ آخر آنحضرت ﷺ نے اسے پھینک دیا اور چاندی کی انگوٹھی بنوائی۔

۵۸۶۴ - حدَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَثَنَا شَعْبَةُ، عَنْ قَاتِدَةٍ، عَنْ الْنَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ بَشِيرٍ بْنِ نُهَيْكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنْ خَاتِمِ الدَّهْبِ. وَقَالَ عَمْرُو: أَخْبَرَنَا شَعْبَةُ، عَنْ قَاتِدَةَ سَمِعَ الْنَّضْرَ سَمِعَ بَشِيرًا مِثْلَهُ.

۵۸۶۵ - حدَثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَثَنَا يَحْيَى، عَنْ عَبِيدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَحَدَّ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَجَعَلَ فَصَةً مِمَّا يَلِي كَفْهَةً فَاتَّحَذَّدَ النَّاسُ فَرَمَى بِهِ وَاتَّحَذَ خَاتَمًا مِنْ وِرْقٍ أَوْ فِضَّةٍ.

[اطرافہ فی : ۵۸۶۶، ۵۸۶۷، ۵۸۶۸، ۵۸۷۳]

. ۵۹۵۱، ۷۲۹۸]

تَشْبِيهُ سونے کا استعمال مردوں کے لیے قطعاً حرام ہے جسے حلال جانے والے پر کفر عائد ہو جاتا ہے۔ عورتوں کے لیے سونے کی اجازت ہے۔ آپ نے یہ انگوٹھی سونے کی حرمت سے پہلے بنوائی تھی بعد میں حرمت نازل ہونے پر اسے پھینک دیا گیا یعنی آپ نے اپنی انگلی سے اسے اتار دیا۔

باب مرد کو چاندی کی انگوٹھی پہننا

(۵۸۶۶) ہم سے یوسف بن موسیٰ نے بیان کیا، کہا ہم سے ابو اسامہ نے بیان کیا، کہا ہم سے عبید اللہ نے بیان کیا، ان سے نافع نے اور ان سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے یا چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور اس کا گمینہ ہتھیلی کی طرف رکھا اور اس پر "محمد رسول اللہ" کے الفاظ کھدوائے پھر دوسرے لوگوں نے بھی

۴۶ - باب خاتم الفضة

۵۸۶۶ - حدَثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، حَدَثَنَا أَبُو أَسَامَةَ، حَدَثَنَا عَبِيدُ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَحَدَّ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ، وَجَعَلَ فَصَةً مِمَّا يَلِي كَفْهَةً وَنَقْشَ

ایسی طرح کی انگوٹھیاں بنوالیں۔ جب آنحضرت ﷺ نے دیکھا کہ کچھ دوسرے لوگوں نے بھی اس طرح کی انگوٹھیاں بنوالی ہیں تو آپ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا کہ اب میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا۔ پھر آپ نے چاندی کی انگوٹھی بنوالی اور دوسرے لوگوں نے بھی چاندی کی انگوٹھیاں بنوالیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ کے بعد اس انگوٹھی کو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پہنا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اور پھر حضرت عثمان بن علی رضی اللہ عنہ کے عمد خلافت میں وہ انگوٹھی اریس کے کنویں میں گر گئی۔

فِيَهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاتَّخَذَ النَّاسُ
مِثْلَهُ فَلَمَّا رَأَهُمْ قَدْ اتَّخَذُوهَا رَمَى بِهِ
وَقَالَ: ((لَا أَلْبَسْتُهُمْ أَبَدًا)) ثُمَّ اتَّخَذَ خَاتَمًا
مِنْ فِضَّةٍ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ الْفِضَّةِ قَالَ
إِنِّي عُمَرٌ: فَلَيْسَ الْخَاتَمَ بَعْدَ الْبَيِّنِ
أَبُوبَكْرٌ، ثُمَّ عُمَرٌ، ثُمَّ عُثْمَانٌ حَتَّى وَقَعَ
مِنْ عُثْمَانَ فِي بَنْرِ أَرْبِيسَ.

[راجع: ۵۸۶۵]

اور باوجود تمام کوششوں کے مل نہ سکی۔

۴۷ - باب

ضمون سابقہ کی مزید تشریح۔

(۵۸۶۷) ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا، کہا ہم سے امام مالک نے، ان سے عبد اللہ بن دینار نے اور ان سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول کرم ﷺ (رحمت سے پلے) سونے کی انگوٹھی پہننے تھے پھر حرمت کا حکم آنے پر آپ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا کہ میں اب اسے کبھی نہیں پہنوں گا اور لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

اوپر ایسا بھی عام اجازت ہے۔

(۵۸۶۸) ہم سے یحییٰ بن بکر نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے لیٹ بن سعد نے بیان کیا، انہوں نے کہا ان سے یونس نے، ان سے ابن شاہب نے، انہوں نے کہا کہ مجھ سے انس بن مالک بن عثیمین نے بیان کیا کہ انہوں نے نبی کرم ﷺ کے ہاتھ میں ایک دن چاندی کی انگوٹھی دیکھی پھر دوسرے لوگوں نے بھی چاندی کی انگوٹھیاں بنوالی شروع کر دیں اور پہننے لگے تو آنحضرت ﷺ نے اپنی انگوٹھی پھینک دیں اور دوسرے لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دی۔ اس روایت کی متابعت ابراہیم بن سعد، زیاد اور شعیب نے زہری سے کی ہے اور ابن مسافر نے زہری سے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ ”خاتما من

۵۸۶۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ،
عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَلْبِسُ خَاتَمًا مِنْ
ذَهَبٍ فَبَنَدَهُ فَقَالَ: ((لَا أَلْبَسْتُهُمْ أَبَدًا)) فَبَنَدَ
النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ. [راجع: ۵۸۶۵]

اوپر چاندی کی انگوٹھیاں بنالیں جن کی اب مردوں کے لیے بھی عام اجازت ہے۔

۵۸۶۸ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بَكْرٍ، حَدَّثَنَا
اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ:
حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ
رَأَى فِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَاتَمًا مِنْ
وَرَقٍ يَوْمًا وَاحِدًا ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اصْنَطَعُوا
الخَوَاتِيمَ مِنْ وَرَقٍ وَلِبْسُوهَا، فَطَرَحَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَاتَمَهُ فَطَرَحَ النَّاسُ
خَوَاتِيمَهُمْ. تَابَعَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، وَزِيَادٌ
وَشَعِيبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ. وَقَالَ ابْنُ مُسَافِرٍ

عن الزُّهْرِيِّ: أَرَى خَاتِمًا مِنْ وَرْقٍ.
ورق" بیان کیا۔

لَشَبِيلَةَ میں حرمت معلوم ہونے سے اسی انگوٹھی کو آپ نے اتار دیا تھا اور اس کے بجائے چاندی کی انگوٹھی کا استعمال شروع کیا تھا۔ یہاں کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے چاندی کی انگوٹھی بنوائی تھی اور اس کو آپ نے اتار دیا تھا حالانکہ یہ واقعہ کے خلاف ہے۔ روایت میں مذکور زہری اپنے دادا حضرت زہرہ بن کلاب کی طرف منسوب ہیں۔ کنیت ابو بکر نام محمد عبد اللہ بن شاب کے بیٹے بہت بڑے فقیہ اور محدث ہیں۔ رمضان سنہ ۱۲۳ھ میں وفات پائی۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

باب انگوٹھی میں گلینہ لگانا درست ہے

(۵۸۶۹) ہم سے عبدالان نے بیان کیا، کہا ہم کو یزید بن زریع نے خبر دی، کہا ہم کو حمید نے خبر دی، کہا نسوان نے کہ حضرت انس بن مالک سے پوچھا گیا کیا نبی کریم ﷺ نے انگوٹھی بنوائی تھی۔ نسوان نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے ایک رات عشاء کی نماز آدمی رات میں پڑھائی۔ پھر چہرہ مبارک ہماری طرف کیا، جیسے اب بھی میں آنحضرت ﷺ کی انگوٹھی کی چمک دیکھ رہا ہوں۔ فرمایا کہ بہت سے لوگ نماز پڑھ کر سوچکے ہوں گے لیکن تم اس وقت بھی نماز میں ہو جب تک تم نماز کا انتظار کرتے رہے ہو۔

حدیث میں انگوٹھی کا ذکر ہے باب سے یہی مطابقت ہے انگوٹھی کی چمک مراد ہے جیسا کہ حدیث ذیل میں ہے۔

(۵۸۷۰) ہم سے اسحاق نے بیان کیا، کہا ہم کو معترنے خبر دی، کہا کہ میں نے حمید سے سنا، وہ حضرت انس بن مالک سے بیان کرتے تھے کہ نبی کریم ﷺ کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا گلینہ بھی اسی کا تھا اور بیکھی بن ایوب نے بیان کیا کہ مجھ سے حمید نے بیان کیا، نسوان نے حضرت انس بن مالک سے سنا، نسوان نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح بیان کیا۔

اس میں انوٹھی اور اس کے تینیں کا ذکر ہے۔ حدیث اور باب میں یہی وجہ مطابقت ہے۔

باب لوہے کی انگوٹھی کا بیان

(۵۸۷۱) ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد العزیز بن ابی حازم نے بیان کیا، ان سے ان کے والد نے اور انسوں نے

۴۸ - باب فصَّ الْخَاتِمِ

۵۸۶۹ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زَرِيعٍ، أَخْبَرَنَا حَمِيدٌ قَالَ: سَبَلَ أَنَسٌ هَلْ اتَّخَذَ النَّبِيُّ ﷺ خَاتِمًا؟ قَالَ: أَخْرَ لَيْلَةَ صَلَةَ الْعِشَاءِ إِلَى شَطْرِ الْلَّيْلِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوْجْهِهِ فَكَانَيْ أَنْظَرَ إِلَى وِيَضِّ خَاتِمِهِ قَالَ: ((إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَوَا وَنَامُوا وَإِنَّكُمْ لَمْ تَرَأَوْا فِي صَلَةِ مَا انتَظَرْتُمُوهَا)). [راجح: ۵۷۲]

حدیث میں انگوٹھی کا ذکر ہے باب سے یہی مطابقت ہے اس کے تینیں کا ذکر ہے۔ حدیث اور باب میں یہی وجہ مطابقت ہے۔

۵۸۷۰ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا مُعْتَمِرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ حَمِيدًا يَحْدَثُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ كَانَ خَاتِمًا مِنْ فِصَّةٍ وَكَانَ فِصَّةً مِنْهُ. وَقَالَ يَحْمَدُ بْنَ أَئْوَبَ: حَدَّثَنِي حَمِيدٌ سَمِعَ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجح: ۶۵]

۴۹ - باب خَاتِمِ الْحَدِيدِ

۵۸۷۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ

حضرت سلیمان سے نہ انسوں نے بیان کیا کہ ایک عورت بنی کرم شہریم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ میں اپنے آپ کو بہ کرنے آئی ہوں، دیر تک وہ عورت کھڑی رہی۔ آنحضرت شہریم نے انہیں دیکھا اور پھر سر جھکایا جب دیر تک وہ وہیں کھڑی رہیں تو ایک صاحب نے اٹھ کر عرض کیا اگر آنحضرت شہریم کو ان کی ضرورت نہیں ہے تو ان کا نکاح مجھ سے کر دیں۔ آپ نے فرمایا تمہارے پاس کوئی چیز ہے جو مردیں انہیں دے سکو، انسوں نے کہا کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ دیکھ لو، وہ گئے اور واپس آکر عرض کیا کہ واللہ! مجھے کچھ نہیں ملا۔ آنحضرت شہریم نے فرمایا کہ جاؤ تلاش کرو، لوہے کی ایک انگوٹھی ہی سی۔ وہ گئے اور واپس آکر عرض کیا کہ وہ مجھے لوہے کی ایک انگوٹھی بھی نہیں ملی۔ وہ ایک تمہ پنے ہوئے تھے اور ان کے جسم پر (کرتے کی جگہ) چادر بھی نہیں تھی۔ انسوں نے عرض کیا کہ میں انہیں اپنا تمہ مردیں دے دوں گا۔ آپ نے فرمایا کہ اگر تمہارا تمہید یہ پن لیں گی تو تمہارے لیے کچھ باقی نہیں رہے گا اور اگر تم اسے پن لو گے تو ان کے لیے کچھ نہیں رہے گا۔ وہ صاحب اس کے بعد ایک طرف بیٹھ گئے پھر جب آنحضرت شہریم نے انہیں جاتے دیکھا تو آپ نے انہیں بلوایا اور فرمایا تمہیں قرآن کتابیا رہے ہے؟ انسوں نے عرض کیا کہ فلاں فلاں سورتیں۔ انسوں نے سورتوں کو شمار کیا۔ آنحضرت شہریم نے فرمایا کہ جامیں نے اس عورت کو تمہارے نکاح میں اس قرآن کے عرض میں دے دیا جو تمہیں یاد ہے۔

تَسْبِيحٌ | ان حالات میں آنحضرت شہریم نے اس مرد کی حاجت ساتھ ہی انتہائی ناداری دیکھ کر آخر میں قرآن مجید کی جو سورتیں اسے یاد تھیں وہ سورتیں اس عورت کو یاد کرایا دینے ہی کو مرقرار دے دیا۔ ایسے حالات میں اور ہو بھی کیا سکتا تھا۔ ان حالات میں اب بھی یہی حکم ہے، اس شخص سے آنحضرت شہریم نے لوہے کی انگوٹھی کا ذکر فرمایا تھا اس وجہ سے اس حدیث کو اس باب میں لایا گیا ہے۔

باب انگوٹھی پر نقش کرنا

(۵۸۷۲) ہم سے عبد الاعلیٰ بن حماد نے بیان کیا، انسوں نے کہا ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا، انسوں نے کہا ہم سے سعید بن ابی

۵۔ باب نقش الخاتم

۵۸۷۲ - حدثنا عبد الأعلى، حدثنا يزيد بن زريع، حدثنا سعيد، عن قحادة، عن

عربہ نے بیان کیا، ان سے قادہ نے اور ان سے حضرت انس بن مالک
بیٹھنے کہ نبی کریم ﷺ نے عجم کے کچھ لوگوں (شہابن عجم) کے پاس
خط لکھنا چاہا تو آپ سے کہا گیا کہ عجم کے لوگ کوئی خط اس وقت تک
نہیں قبول کرتے جب تک اس پر صرفہ لگی ہوئی ہو۔ چنانچہ آنحضرت
ﷺ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بتوائی۔ جس پر یہ کہہ تھا "محمد
رسول اللہ" گویا اس وقت آنحضرت ﷺ کی انگلی یا آپ کی ہتھی میں
اس کی چمک دیکھ رہا ہوں۔

آنس بن مالک رضی اللہ عنہ آئی نبی اللہ
ﷺ ازاد آن یکتب إلى رهف - أوَّلَ نَاسٍ
- مِنَ الْأَعْجَمِ، فَقَيْلَ لَهُ: إِنَّهُمْ لَا يَقْبَلُونَ
كِتَابًا إِلَّا عَلَيْهِ خَاتَمٍ، فَاتَّخَذَ النَّبِيُّ ﷺ
خَاتَمًا مِنْ فِصَّةٍ نَفْسَهُ مُحَمَّدًا رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ فَكَانَ بِوَيْصٍ - أوَّلَ بِيَصِصٍ -
الْخَاتَمُ فِي إِصْبَعِ النَّبِيِّ ﷺ أَوْ فِي كَفَهِ.

[راجع: ۱۶۵]

باب اور حدیث میں مطابقت ظاہر ہے کہ آنحضرت ﷺ کی انگوٹھی پر نقش تھا۔

(۵۸۷۳) ہم سے محمد بن سلام بیکندی نے بیان کیا، کہا ہم کو عبد اللہ
بن نیر نے خردی، انہیں عبد اللہ عمری نے، انہیں نافع نے اور ان
سے حضرت ابن عمر بیٹھنے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ نے چاندی
کی ایک انگوٹھی بتوائی۔ وہ انگوٹھی آپ کے ہاتھ میں وفات تک رہی۔
پھر آپ کے بعد حضرت ابو بکر بیٹھ کے ہاتھ میں، اس کے بعد حضرت
عمر بیٹھ کے ہاتھ میں، اس کے بعد حضرت عثمان بیٹھ کے ہاتھ میں
رہتی تھی لیکن ان کے زمانہ میں وہ اریس کے کنویں میں گر گئی اس کا
نقش "محمد رسول اللہ" تھا۔

۵۸۷۳ - حدَثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامَ، أَخْبَرَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُعَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْهُمَا قَالَ:
نَافِعٌ عَنْ أَبِنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:
اتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَاتَمًا مِنْ وَرْقٍ
وَكَانَ فِي يَدِهِ ثُمَّ كَانَ، بَعْدَ فِي يَدِ أَبِي
بَكْرٍ ثُمَّ كَانَ بَعْدَ فِي يَدِ عُمَرٍ، ثُمَّ كَانَ
بَعْدَ فِي يَدِ عُثْمَانَ حَتَّى وَقَعَ بَعْدَ فِي يَدِ
أَرِيسٍ نَفْسَهُ : مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ.

[راجع: ۱۵۷۶۵]

پھر اس کنویں میں حاش بیار کے باوجود وہ انگوٹھی نہ مل سکی۔ معلوم ہوا کہ انگوٹھی کے گھینٹ پر اپنا نام نقش کرانا جائز درست ہے
باب کا یہ مفہوم ہے۔

باب انگوٹھی چھنگلیا میں پہنچنے چاہئے

(۵۸۷۳) ہم سے ابو معرنے بیان کیا، کہا ہم سے عبد الوارث بن
سعید نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد العزیز بن صہیب نے بیان کیا، ان
سے حضرت انس بیٹھنے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک انگوٹھی بتوائی
اور فرمایا کہ ہم نے ایک انگوٹھی بتوائی ہے اس پر لفظ (محمد رسول
الله) کندہ کرایا ہے اس لیے انگوٹھی پر کوئی شخص یہ نقش نہ کندہ
کرائے۔ انس نے بیان کیا کہ جیسے اس انگوٹھی کی چمک آنحضرت

۵۱ - باب الخاتم في الخنصر

۵۸۷۴ - حدَثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حدَثَنَا عَبْدُ
الْوَارِثَ، حدَثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صَهْيَبٍ،
عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَنَعَ
النَّبِيُّ ﷺ خَاتَمًا قَالَ: ((إِنَّا اتَّخَذَنَا خَاتَمًا
وَنَفَشَتَا فِيهِ نَفْسًا فَلَا يَنْفَشِنَ عَلَيْهِ أَحَدٌ))
فَقَالَ: فَإِنَّى لَأَرَى بِرِيقَةً فِي خَنْصَرٍ.

[ارجع: ۶۵]

شیعیل کی چھنگلی میں اب بھی میں دیکھ رہا ہوں۔

یہ حکم حیات نبوی میں تاذ تھا کہ کوئی دوسرا شخص آپ کے نام مبارک سے کسی کو دعوکاہ دے سکے۔ اب یہ خطرہ نہیں ہے اس لیے کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بھی نقش کرایا جا سکتا ہے۔

باب انگوٹھی کسی ضرورت سے ملامہ رکنے کے لیے یا اہل کتاب وغیرہ کو خطوط لکھنے کے لیے بنانا

(۵۸۷۵) ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے قادہ نے اور ان سے حضرت انس بن مالک بن عثیر نے بیان کیا کہ جب نبی کرم شیعیل نے روم (کے بادشاہ کو) خط لکھنا چاہا تو آپ سے کہا گیا کہ اگر آپ کے خط پر مررنہ ہوئی تو وہ خط نہیں پڑھتے۔ چنانچہ آپ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی اس پر لفظ "محمد رسول اللہ" کندہ کرایا۔ جیسے آخر پرست شیعیل کے ہاتھ میں اس کی سفیدی اب بھی میں دیکھ رہا ہوں۔

۵۲ - باب اتخاذِ الخاتم لیختتم به الشیء، او لیکتب بہ الی اہل المکاب
وغيرہم۔

۵۸۷۵ - حدَّثَنَا آدُمُ بْنُ أَبِي إِيَّاسٍ،
حدَّثَنَا شَعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الرُّومَ قِيلَ لَهُ : إِنَّهُمْ لَنْ
يَقْرُؤُوا كِتَابَكَ إِذَا لَمْ يَكُنْ مَخْتُومًا فَاتَّحَدَ
خَاتَمًا مِنْ فَضْلَةٍ وَنَفْشَةٍ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَمَا أَنْظَرَ إِلَى بَيَاضِهِ فِي يَدِهِ.

[ارجع: ۶۵]

۵۳ - باب من جعل فص الخاتم في بطنِ كفهِ

(۵۸۷۶) ہم سے موی بن اسماعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے جویریہ نے بیان کیا، ان سے نافع نے اور ان سے حضرت عبد اللہ بن عمر بن عاصی نے بیان کیا کہ نبی کرم شیعیل نے پسلے ایک سونے کی انگوٹھی بنوائی اور پہنے میں آپ اس کا رنگ اندر کی طرف رکھتے تھے۔ آپ کی دیکھا دیکھی لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنالیں تو حضور اکرم شیعیلؑ منبر پر تشریف لائے اور اللہ کی حمد و شکری اور فرمایا میں نے بھی سونے کی انگوٹھی بنوائی تھی (حرمت نازل ہونے کے بعد) آپ نے فرمایا کہ اب میں اسے نہیں پہنوں گا۔ پھر آپ نے وہ انگوٹھی پھینک دی اور لوگوں نے بھی اپنی سونے کی انگوٹھیوں کو پھینک دیا۔ جویریہ نے بیان کیا کہ مجھے یہی یاد ہے کہ نافع نے "داہنے ہاتھ میں" بیان کیا۔

۵۸۷۶ - حدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ،
حدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَنْدَ اللَّهِ
حدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْطَعَنَ خَاتَمًا مِنْ
ذَهَبٍ وَيَجْعَلُ فَصًّا فِي بَطْنِ كَفَهٍ إِذَا لَبَسَهُ
فَاصْطَعَنَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ مِنْ ذَهَبٍ فَرَقَيَ
الْمُنْبَرَ فَحَمَدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ فَقَالَ : ((إِنِّي
كُنْتُ اصْطَعَنَتُهُ، وَإِنِّي لَا أَبْلَسُهُ)) فَبَذَّ
فَبَذَ النَّاسُ . قَالَ جُوَيْرِيَةُ : وَلَا أَحْسِبُهُ إِلَّا
قَالَ : فِي يَدِهِ الْيَمْنَى .

[ارجع: ۶۶]

لَكِنْ يُبَرِّئُهُ کے آپ انگوٹھی پہنتے تھے۔ پاب اور حدیث میں مطابقت ظاہر ہے۔ نافع بن سرجس حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ ہیں، حدیث کے بہت ہی بڑے فاضل ہیں اور امام مالک کہتے ہیں کہ جب میں نافع کے واسطے سے حدیث سن لیتا ہوں تو بالکل بے فکر ہو جاتا ہوں۔ مؤظماں زیادہ تر روایات حضرت نافع ہی کے واسطے سے مردی ہیں۔

٤٥۔ باب قول النبی ﷺ (لَا يَنْقُشُ عَلَى خَاتِمِهِ)

باب آنحضرت ﷺ کا یہ فرمانا کہ کوئی شخص اپنی انگوٹھی پر لفظ "محمد رسول اللہ" کا نقش نہ کھدا وائے

(۵۸۷۷) ہم سے مدد نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے حمد بن زید نے بیان کیا، ان سے عبدالعزیز بن صہیب نے اور ان سے حضرت انس بن مالک بن بشیر نے کہ رسول کرم ﷺ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی اور اس پر یہ نقش کھدا وایا "محمد رسول اللہ" اور لوگوں سے کہہ دیا کہ میں نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنو کر اس پر محمد رسول اللہ نقش کروایا ہے۔ اس لیے اب کوئی شخص یہ نقش اپنی انگوٹھی پر نہ کھدا وائے۔

٥٨٧٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صَهْيَنْ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدًا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ: ((إِنِّي أَتَخَذُ خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ وَنَقَشْتُ فِيهِ مُحَمَّدًا رَسُولَ اللَّهِ فَلَا يَنْقُشُنَّ أَخْدَ عَلَى نَقْشِهِ)).

[راجع: ٦٥]

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مرد چاندی کی انگوٹھی عورتیں پہن سکتی ہیں۔

٥٥۔ باب هَلْ يُجْعَلُ نَقْشُ الْخَاتِمِ

مِنْ كَرْنَةِ

ثَلَاثَةَ أَسْطُرٍ؟

(۵۸۷۸) مجھ سے محمد بن عبد اللہ انصاری نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے میرے والد عبد اللہ بن شیعی نے بیان کیا، ان سے ثماںہ بن عبد اللہ بن انس نے اور ان سے حضرت انس بن بشیر نے کہ حضرت ابو بکر بن اشتر جب خلیفہ ہوئے تو انہوں نے مجھ کو زکوٰۃ کے مسائل لکھوادیے اور انگوٹھی (سر) کا نقش تین سطروں میں تھا ایک سطر میں "محمد" دوسری سطروں میں "رسول" اور تیسرا سطروں میں "اللہ"۔

٥٨٧٨ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ ثَمَانَةِ عَنْ أَنَسِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا اسْتَخْلَفَ كَتَبَ لَهُ وَكَانَ نَقْشُ الْخَاتِمِ ثَلَاثَةَ أَسْطُرٍ: مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَرَسُولٌ سَطْرٌ وَاللَّهُ سَطْرٌ. [راجع: ١٤٤٨]

(۵۸۷۹) حضرت امام بخاری نے کہا کہ مجھ سے امام احمد بن حنبل نے اتنا اور روایت کیا، کہا مجھ سے محمد بن عبد اللہ انصاری نے کہا کہ مجھ سے میرے والد نے، ان سے ثماںہ بن عبد اللہ نے اور ان سے انس بن بشیر نے بیان کیا کہ نبی کرم ﷺ کی انگوٹھی وفات تک آپ کے

٥٨٧٩ - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَزَادَنِي أَخْمَدُ، حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثَمَانَةِ عَنْ أَنَسِ، قَالَ: كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِهِ، وَقَدِ

ہاتھ میں رہی۔ آپ کے بعد ابو جابر بن شوکر کے ہاتھ میں اور ابو جابر بن شوکر کے بعد عمر بن شوکر کے ہاتھ میں رہی پھر جب عثمان بن شوکر کی خلافت کا زمانہ آیا تو وہ ارلیں کے کنویں پر ایک مرتبہ بیٹھے بیان کیا کہ پھر انگوٹھی نکال اور اسے اللئے پہنچ لے گئے کہ اتنے میں وہ (کنویں میں) اگر گئی۔ انس بن شوکر نے بیان کیا کہ پھر عثمان بن شوکر کے ساتھ ہم تین دن تک اسے ڈھونڈتے رہے اور کنویں کا سارا اپنی بھی کھینچ ڈالا لیکن وہ انگوٹھی نہیں ملی۔

یہ اُبی بکر بعده و فی یہ عمر بعده اُبی بکر، فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانَ جَلَسَ عَلَى بِرْ أَرِيسٍ قَالَ: فَأَخْرَجَ الْخَاتَمَ فَعَفَلَ يَعْبُثُ بِهِ، فَسَقَطَ قَالَ: فَاخْتَلَفَا ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ مَعَ عُثْمَانَ فَسَرَخَ الْبَرْ فَلَمْ نَجِدْهُ.

تشریح: تین سطروں میں نقش مبارک اس طرح سے تھا محمد رسول اللہ حدیث اور باب میں یہی مطابقت ہے۔

باب عورتوں کے لیے (سوئے ہی) انگوٹھی پہننا جائز ہے اور

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس سونے کی انگوٹھیاں تھیں
(۵۸۸۰) ہم سے ابو عاصم نبیل نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو ابن جرجی نے خبر دی، انہوں نے کہا ہم کو حسن بن مسلم نے خبر دی، انہیں طاؤس نے اور انہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما شہد نے کہ میں عید الفطر کی نماز میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ موجود تھا۔ آنحضرت شہید نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھائی اور ابن وہب نے جرجی سے یہ لفظ بڑھائے کہ پھر آنحضرت شہید عورتوں کے مجمع کی طرف گئے (اور صدقہ کی ترغیب دلائی) تو عورتیں حضرت بلال بن شوکر کے کپڑے میں چھلے دار انگوٹھیاں ڈالنے لگیں۔

ثابت ہوا کہ عدم رسالت میں عورتوں میں انگوٹھی پہننے کا عام دستور تھا۔

باب زیور کے ہار اور خوشبو یا مشک کے ہار عورتیں پہن

سکتی ہیں

(۵۸۸۱) ہم سے محمد بن عرعہ نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے عدی بن ثابت نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن (آبادی سے باہر) گئے اور درکعت نماز پڑھائی آپ نے اس سے پہلے اور اس کے بعد کوئی دوسری نفل

و کان علی عائشہ خواتیم ذهب۔

۵۸۸۰ - حدثنا أبو عاصم، أخبرنا ابن جرير، أخبرنا الحسن بن مسلم، عن طاؤس، عن ابن عباس رضي الله عنهما شهدت العيد مع النبي ﷺ فصلى قبل الخطبة. قال أبو عبد الله: وزاد ابن وهب عن ابن جرير فاتى النساء فامر هن بالصدقة، فجعلن يلقين الفتح والخواتيم في ثوب بلايل. [راجع: ۹۸]

باب القلائد والسباح

للنساء، يعني: قلادة من طيب و سُك
۵۸۸۱ - حدثنا محمد بن عزغرة، حدثنا شعبة، عن عدي بن ثابت، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: خرج النبي ﷺ يوم عيد فصلى ركعتين لم يصل، قبلا ولا بعد ثم

نماز نہیں پڑھی پھر آپ عورتوں کے مجمع کی طرف آئے اور انہیں صدقہ کا حکم فرمایا۔ چنانچہ عورتیں اپنی بالیاں اور خوشبو اور مشک کے ہار صدقہ میں دینے لگیں۔

اتی النَّسَاءَ فَأَمْرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلْتِ
الْمَرْأَةَ تَصَدِّقُ بِخُرْصَهَا وَسِخَابَهَا.

[راجع: ۹۸]

تشییر معلوم ہوا کہ عیدگاہ میں عورتوں کا جانا عمد نبوي میں عام طور پر معمول تھا بلکہ آپ نے اس قدر تائید کی تھی کہ حیض والی بھی نکلیں جو صرف دعائیں شریک ہوں۔ تجуб ہے ان لوگوں پر جو آج اس کو میوب جانتے ہیں حالانکہ آج کل قدم قدام پر پولیس کا انتظام ہوتا ہے اور کوئی بد مرگی نہیں ہوتی پھر بھی بعض الناس مختلف جلوں بناوں سے اس کی تاویل کرتے رہتے اور لوگوں کو عورتوں کے روکنے کا حکم کرتے رہتے ہیں۔ روایت میں عورتوں کا صدقہ میں بالیاں اور ہار دنماذ کوہے یہی باب سے مناسب ہے۔

باب ایک عورت کا کسی دوسری عورت سے ہار عاریتاً لیتا

(۵۸۸۲) ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا، کہا ہم سے عبده بن سلیمان نے بیان کیا، کہا ہم سے هشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حضرت اسماء بنی انس نے کاہار (جوام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے عاریت پر لیا تھا) گم ہو گیا تو آخر پر حضرت مسیح موعود نے اسے تلاش کرنے کے لیے چند صحابہ کو بھیجا اسی دوران میں نماز کا وقت ہو گیا اور لوگ بلاوضو تھے چونکہ پانی بھی موجود نہیں تھا، اس لیے سب نے بلاوضو نماز پڑھی پھر آخر پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو یہم کی آیت نازل ہوئی۔ این نمیر نے یہ اضافہ کیا، ان سے هشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے حضرت عائشہ بنی انس نے کہ وہ ہار انہوں نے حضرت اسماء سے عاریتاً لیا تھا۔

باب عورتوں کے لیے بالیاں پہننے کا بیان

حضرت ابن عباس بنی انس نے بیان کیا کہ آخر پر حضرت مسیح موعود نے عورتوں کو صدقہ کا حکم فرمایا تو میں نے دیکھا کہ ان کے ہاتھ اپنے کانوں اور حلقوں کی طرف بڑھنے لگے۔

(۵۸۸۳) ہم سے حاجج بن منمال نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، کہا کہ مجھے عدی بن ثابت نے خبر دی، کہا کہ میں نے سعید بن جبیر سے سنائے اور انہوں نے حضرت ابن عباس بنی انس سے کہ نبی کرم

۵۸ - باب استئغارۃ القلائل

۵۸۸۲ - حدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ،
حدَّثَنَا عَبْدُهُ، حدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَرْوَةَ، عَنْ
أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:
هَلْكَتْ قِلَادَةً لِأَسْمَاءَ فَبَعْثَ النَّبِيُّ ﷺ
فِي طَلَبِهَا رِجَالًا فَحَضَرَتِ الصَّلَاةَ
وَلَيْسُوا عَلَى وُضُوءٍ، وَلَمْ يَجِدُوا ماءً
فَصَلَوُا وَهُمْ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ، فَذَكَرُوا
ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَأَنْزَلَ اللَّهُ أَيْمَانَ التِّسِّيمِ.
زادَ ابْنُ نُعْمَانَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ
عَائِشَةَ : اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ.

[راجع: ۳۳۴]

۵۹ - باب الفُرُطِ لِلنِّسَاءِ

بالی سے مراد کان کا زیور ہے جو مختلف اقسام کے عورتیں کانوں میں استعمال کرتی رہتی ہیں۔
وقال ابْنُ عَبَّاسٍ: أَمْرَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّدَقَةِ فَرَأَيْهُنَّ يَهُوِينَ إِلَى
آذَانِهِنَّ وَخَلْوَقِهِنَّ

۵۸۸۳ - حدَّثَنَا حَاجَاجُ بْنُ مِنْهَالَ،
حدَّثَنَا شَعْبَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَدِيُّ قَالَ:
سَعَفَتْ سَعِيدًا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ

تلہیم نے عید کے دن دو رکعتیں پڑھائیں نہ اس کے پہلے کوئی نماز^۱ پڑھی اور نہ اس کے بعد پھر آپ عورتوں کی طرف تشریف لائے، آپ کے ساتھ حضرت بالال بن شریخ تھے۔ آپ نے عورتوں کو صدقہ کا حکم فرمایا تو وہ اپنی بالیاں حضرت بالال بن شریخ کی جھوپ میں ڈالنے لگیں۔ حدیث میں بالیاں صدقہ میں دینے کا ذکر ہے یہ بھی معلوم ہوا کہ عمد نبوی میں مستورات نماز عید میں عام مسلمانوں کے ساتھ عید گاہ میں شرکت کیا کرتی تھیں۔

باب بچوں کے گلوں میں ہار لٹکانا جائز ہے

(۵۸۸۳) مجھ سے احراق بن ابراءٰم خظیل نے بیان کیا، کہا ہم کو یہی بن آدم نے خبر دی، کہا ہم سے ورقاء بن عمر نے بیان کیا، ان سے عبید اللہ بن ابی یزید نے، ان سے نافع بن جبیر نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ بن شریخ نے بیان کیا کہ میں مدینہ کے بازاروں میں سے ایک بازار میں رسول اللہ تلہیم کے ساتھ تھا۔ آنحضرت تلہیم واپس ہوئے تو میں پھر آپ کے ساتھ واپس ہوا۔ پھر آپ نے فرمایا پچھے کمال ہے۔ یہ آپ نے تین مرتبہ فرمایا۔ حسن بن علی کو بلاو۔ حسن بن علی یعنی اس تھے اور ان کی گردن میں (خوشبو دار لوگ وغیرہ کا) ہار پڑا تھا۔ آنحضرت تلہیم نے اپنا ہاتھ اس طرح پھیلایا کہ (آپ حضرت حسن بن شریخ کو گلے سے لگانے کے لیے) اور حضرت حسن بن شریخ نے بھی اپنا ہاتھ پھیلایا اور وہ آنحضرت تلہیم سے لپٹ گئے۔ پھر آپ نے فرمایا اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کراور ان سے بھی محبت کر جو اس سے محبت رکھیں۔ حضرت ابو ہریرہ بن شریخ نے بیان کیا کہ آنحضرت تلہیم کے اس ارشاد کے بعد کوئی شخص بھی حضرت حسن بن علی یعنی اس سے زیادہ مجھے پیارا نہیں تھا۔

[راجع: ۲۲۵۲] تلہیم نے الواقع آل رسول تلہیم سے محبت رکھنا شان ایمان ہے۔ یا اللہ! میرے دل میں بھی تیرے پیارے رسول تلہیم اور آپ کے آں والوں سے محبت پیدا کر۔

وَمِنْ مَذْهَبِي حَبُّ النَّبِيِّ وَآلِهِ وَالنَّاسِ فِيمَا يَعْشُقُونَ مِذَاهِبَ

حضرت حسن بن شریخ کے گلے میں ہار ٹھاکی سے باب کا مضمون تھا ہے نہایت بچوں کے لیے ایسے ہار وغیرہ پسندیدا جائز ہے۔

باب عورتوں کا چال ڈھال اختیار کرنے والے مرداور

عنهما أنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَتِينَ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا، ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ وَمَفَعَةً بِلَالَّتِ فَأَمْرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلْتُ الْمَرْأَةَ تُلْقِي قُرْطَهَا. [راجع: ۹۸]

۶۰ - باب السَّخَابِ لِلصَّبِيَّانَ

۵۸۸۴ - حدیثی إسحاق بنُ إبراهِيمَ الْخُطَّابِيُّ، أخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا وَرَقَاءُ بْنُ غَمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جَبِيرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سُوقٍ مِنْ أَسْوَاقِ الْمَدِينَةِ، فَانْصَرَفَ فَانْصَرَفَ فَقَالَ: ((أَيْنَ لَكُمْ؟)) ثُلَاثَةٌ ((إِذْعُ الْحَسَنَ بْنَ عَلَيِّ)) فَقَامَ الْحَسَنُ بْنُ عَلَيِّ يَمْشِي وَفِي غَنِيَّةِ السَّخَابِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَحِبُّهُ فَاحْجُبْهُ وَأَحِبُّ مِنْ يُحِبُّهُ)) قَالَ أبو هُرَيْرَةَ: فَمَا كَانَ أَحَدٌ أَحِبَّ إِلَيَّ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلَيِّ بَعْدَ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ما قَالَ. [راجع: ۲۲۵۲]

حضرت حسن بن شریخ کے گلے میں ہار ٹھاکی سے باب کا مضمون تھا ہے نہایت بچوں کے لیے ایسے ہار وغیرہ پسندیدا جائز ہے۔

۶۱ - باب الْمُتَشَبِّهِينَ بِالنِّسَاءِ

وَالْمُتَشَبِّهَاتِ بِالرِّجَالِ

مردوں کی چال ڈھال اختیار کرنے والی عورتوں میں عند اللہ
ملعون ہیں۔

(۵۸۸۵) ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا، کہا ہم سے غدر نے بیان کیا، ان سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے قادہ نے، ان سے عکمد نے اور ان سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مردوں پر لعنت بھیجی جو عورتوں جیسا چال چلن اختیار کریں اور ان عورتوں پر لعنت بھیجی جو مردوں جیسا چال چلن اختیار کریں۔ غدر کے ساتھ اس حدیث کو عمرو بن مرزوق نے بھی شعبہ سے روایت کیا۔

۵۸۸۵ - حدثنا محمد بن بشار، حدثنا غدر، حدثنا شعبة، عن قنادة، عن عكرمة عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: لعن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم المتشبهين من الرجال بالنساء والمتشبهات من النساء بالرجال. تابعة عمرو أخبرنا شعبة.

اطرفاہ فی ۵۸۸۶، ۶۸۳۴۔]

ہے ابو نعیم نے مستخرج میں وصل کیا۔

تشبیه آج اس فیشن کے زمان میں گھر گھر میں یہی معاملہ نظر آ رہا ہے خاص طور پر کافی زدہ لوگوں کے لیکیاں ان بیماریوں میں عموماً بتلا ہیں اور ایک جدید لعنتی پی ازم رواج پکڑ رہا ہے جس میں لوگوں کے اور لیکیاں عجیب و غریب شکل و صورت بنا کر بالکل ہونق بنے ہوئے نظر آتے ہیں شریعت اسلامی میں ان مخلفات کے لیے کوئی گنجائش نہیں ہے۔

باب زنانوں اور بیجوڑوں کو جو عورتوں کی چال ڈھال اختیار کرتے ہیں گھر سے نکال دینا

(۵۸۸۶) ہم سے معاذ بن فضال نے بیان کیا، کہا ہم سے ہشام و ستاوی نے، ان سے سعیج بن الی کیثرنے، ان سے عکمد نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منحث مردوں پر اور مردوں کی چال چلن اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت بھیجی اور فرمایا کہ ان زنانہ بننے والے مردوں کو اپنے گھروں سے باہر نکال دو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فلاں بیجوڑے کو نکالا تھا اور عمر رضی اللہ علیہ وسلم نے فلاں بیجوڑے کو نکالا تھا۔

۶۲ - باب إخراج المتشبهين
بالنساء من البيوت

۵۸۸۶ - حدثنا معاذ بن فضالة، حدثنا هشام، عن يحيى، عن عكرمة، عن ابن عباس قال: لعن النبي صلی اللہ علیہ وسلم المختهين من الرجال والمترجلات من النساء وقال: ((آخر جوهم من بيوتكم)) قال: فاخراج النبي صلی اللہ علیہ وسلم فلاتا وأخرج عمر فلاتا.

(۵۸۸۷) ہم سے مالک بن اسماعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے زہیر نے بیان کیا، کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا، انہیں عروہ نے خبر دی، انہیں زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی اور انہیں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف رکھتے تھے۔ گھر

۵۸۸۷ - حدثنا مالك بن اسماعيل، حدثنا زهير، حدثنا هشام بن عروة، أن عزوة أخيرة أن زينب بنت أبي سلمة أخبرته أن النبي صلی اللہ علیہ وسلم أخرته أن أم سلمة أخبرتها أن النبي

میں ایک مختصر بھی تھا، اس نے ام سلمہؓ کے بھائی عبد اللہ بن عثیرؓ سے کہا عبد اللہ! اگر کل تمہیں طائف پر فتح حاصل ہو جائے تو میں تمہیں بنت غیلان (بادیہ نامی) کو دکھاؤں گا وہ جب سامنے آتی ہے تو اس کے موٹاپے کی وجہ سے چار سلوٹیں دکھائی دیتی ہیں اور جب پیچھے پھرتی ہے تو آخر سلوٹیں دکھائی دیتی ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اب یہ شخص تم لوگوں کے پاس نہ آیا کرے۔ ابو عبد اللہ (حضرت امام بخاری) نے کہا کہ سامنے سے چار سلوٹوں کا مطلب یہ ہے کہ (موٹے ہونے کی وجہ سے) اس کے پیٹ میں چار سلوٹیں پڑی ہوتی ہیں اور جب وہ سامنے آتی ہے تو وہ دکھائی دیتی ہیں اور آخر سلوٹوں سے پیچھے پھرتی ہے کا مفہوم ہے (آگے کی) ان چاروں سلوٹوں کے کنارے کیونکہ یہ دونوں پہلوؤں کو گھیرے ہوئے ہوتے ہیں اور پھر وہ مل جاتی ہیں اور حدیث میں بشمان کا لفظ ہے حالانکہ از روئے قائدہ نخوکے بشمنیہ ہونا تھا کیونکہ مراد آخر اطراف یعنی کنارے ہیں اور اطراف طرف کی جمع ہے اور طرف کا لفظ مذکور ہے۔ مگر جو کہ اطراف کا لفظ مذکور نہ تھا اس لیے بشمان بھی کہنا درست ہوا۔

کیونکہ جب ممیز کی تمیز مذکور نہ ہو تو عدد میں تذکیر و تانیش دونوں درست ہیں۔

باب موچھوں کا کتروانا

اور حضرت عمر (یا ابن عمر)ؓ اتنی موچھ کرتے تھے کہ کھال کی سپیدی دکھائی دیتی اور موچھ اور داڑھی کے بیچ میں (ٹھنڈی پر) جو بال ہوتے یعنی متفقہ اس کے بال کتروا لتے۔

(۵۸۸۸) ہم سے کمی بن ابراہیم نے بیان کیا، ان سے حنظله بن ابی ہانی نے، ان سے نافع نے بیان کیا، (مصنف حضرت امام بخاری نے) کہ اس حدیث کو ہمارے اصحاب نے کمی سے روایت کیا، انہوں نے بحوالہ ابن عمرؓ کے نبی کریم ﷺ نے فرمایا موچھ کے بال کتروانا پیدائشی سنت ہے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَفِي الْبَيْتِ مُحْنَثٌ فَقَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ أَخْيَ أَمْ سَلَمَةَ : يَا عَبْدَ اللَّهِ إِنْ فِي حَدَّهُ لَكُمْ غَدَّا الطَّائِفُ فَإِنِّي أَذْلُكَ عَلَى بَنْتِ غِيلَانَ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ بِأَرْبَعِ وَتُدْنِيرُ بِسَمَانَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((لَا يَدْخُلُ هَؤُلَاءِ عَلَيْكُنْ)). قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : تُقْبَلُ بِأَرْبَعِ وَتُدْنِيرُ يَعْنِي أَرْبَعَ عَكْنَ بَطْيَهَا فَهِيَ تُقْبَلُ بِهِنْ، وَقَوْلِهِ وَتُدْنِيرُ بِسَمَانَ : يَعْنِي أَطْرَافَ هَذِهِ الْعُكْنِ الْأَرْبَعِ لِأَنَّهَا مُجِيَّةٌ بِالْجَنْبَيْنِ حَتَّى لَحِقَتْ، وَإِنَّمَا قَالَ بِسَمَانَ : وَلَمْ يَقُلْ بِشَمَانِيَّةٍ وَوَاحِدُ الْأَطْرَافِ وَهُوَ ذَكَرٌ لِأَنَّهُ لَمْ يَقُلْ بِشَمَانِيَّةٍ أَطْرَافِ۔

[راجع: ۴۳۲۴]

٦٣ - باب قص الشارب

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُخْفِي شَارِبَهُ حَتَّى يُنْظَرَ إِلَى بِيَاضِ الْجَلْدِ، وَيَأْخُذُ هَذِينِ يَعْنِي بَيْنَ الشَّارِبِ وَاللَّحْيَةِ۔

٥٨٨٨ - حَدَّثَنَا الْمُكَبِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ حَنْظَلَةَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ أَصْحَابَنَا عَنْ الْمُكَبِّيِّ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ قَالَ : ((مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُ الشَّارِبِ)).

[ظرفہ فی : ۵۸۹۰].

کیونکہ موچھ بڑھانے سے آدمی بد صورت اور میب ہو جاتا ہے جیسے ریپچ کی شکل اور کھانا کھلتے وقت تمام موچھ کے بال

کمانے میں مل جاتے ہیں اور یہ ایک طرح کی غلطیت ہے مگر آج کل فیشن پر ستوں نے اسی رچھ کے فیشن کو اپنا کر اپنا خلیہ درندوں سے نلا دیا ہے۔

(۵۸۸۹) ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عبیین نے بیان کیا کہ زہری نے ہم سے بیان کیا (سفیان نے کہا) ہم سے زہری نے سعید بن مسیب سے بیان کیا اور ان سے حضرت ابو ہریرہؓ نے (نبی کریم ﷺ سے) روایت کیا کہ پانچ چیزیں (فرمایا کہ) پانچ چیزیں ختنہ کرانا، موئے زیر ناف موئذنا، بغل کے بال نوجنا،
ناخن ترشوانا اور موچھ کم کرنا پیدا کئی سنتوں میں سے ہیں۔

لشیخ مونچھ اتنی کم کرنا کہ ہونٹ کے کنارے کھل جائیں یہ سنت ہے اور انہی حدیث نے اسی کو اختیار کیا ہے دیگر خصال نظرت یہی ہے ہر ایک کے فوائد بت کچھ ہیں جن کی تفصیل کے لیے دفاتر کی ضرورت ہے۔

باب ناخن ترشوانے کا بیان

۶۴۔ باب تَقْلِيمُ الْأَطْفَارِ

لشیخ نووی نے کماناخن ترشوانے میں متحب یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کے کلہ کی انگلی سے شروع کر کے چھٹگیا تک کترائے اس کے بعد انگوٹھا بائیں ہاتھ میں چھٹگیا سے شروع کرے انگوٹھے تک کترائے اور پاؤں میں دائیں چھٹگیا سے انگوٹھے تک کترائے اور بائیں میں انگوٹھے سے چھٹگیا تک، نووی کے اس قول کی کوئی سند معلوم نہیں ہوئی۔ البتہ حضرت عائشہؓ پیغمبرؐ کی حدیث سے دائیں طرف سے شروع کرنے کی سند لے سکتے ہیں اور کلمے کی انگلی سے شروع کرنا اس لیے مستحب ہو سکتا ہے کہ وہ سب الگیوں سے بہتر ہے۔ تشدید میں اس سے اشارہ کرتے ہیں۔ این دلیل العید نے کماکر خاص جمعرات کے دن ناخن کاشنے کی کوئی حدیث صحیح نہیں ہوئی۔

(۵۸۹۰) ہم سے احمد بن ابی رجاء نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے اسحاق بن سلیمان نے بیان کیا، انہوں نے کماکر میں نے حنظله سے نا، انہوں نے ناف سے بیان کیا اور انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موئے زیر ناف موئذنا، ناخن ترشوانا اور موچھ کترانا پیدا کئی سنتوں ہیں۔

(۵۸۹۱) ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے این شب بے بیان کیا، ان سے سعید بن مسیب نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہؓ نے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے نا آپ نے فرمایا کہ پانچ چیزیں ختنہ کرانا، زیر ناف موئذنا، موچھ کترانا، ناخن ترشوانا اور بغل کے بال نوجنا پیدا کئی سنتوں ہیں۔

۵۸۸۹ - حَدَّثَنَا عَلَيْهِ حَدَّثَنَا سُفِيَّاً، قَالَ الرُّهْرَيْ: حَدَّثَنَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً الْفَطْرَةَ حَمْسٌ أَوْ حَمْسٌ مِنَ الْفَطْرَةِ: الْجِنَانُ، وَالْإِسْتِخْدَادُ، وَتَنْفُذُ الْإِبْطِ، وَتَقْلِيمُ الْأَطْفَارِ، وَقَصُّ الشَّارِبِ. [طرفاه فی : ۵۸۹۱، ۶۲۹۷].

لشیخ فطرت یہی ہے ہر ایک کے فوائد بت کچھ ہیں جن کی تفصیل کے لیے دفاتر کی ضرورت ہے۔

۵۸۹۰ - حَدَّثَنَا أَخْمَدَ بْنُ أَبِي رَجَاءِ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتَ حَنْظَلَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ أَبِي عَمْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مِنَ الْفَطْرَةِ حَلْقُ الْعَانَةِ، وَتَقْلِيمُ الْأَطْفَارِ، وَقَصُّ الشَّارِبِ)). [راجع: ۵۸۸۸]

۵۸۹۱ - حَدَّثَنَا أَخْمَدَ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمَ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا أَبْنُ شَهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((الْفَطْرَةُ حَمْسٌ: الْجِنَانُ، وَالْإِسْتِخْدَادُ، وَقَصُّ الشَّارِبِ، وَتَقْلِيمُ الْأَطْفَارِ، وَتَنْفُذُ الْأَبَاطِ)).

[راجع: ۵۸۸۹]

تَسْبِيحٌ ان کے خلاف کرنا فطرت سے بغاوت کرنا ہے جس کی سزا دنیا اور آخرت ہر دو جگہ ملتی ہے مگر جس نے فطرت کو اپنایا وہ بھلائی ہی بھلائی میں رہے گا۔

(۵۸۹۲) ہم سے محمد بن منہاں نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے زینید بن زریع نے، انہوں نے کہا ہم سے عمر بن محمد بن زید نے بیان کیا، ان سے نافع نے اور ان سے حضرت عبد اللہ بن عمر علیہ السلام نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مشرکین کے خلاف کرو، داڑھی چھوڑو اور موچھیں کتراؤ۔

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب حج یا عمرہ کرتے تو اپنی داڑھی (ہاتھ سے) پکڑ لیتے اور (مٹھی) سے جو بال زیادہ ہوتے انہیں کتردا و دیتے۔

بعض لوگوں نے اس سے داڑھی کٹانے کی دلیل لی ہے جو صحیح نہیں ہے۔ اول تو یہ خاص حج سے متعلق ہے۔ دوسرے ایک صحابی کا فعل ہے جو صحیح حدیث کے مقابلہ پر جھٹ نہیں ہے لہذا صحیح یہی ہوا کہ داڑھی کے بال نہ کٹوانے جائیں، واللہ اعلم بالصواب۔

باب داڑھی کا چھوڑ دینا

(۵۸۹۳) مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا ہمیں عبده نے خردی، انہیں عبید اللہ بن عمر نے خردی، انہیں نافع نے اور ان سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، موچھیں خوب کتراؤ یا کرو اور داڑھی کو بڑھاؤ۔

تَسْبِيحٌ دنیا میں مردوں کو داڑھی سے اس قدر فخرت ہو گئی ہے کہ پیش تعداد میں یہی عادت جز پکڑ پکلی ہے حالانکہ حکمت اور سائنس کی رو سے بھی مردوں کے لیے داڑھی کا رکھنا بہت ہی مفید ہے۔ کتب متعلقہ ملاحظہ ہوں۔ مومنوں کے لیے یہی کافی ہے کہ ان کے محبوب رسول کریم ﷺ کی سنت ہے۔

باب بڑھاپے کا بیان

(۵۸۹۴) ہم سے معلی بن اسد نے بیان کیا، کہا ہم سے وہیب نے بیان کیا، ان سے ایوب سختیانی نے، ان سے محمد بن سیرین نے بیان کیا

۵۸۹۲ - حدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا زَيْنِدُ بْنُ زَرْيَعٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنَ زَيْنِدٍ، عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِنِ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((خَالَفُوا الْمُشْرِكِينَ وَوَفِرُوا اللَّهَى، وَأَخْفُوا الشَّوَّارِبَ)).

وَكَانَ أَبْنُ عُمَرَ إِذَا حَجَّ أَوْ اغْتَمَرَ قَبْضَ عَلَى لِحَيَّتِهِ فَمَا فَضَلَ أَحَدَةً.

[طرفہ فی: ۵۸۹۳].

۶۵ - باب إِعْفَاءِ اللَّهِ

بِالكلِّ قِيقَنِ نَهَلَّگَا.

۵۸۹۳ - حدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدَهُ، أَخْبَرَنَا عَبْيَنْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّهُمْ كَوَا الشَّوَّارِبَ وَأَغْفُوا اللَّهَى)). [راجع: ۵۸۹۲]

۶۶ - باب مَا يُذْكُرُ فِي الشَّيْءِ

۵۸۹۴ - حدَّثَنَا مُقْلَنَى بْنُ أَسْدٍ، حَدَّثَنَا وَهِبَتٌ، عَنْ أَيُوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ

کہ میں نے حضرت انس بن میر سے پوچھا کیا نبی کریم ﷺ نے خضاب استعمال کیا تھا۔ بولے کہ آنحضرت ﷺ کے بال ہی بہت کم سفید ہوئے تھے۔

سیرین، قَالَ: سَأَلْتُ أَنَّسًا أَخْضَبَ النَّبِيَّ
ﷺ؟ قَالَ: قَالَ: لَمْ يَئِلْعُ الشَّيْبَ إِلَّا قَلِيلًا.

[راجع: ۳۵۵۰]

انہیں یا میں یا پدرہ۔۔۔۔۔ نامکمل۔

(۵۸۹۵) ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، کہا ہم سے حمد بن زید نے بیان کیا، ان سے ثابت نے بیان کیا کہ حضرت انس بن میر سے نبی کریم ﷺ کے خضاب کے متعلق سوال کیا گیا تو احوال نے کہا کہ آنحضرت ﷺ کو خضاب کی نوبت ہی نہیں آئی تھی اگر میں آپ کی دارثی کے سفید بال گناہاتا تو گن سکتا تھا۔

(۵۸۹۶) ہم سے مالک بن اسماعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے اسرائیل نے بیان کیا، ان سے عثمان بن عبد اللہ بن موهب نے بیان کیا کہ میرے گھروں نے حضرت ام سلمہ بن عینیجا کے پاس پانی کا ایک پیالہ لے کر بھیجا (راوی حدیث اسرائیل راوی نے تین انگلیاں بند کر لیں یعنی وہ اتنی چھوٹی پیالی تھی اس پیالی میں بالوں کا ایک چھا تھا جس میں نبی کریم ﷺ کے بالوں میں سے کچھ بال تھے۔ عثمان نے کہا جب کسی شخص کو نظر لگ جاتی یا اور کوئی یماری ہوتی تو وہ اپنا برتن پانی کا بی بی حضرت ام سلمہ بن عینیجا کے پاس بھیج دیتا۔ (وہ اس میں آنحضرت ﷺ کے بال ڈبو دیتیں) عثمان نے کہا کہ میں نے نکلی کو دیکھا (جس میں موئے مبارک رکھے ہوئے تھے) تو سرخ سرخ بال دکھائی دیئے۔

لشیخ ترجمہ باب یہیں سے لکھا ہے بڑھاپے میں پسلے بال سرخ ہوتے ہیں پھر سفید ہو جاتے ہیں۔ اس حدیث سے یہ بھی لکھا کہ اگر فی الواقع موئے مبارک ہوں تو ان سے برکت لینا باز ہے مگر اعتقاد یہی رہنا چاہیئے کہ یہ برکت بھی اللہ کے ہی حکم سے ملے گی بغیر حکم الٰہی کچھ بھی نہیں ہوتا۔ (تبرک اللہی بینہ المثلث) (الملک: ۱)

(۵۸۹۷) ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے سلام بن ابی مطیع نے بیان کیا، ان سے عثمان بن عبد اللہ بن موهب نے کہ میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے ہمیں نبی کریم ﷺ کے چند بال نکال کر دکھائے جن پر خضاب لگا ہوا تھا۔

۵۸۹۵ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَزْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ قَالَ: سُلَيْمَانُ أَنَّسُ عَنْ خِضَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّهُ لَمْ يَئِلْعُ مَا يَخْضِبُ لَوْ شِئْتُ أَنْ أَعْدَّ شَمَطَاتِهِ فِي الْحَتَّىِ۔ [راجع: ۳۵۵۰]

۵۸۹۶ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ، قَالَ: أَرْسَلْنَا أَهْلِي إِلَى أُمَّةِ سَلَمَةَ بِقِدْحٍ مِنْ مَاءٍ، وَقَبَضَ إِسْرَائِيلُ ثَلَاثَ أَصَابِعَ مِنْ قُصَّةٍ فِيهَا شِعْرٌ مِنْ شِعْرِ النَّبِيِّ وَكَانَ إِذَا أَصَابَ الْإِنْسَانَ عَيْنَ اُوْ شَيْءٍ بَعَثَ إِلَيْهَا مِخْضُبَةً، فَاطَّلَعَ فِي الْجَنْجِلِ فَرَأَيْتُ شِعْرَاتٍ حُمْرًا۔

[طرفہ فی: ۵۸۹۷۔ ۵۸۹۸]

۵۸۹۷ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا سَلَامٌ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أُمَّةِ سَلَمَةَ فَأَخْرَجْتُ إِلَيْنَا شِعْرًا مِنْ شِعْرِ النَّبِيِّ كَامِخْضُوبًا۔ [راجع: ۵۸۹۶]

(۵۸۹۸) اور ہم سے ابو قیم نے بیان کیا، ان سے نصیر بن الی الاشعث نے بیان کیا، ان سے عبد اللہ بن موهب نے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے انسیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا باب دکھایا جو سرخ تھا۔

۵۸۹۸ - وَقَالَ لَنَا أَبُو نُعْمَانَ حَدَّثَنَا نَصِيرٌ
بْنُ الْأَشْعَثِ، عَنْ أَبِي مَوْهَبٍ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ
أَرَنَّهُ شَفَرَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْمَرَ.

[راجع: ۵۸۹۶]

لئے گنجید یونس کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ ان پر مندی اور وسم کا خضاب تھا۔ امام احمد کی روایت میں بھی یوں ہے لیکن امام مسلم نے حضرت انس بن مٹھ سے روایت کیا کہ آنحضرت ﷺ نے خضاب نہیں کیا بلکہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر نے خضاب کیا ہے کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے بال سرخ اس لیے معلوم ہوئے کہ آپ ان پر زرد خوبصورت کیا کرتے تھے۔ (وہیدی)۔

باب خضاب کا بیان

(۵۸۹۹) ہم سے عبد اللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان ثوری نے بیان کیا، کہا ہم سے زہری نے بیان کیا، ان سے ابو سلمہ اور سلیمان بن یسار نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ بن مٹھ نے بیان کیا کہ یہود و نصاری خضاب نہیں لگاتے تم ان کے خلاف کرو یعنی خضاب کیا کرو۔

باب الخضاب

۵۸۹۹ - حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ، حَدَّثَنَا
سُفِيَّانَ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ،
وَسُلَيْمَانَ ابْنَ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ الْيَهُودَ
وَالنَّصَارَى لَا يَصْبِغُونَ فَخَالِفُوهُمْ)).

[راجع: ۳۴۶۲]

لئے گنجید لال یا زرد خضاب کرنا یا مندی اور وسم کا خضاب جس سے بالوں میں کالک اور سرخی آتی ہے جائز ہے لیکن بالکل کالا خضاب کرنا منوع ہے، کہتے ہیں کالا خضاب پہلے فرعون نے کیا تھا۔ حضرت حسن بن مٹھ اور حضرات شیخین مندی اور وسم کا خضاب کیا کرتے تھے۔ حدیث سے یہ بھی ظاہر ہوا کہ اسلام کی نیشن یعنی قومیت ایک مستقل چیز ہے جو مسلمان کی خاص وضع قلع شکل صورت لباس وغیرہ میں داخل ہے۔ یہودیوں وغیرہ کی مخالفت کرنے کا منسوم یہی ہے۔

باب گھوٹھریا لے بالوں کا بیان

(۵۹۰۰) ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے امام مالک بن انس نے بیان کیا، ان سے ریحہ بن ابی عبد الرحمن نے اور ان سے حضرت انس بن مالک بن مٹھ نے، انہوں نے ان سے سنائے وہ بیان کر رہے تھے کہ رسول کریم ﷺ بست لمبے نہیں تھے اور نہ آپ چھوٹے قد کے ہی تھے (بلکہ آپ کاتچ والا قد تھا) نہ آپ بالکل سفید بھورے تھے اور نہ گندم گوں ہی تھے، آپ کے بال گھوٹھریا لے لگھے ہوئے نہیں تھے اور نہ بالکل سیدھے لکھے ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو چالیس سال کی عمر میں رسول بنیا دس سال آپ نے

باب الجعْدِ

۵۹۰۰ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي
مَالِكُ بْنُ أَنَسَ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ
الرَّحْمَنِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
لَيْسَ بِالظَّوِيلِ الْبَانِ وَلَا بِالْقَصِيرِ، وَلَيْسَ
بِالْأَنْتِيضِ الْأَمْهَقِ وَلَيْسَ بِالْأَدْمِ وَلَيْسَ
بِالْجَعْدِ الْقَطِطِ وَلَا بِالسَّبْطِ بَعْثَةُ اللَّهِ عَلَى
رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً، فَاقْفَمْ بِمَكْتَهُ عَشْرَ سِينِ

(نبوت کے بعد) مکہ مکرمہ میں قیام کیا اور دس سال میں نورہ میں اور تقویا سماں سال کی عمر میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دی۔ وفات کے وقت آپ کے سر اور رداڑھی میں پس بال بھی سفید نہیں تھے۔

(۵۹۰۱) ہم سے مالک بن اسماعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے اسرائیل نے ان سے ابو اسحاق نے، کہا میں نے براء بن بیٹھو سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے سرخ حلقہ میں نبی کریم ﷺ سے زیادہ کسی کو خوبصورت نہیں دیکھا (امام بخاری کے کتاب کے) مجھ سے میرے بعض اصحابؓ امام مالک سے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ کے سر کے بال شانہ مبارک کے قریب تک تھے۔ ابو اسحاق نے بیان کیا کہ میں نے براء بن بیٹھو کو ایک مرتبہ سے زیادہ یہ حدیث بیان کرتے شاجب بھی وہ یہ حدیث بیان کرتے تو مسکراتے۔ اس روایت کی متابعت شعبہ نے کی کہ آنحضرت ﷺ کے بال آپ کے کانوں کی لوٹک تھے۔

(۵۹۰۲) ہم سے عبد اللہ بن یوسف تیشی نے بیان کیا، کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی، انہیں نافع نے اور انہیں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رات کعبہ کے پاس مجھے دکھلایا گیا، میں نے دیکھا کہ ایک صاحب ہیں گندی رنگ، گندی رنگ کے لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت، ان کے شانوں تک لے لے جئے بال ہیں ایسے بال والے لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت، انہوں نے بالوں میں لگکھا کر رکھا ہے اور اس کی وجہ سے سر سے پانی نکل رہا ہے۔ دو آدمیوں کا سارا لئے ہوئے ہیں یا دو آدمیوں کے شانوں کا سارا لئے ہوئے ہیں اور خانہ کعبہ کا طواف کر رہے ہیں، میں نے پوچھا کہ یہ کون بزرگ ہیں تو مجھے بتایا گیا کہ یہ حضرت عیسیٰ ابن مریم تیشی ہیں پھر اچانک میں نے ایک لمحہ ہوئے گھوٹکریا لے بال والے شخص کو دیکھا، وہیں آنکھ سے کاتا تھا کویا انگور ہے جو ابھرا ہوا ہے۔ میں نے پوچھا یہ کاتا کون ہے؟ مجھے بتایا گیا کہ یہ سچی دجال ہے۔

یہ سارے مناظر آپ نے خواب میں دیکھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گھوٹکریا لے بالوں والا دیکھا اسی سے باب کا مقصد

وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِينَ وَتَوْفَاهُ اللَّهُ عَلَى
رَأْسِ سِنِينَ سَنَةَ وَتَيْسِيرَ فِي رَأْسِهِ وَلَحْيَتِهِ
عِشْرُونَ شَعْرَةً يَيْضَنَاءَ۔ [راجع: ۳۵۴۷]

۵۹۰۱ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ،
حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ:
سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا
أَخْسَنَ فِي حَلْمَةِ حَمْرَاءَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ.
قَالَ بَعْضُ أَصْحَابِيِّ: عَنْ مَالِكٍ إِنْ جُمِنَةَ
لَتَضَرِّبُ فَرِيقًا مِنْ مُنْكِبِيهِ。 قَالَ أَبُو
إِسْحَاقَ: سَمِعْتُهُ يَحْدُثُ عَيْنَ مَرْءَةٍ مَا حَدَّثَ
بِهِ قُطُّ إِلَّا ضَحِّكَ。 تَابِعَةُ شَعْبَةَ شَعْرَةَ يَيْلَعَ
شَخْمَةَ أَذْنِهِ۔ [راجع: ۳۵۵۱]

۵۹۰۲ - حَدَّثَنَا عَنْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ،
أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ قَالَ: ((أَرَأَيْتِ الْلَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ
فَرَأَيْتُ رَجُلًا آدَمَ كَأَخْسَنَ مَا أَنْتَ رَأَيْتَ
مِنْ أَذْمِ الرِّجَالِ، لَهُ لِمَةٌ كَأَخْسَنَ مَا أَنْتَ
رَأَيْتُ مِنَ اللَّمَمِ قَدْ رَجَلَهَا فَهِيَ تَقْطُرُ مَا
مُتَكَبِّنَا عَلَى رَجُلَيْنِ - أَوْ عَلَى عَوَاقِقِ
رَجَبَيْنِ - يَطْوُفُ بِالْأَيْمَنِ فَسَأَلَتْ مِنْ هَذَا
؟ فَقَيْلَ: الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمٍ، وَإِذَا أَنَا
بِرَجْلٍ جَعَلْتُ قُطْطِيْ أَغْوَرِ الْعَيْنِ الْيَمِنِيِّ
كَانَهَا عَيْنَةً طَافِيَّةً فَسَأَلَتْ مِنْ هَذَا؟ فَقَيْلَ:
الْمَسِيحُ الدَّجَالُ)). [راجع: ۳۴۴۰]

لَتَشْبَهُ مَعْنَى
یہ سارے مناظر ہوتا ہے۔

(۵۹۰۳) ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا، کما ہم کو جبان نے خبر دی، کما ہم سے ہام بن میجی نے بیان کیا، کما ہم سے قادہ نے اور ان سے حضرت انس بن مالک بن شریٹ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے بال موذن ہوں تک پہنچتے تھے۔

(۵۹۰۴) ہم سے موی بن اسماعیل نے بیان کیا، کما ہم سے ہام نے بیان کیا، ان سے قادہ نے اور ان سے حضرت انس بن شریٹ نے کہ نبی کریم ﷺ کے (سر کے) بال موذن ہوں تک پہنچتے تھے۔

(۵۹۰۵) مجھ سے عمرو بن علی نے بیان کیا، کما ہم سے وہب بن جریر نے، کما کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا، ان سے قادہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت انس بن مالک بن شریٹ سے رسول اللہ ﷺ کے بالوں کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا کہ آپ کے بال درمیانہ تھے، نہ بالکل سیدھے لئکے ہوئے اور نہ گھونکھریا لے اور وہ کافوں اور موذن ہوں کے بیچ تک تھے۔

(۵۹۰۶) ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا، کما ہم سے جریر نے بیان کیا، ان سے قادہ نے اور ان سے انس بن مالک بن شریٹ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے ہاتھ بھرے ہوئے تھے میں نے آنحضرت ﷺ کے بعد آپ جیسا (خوبصورت کوئی آدمی) نہیں دیکھا آپ کے سر کے بال میانہ تھے نہ گھونکھریا لے اور نہ بالکل سیدھے لئکے ہوئے۔

(۵۹۰۷) ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا، کما ہم سے جریر بن حازم نے بیان کیا، ان سے قادہ نے اور ان سے حضرت انس بن شریٹ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے ہاتھ اور پاؤں بھرے ہوئے تھے۔ چوہ حسین و جبیل تھا، میں نے آپ جیسا خوبصورت کوئی نہ پہلے دیکھا اور نہ بعد میں، آپ کی ہتھیلیاں کشادہ تھیں۔

(۵۹۰۸-۹) ہم سے عمرو بن علی نے بیان کیا، کما ہم سے معاذ بن ہانی

۵۹۰۳ - حدثنا إسحاق، أخبرنا جبان، حدثنا همام، حدثنا فتادة، حدثنا أنس بن النبي ﷺ كان يضرب شعرة منكبه.

[طرفة في : ۵۹۰۴]

۵۹۰۴ - حدثني موسى بن إسماعيل، حدثنا همام، عن فتادة عن أنس كأن يضرب شعر رأس النبي ﷺ منكبه.

[راجع: ۵۹۰۳]

۵۹۰۵ - حدثني عمرو بن علي، حدثنا وهب بن جرير، قال: حدثني أبي عن فتادة سأله أنس بن مالك رضي الله عنه عن شعر رسول الله ﷺ فقال: كأن شعر رسول الله ﷺ رجالاً ليس بالسبط ولا الجعد بين أذنيه وعاتقه.

[طرفة في : ۵۹۰۶]

۵۹۰۶ - حدثنا مسلم، حدثنا جرير، عن فتادة، عن أنس قال: كان النبي ﷺ ضخم اليدين لم أر بعده، مثله وكان شعر النبي ﷺ رجالاً لا جعداً ولا سبطاً.

[راجع: ۵۹۰۵]

۵۹۰۷ - حدثنا أبو النعمان، حدثنا جرير بن حازم، عن فتادة، عن أنس رضي الله عنه قال: كان النبي ﷺ ضخم اليدين والقدمين حسن الوجه لم أر قبلة ولا بعده مثله وكان بسيط الكفين.

[اطرافه في : ۵۹۰۸، ۵۹۱۰، ۵۹۱۱]

۵۹۰۸ - ۵۹۰۹ - حدثني عمرو بن

نے بیان کیا، کہا تم سے ہام بن یحییٰ نے بیان کیا، کہا تم سے قادہ نے بیان کیا اور ان سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے یا ایک آدمی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے خوبصورت میں نے آپ کے بعد کسی کو نہیں دیکھا۔

(۵۹۱۰) اور ہشام نے بیان کیا، ان سے معمر نے، ان سے قادہ نے اور ان سے حضرت انس بن مالک نے کہ نبی کریم ﷺ کے قدم اور تھیلیاں بھری ہوئی اور گداز تھیں۔

(۵۹۱۱-۱۲) اور ابو بہال نے بیان کیا، ان سے قادہ نے بیان کیا اور ان سے حضرت انس بن مالک یا حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم ﷺ کی تھیلیاں اور قدم بھرے ہوئے تھے آپ جیسا پھر میں نے کوئی خوبصورت آدمی نہیں دیکھا۔

(۵۹۱۳) ہم سے محمد بن شیعی نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے ابن ابی عدی نے بیان کیا، ان سے ابن عون نے اور ان سے مجید نے بیان کیا کہ ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ لوگوں نے دجال کا ذکر کیا اور کسی نے کہا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لفظ "کافر" لکھا ہوگا۔ اس پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے میں نے تو نہیں سنالبتہ آپ نے یہ فرمایا تھا کہ اگر تمہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھنا ہو تو اپنے صاحب خود آنحضرت ﷺ کو دیکھو (کہ آپ بالکل ان کے ہم شکل ہیں) اور حضرت موسیٰ علیہ السلام گندمی رنگ کے ہیں بال گھونکھا لے جیسے اس وقت بھی میں انہیں دیکھ رہا ہوں کہ وہ اس نالے وادی ازرق ناہی میں لبیک کہتے ہوئے اتر رہے ہیں ان کے سرخ اونٹ کی کنکیل کی رسی کھجور کی چھال کی ہے۔

باب خطمی (یا گوندوغیرہ) سے بالوں کو جمانا

علی، حدثنا معاذ بن هانی، حدثنا همام، حدثنا قنادة، عن أنس بن مالك - أو عن رجل - عن أبي هريرة قال : كان النبي ﷺ ضخم القدمين حسن الوجه لم أر بعده مثلاً . [راجع: ۵۹۰۷]

[۵۹۱۰] - وقال هشام عن معمر: عن قنادة، عن أنسٍ كان النبي ﷺ الشفن القدمين والكفين . [راجع: ۵۹۰۷]

[۵۹۱۱-۱۲] - وقال أبو هلال: حدثنا قنادة، عن أنسٍ، أو جابر بن عبد الله - كان النبي ﷺ ضخم الكنفين والقدمين لم أر بعده شبيهاً له .

[راجح: ۵۹۰۷]

[۵۹۱۳] - حدثنا محمد بن المثنى، قال: حدثني ابن أبي عدی، عن ابن عون عن مجاہد، قال: كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَذَكَرُوا الدُّجَالَ فَقَالَ: إِنَّ مَكْتُوبَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ أَسْمَعْهُ فَأَنْظَرُوا إِلَيَّ صَاحِبَكُمْ، وَأَمَّا إِبْرَاهِيمَ فَأَنْظَرُوا إِلَيَّ صَاحِبَكُمْ، وَأَمَّا مُوسَى فَرَجُلٌ آدُمٌ جَعْدٌ عَلَى جَمْلٍ أَخْمَرٍ مَخْطُومٍ بِخُلْبَةٍ، كَانَيْ أَنْظَرُ إِلَيْهِ إِذَا أَنْحَدَرَ فِي الْوَادِي يُلْبَيِّ .

[راجح: ۱۵۰۵]

۶۹ - باب التلبید

(۵۹۱۳) ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا، کہا ہم کو شعیب نے خبر دی، انسیں زہری نے کہا کہ مجھے سالم بن عبد اللہ نے خبر دی اور ان سے حضرت عبد اللہ بن عمر بن شٹھ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عمر بن شٹھ سے سنا، انہوں نے کہا کہ جو شخص سر کے بالوں کو گوند لے (وہ حج یا عمرے سے فارغ ہو کر سرمنڈا ہے) اور جیسے احرام میں بالوں کو حمالیت ہیں غیر احرام میں نہ جھاؤ اور حضرت ابن عمر بن شٹھ کہتے تھے میں نے تو آنحضرت شیخیل کو بال جمالتے دیکھا۔

لشیخ حضرت ابن عمر بن شٹھ نے گویا آنحضرت شیخیل کا واقعہ بیان کر کے اپنے والد کا رد کیا کہ انہوں نے تلبید سے منع کیا حالانکہ آنحضرت شیخیل نے تلبید کی، بہرحال حضرت عمر بن شٹھ کا یہ مطلب نہ تھا بلکہ ان کا مطلب یہ ہے کہ غیر احرام میں احرام والوں کی مشاہدت کر کے تلبید نہ کرو۔

(۵۹۱۴) مجھ سے جبان بن موسیٰ اور احمد بن محمد نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہمیں عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی، انہوں نے کہا ہم کو یونس نے خبر دی، انسیں زہری نے، انسیں سالم نے اور ان سے حضرت عبد اللہ بن عمر بن شٹھ نے بیان کیا کہ میں نے رسول کرم شیخیل سے سنا، آپ نے اپنے بال جمالتے تھے اور احرام کے وقت یوں آپ لبیک کہ رہے تھے۔ ”لَبِيكَ اللَّهُمَّ لَبِيكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبِيكَ أَنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَكَ“ ان کلمات کے اوپر اور کچھ آپ نہیں بڑھاتے تھے۔

(۵۹۱۵) مجھ سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے امام مالک نے بیان کیا، ان سے تافع نے، ان سے حضرت عبد اللہ بن عمر بن شٹھ نے اور ان سے نبی کرم شیخیل کی زوجہ مطہرہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا رسول اللہ! کیا بات ہے کہ لوگ عمرہ کر کے احرام کھول چکے ہیں حالانکہ آپ نے احرام نہیں کھولا۔ آنحضرت شیخیل نے فرمایا کیونکہ میں نے اپنے سر کے بال جمالیے ہیں اور اپنی ہدی (قربانی کے جانور) کے گلے میں قلادہ ڈال دیا ہے۔ اس لیے جب تک میری قربانی کا خرجنہ ہو لے میں احرام نہیں کھول سکتا۔

۵۹۱۴- حدثنا أبو اليمان، أخبرنا شعيب، عن الزهرى قال: أخبرنى سالم بن عبد الله، أن عبد الله بن عمر قال: سمعت عمر رضي الله عنه يقول: من صفر فليخلق، ولا تشبعوا بالطلب، وكان ابن عمر يقول: لقد رأيت رسول الله ملبدًا. [راجع: ۱۵۴۰]

۵۹۱۵- حدثني جيان بن موسى، وأحمد بن محمد، قالا: أخبرنا عبد الله قال أخبرنا يونس عن الزهرى، عن سالم عن ابن عمر رضي الله عنهما قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: ((لَيْكَ اللَّهُمَّ لَيْكَ لَيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ)) لَا يَزِيدُ عَلَى هُؤُلَاءِ الكلمات. [راجع: ۱۵۴۰]

۵۹۱۶- حدثى إسماعيل، قال: حدثى مالك، عن نافع، عن عبد الله بن عمر، عن حفصة رضي الله عنها زوج النبي ﷺ قال: قلت يا رسول الله ما شأن الناس حلو بعمره ولم تخلى أنت من عمرتك؟ قال: ((إني لذلت رأسي، وقلذت هذين فلا أحلى حتى أنحر)).

[راجع: ۱۵۶۶]

روایت میں بال جملے کا ذکر ہے یہی باب سے مطابقت ہے۔

باب (سرمیں بیچوں بیچ بالوں میں) مانگ نکالنا

(۵۹۱۷) ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا، انہوں نے کماہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کی، انہوں نے کماہم سے شاب نے بیان کیا، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ نے بیان کیا اور ان سے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما قال: کان النبی ﷺ یحب مُوافِقَة أهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمِنْ فِيهِ، وَكَانَ أهْلِ الْكِتَابِ يَسْدِلُونَ أَشْعَارَهُمْ، وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُغُونَ رُؤُسَهُمْ فَسَدَّلَ النبی ﷺ نَاصِيَتَهُ ثُمَّ فَرَقَ بَعْدًا۔ [راجح: ۳۵۵۸]

لشیخ مکان سے سرکے بال منون طریقہ پر رکھنا ہر طرح سے بترہے مگر آج ٹل جو فیشن کی دباڑی ہے خاص طور پر ہی ازم ہے۔ باں رکھ کر صورت کو بگاڑنے کا جو فیشن چل پڑا ہے یہ حد درجہ گناہ اور خلقت الہی کو بگاڑنا اور کفار کے ساتھ مشاہد رکھنا ہے۔ فوجوں اسلام کو اسی غلط روشن کے خلاف جادو کی سخت ضرورت ہے۔ ایسا فیشن خود غیروں کی نظر میں بھی معیوب ہے، اس لیے مسلمانوں کو ہرگز اسے اختیار نہ کرنا چاہیئے۔

(۵۹۱۸) ہم سے ابوالولید اور عبد اللہ بن رجاء نے بیان کیا، ان دونوں نے کماکہ ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے حکم بن عتیبہ نے، ان سے ابراہیم تھعی نے، ان سے اسود نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا جیسے میں اب بھی آنحضرت ﷺ کی مانگ میں احرام کی حالت میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں۔ حضرت عبد اللہ بن رجاء نے (اپنی روایت میں) "مفرق النبی ﷺ" (واحد کے صینہ کے ساتھ) بیان کیا یعنی مانگوں کی جگہ صرف لفظ مانگ استعمال کیا۔

باب گیسوؤں کے بیان میں

(۵۹۱۹) ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا، کماہم سے فضل بن عنبرہ نے بیان کیا، کماہم کو ہشیم بن بشیر نے خبر دی، کماہم کو ابوالبشر

۷۰- باب الفرق

(۵۹۱۷) حَدَّثَنَا أَخْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا أَبْنُ شَهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحِبُّ مُوافِقَة أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمِنْ فِيهِ، وَكَانَ أَهْلِ الْكِتَابِ يَسْدِلُونَ أَشْعَارَهُمْ، وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُغُونَ رُؤُسَهُمْ فَسَدَّلَ النَّبِيُّ ﷺ نَاصِيَتَهُ ثُمَّ فَرَقَ بَعْدًا۔ [راجح: ۳۵۵۸]

(۵۹۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، وَعَنْدَهُ اللَّهُ بْنُ رَجَاءٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَعْبَةُ: عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَى أَنْظَرَ إِلَى وَبِصِ الطَّيِّبِ فِي مَقَارِقِ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ مُحْرَمٌ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فِي مَفَرِقِ النَّبِيِّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ہر دو احادیث میں باب کی مطابقت ظاہر ہے۔

۷۱- باب الدُّوَائِبِ

یعنی بالوں کی لشیں۔

(۵۹۱۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ عَبْسَةَ، أَخْبَرَنَا هَشَمَ، أَخْبَرَنَا

جعفر نے خردی (دوسری صد) امام بخاری نے کہا اور ہم سے قریبہ بن سعید نے کہا کہ ہم سے ہشیم نے بیان کیا، ان سے ابو بشر نے، ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس نے بیان کیا کہ میں نے ایک رات اپنی خالہ ام المؤمنین میمونہ بنت حارث بنت اسٹھا کے گھر گزاری، رسول اللہ ﷺ کے لیے اس رات انسیں کے ہاں باری تھی۔ ابن عباس نے بیان کیا کہ پھر حضور اکرم ﷺ رات کی نماز پڑھنے کھڑے ہوئے تو میں بھی آپ کے ہائیں طرف کھڑا ہو گیا۔ ابن عباس نے بیان کیا کہ اس پر آنحضرت ﷺ نے میرے سر کے بالوں کی ایک لٹ پکڑی اور مجھے اپنی دامنی طرف کر دیا۔

ہم سے عمرو بن محمد نے بیان کیا، کہا ہم سے ہشیم نے بیان کیا، کہا ہم کو ابو بشر نے خردی، پھر کسی حدیث نقل کی اس میں یوں ہے کہ میرے چوٹی پکڑ کر یا میرا سر پکڑ کر آپ نے مجھے اپنے داہنے جانب کر دیا۔

لئے بخیر معلوم ہوا کہ حضرت ابن عباس نے گیسو والے تھے۔ پاب اور حدیث میں یہی مطالبہ تھے۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت ابن عباس نے بیان کے باہم پکڑ کر دائیں طرف کھڑا ہونا غلط تھا۔ اسی حالت میں مقتدی کو امام کے دائیں طرف کھڑا ہونا چاہیے۔ بدعتی قبر پرست یا زادوں کا سجادہ نشینوں کی طرح گیسوار کر ان کو کاندھوں سے بھی نیچے نکل لئا اور ریا کاری کے لیے اپنے کو پیر دروش ظاہر کرنا یہ وہ بدترین حرکت ہے جس سے ال اسلام کو سخت پریزی کی ضرورت ہے۔ ملکہ ایسے پیروں اور فقیروں اور مکاروں کے جال میں ہرگز نہ آنا چاہیے۔

اے بمالیں آدم روئے ہست پس بہرستے نہ باید دادوست

باب قزع یعنی کچھ سرمنڈانا کچھ بال رکھنے کے بیان میں

۷۲ - باب الفزع

ای کو عربی میں قرع کہتے ہیں۔ قطلانی نے کہا یہ مرد اور عورت اور لڑکے سب کے لیے کمرہ ہے اس میں یہود کی مشتملت ہے۔

۵۹۲۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَخْلُدٌ بْنُ يَزِيدٍ نَّبَغْلَةً، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبْنُ حُرَيْبَيْجٍ، قَالَ أَخْبَرَنِي عَيْنِدُ اللَّهِ بْنُ حَفْصٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ نَافِعَ أَخْبَرَهُ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: سَعَفَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَا عَنِ الْفَرْعَزِ؟ قَالَ عَيْنِدُ اللَّهِ: قُلْتُ

پچھے کا سر منڈاتے وقت پچھے بال یہاں چھوڑ دے اور پچھے بال وہاں چھوڑ دے۔ (تو اسے قزع کتے ہیں) اسے عبید اللہ نے پیشانی اور سر کے دونوں کناروں کی طرف اشارہ کر کے ہمیں اس کی صورت بتائی۔ عبید اللہ نے اس کی تفسیریوں بیان کی یعنی پیشانی پر پچھے بال چھوڑ دیئے جائیں اور سر کے دونوں کونوں پر پچھے بال چھوڑ دیئے جائیں پھر عبید اللہ سے پوچھا گیا کہ اس میں لڑکا اور لڑکی دونوں کا ایک ہی حکم ہے؟ فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں۔ نافع نے صرف لڑکے کا لفظ کما تھا۔ عبید اللہ نے بیان کیا کہ میں نے عمرو بن نافع سے دوبارہ اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا کہ لڑکے کی کنپی یا گدی پر چوٹی کے بال اگر چھوڑ دیئے جائیں تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن ”قزع“ یہ ہے کہ پیشانی پر بال چھوڑ دیئے جائیں اور بالی سب منڈوائے جائیں اسی طرح سر کے اس جانب میں اور اس جانب میں۔

(۵۹۲۱) ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے عبد اللہ بن شعبی بن عبد اللہ بن انس بن مالک نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے عبد اللہ بن دینار نے بیان کیا اور ان سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہمانے بیان کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ”قزع“ سے منع فرمایا تھا۔

باب عورت کا اپنے ہاتھ سے اپنے خاوند کو خوبیوں کا

(۵۹۲۲) مجھے سے احمد بن محمد مرزوکی نے بیان کیا، کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی، کہا ہم کو یحییٰ بن سعید الفصاری نے خبر دی، انہیں عبد الرحمن بن قاسم نے خبر دی، انہیں ان کے والد قاسم بن محمد نے اور ان سے حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو آپ کے احرام میں رہنے کے لیے اپنے ہاتھ سے خوبیوں کا اور میں نے اسی طرح (دوسری تاریخ کو) منی میں طواف زیارت کرنے

وَمَا الْفَرْغُ؟ فَأَشَارَ لَنَا عَيْنِيَ اللَّهُ قَالَ: إِذَا حَلَقَ الصَّبْيُ وَتَرَكَ هَهُنَا شَعْرَةً وَهَهُنَا وَهَهُنَا فَأَشَارَ لَنَا عَيْنِيَ اللَّهُ إِلَى نَاصِيَتِهِ، وَجَانِيَ رَأْسِهِ قَبْلَ لِعَيْنِيَ اللَّهِ. فَأَنْجَارِيَةُ وَالْفَلَامُ قَالَ: لَا أَذْرِي هَكَذَا قَالَ الصَّبْيُ قَالَ عَيْنِيَ اللَّهُ: وَعَاقَوْذُنَهُ فَقَالَ: أَمَا الْفَصَّةُ وَالْفَقَأُ لِلْفَلَامِ، فَلَا تَأْسِ بِهِمَا وَلَكِنَ الْفَرْغُ أَنْ يُتَرَكَ بِنَاصِيَتِهِ شَعْرٌ وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ غَيْرُهُ، وَكَذَلِكَ شَقُّ رَأْسِهِ هَذَا وَهَذَا۔

[طرفہ فی: ۵۹۲۱]۔

بال چھوڑ نے کو قزع کتے ہیں۔

۵۹۲۱ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُشْتَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ أَنْبِنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ نَهَى عَنِ الْفَرْغِ۔ [راجع: ۵۹۲۰]

۷۳ - بَاب تَطْبِيبِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا بِيَدِيهَا

۵۹۲۲ - حَدَّثَنِي أَخْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرُّحْمَنِ بْنُ الْفَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: طَبَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي لِحُزْمَهِ وَطَبَيْتُهُ بِمَنِي قَبْلَ أَنْ يَفِيضَ۔

[راجع: ۱۵۳۹]

سے پلے اپنے ہاتھ سے آپ کو خوشبو لگائی۔

باب سر اور داڑھی میں خوشبو لگانا

(۵۹۲۳) ہم سے احراق بن نصر نے بیان کیا، کہا ہم سے بیجنی بن آدم نے بیان کیا، کہا ہم سے اسرائیل نے بیان کیا، ان سے ابو احراق نے، انسیں عبد الرحمن بن اسود نے، انسیں ان کے والد نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کو سب سے عمدہ خوشبو لگایا کرتی تھی۔ یہاں تک کہ خوشبو کی چمک میں آپ کے سر اور آپ کی داڑھی میں دیکھتی تھی۔

آخر ہضرت ﷺ کو خوشبو بت دی محبوب تھی۔ اس لیے کہ عالم بالا سے آپ کا تعلق ہر وقت رہتا تھا خاص طور پر حضرت جبریل ﷺ کو بخوبی حاضر ہوتے رہتے تھے اس لیے آپ کا پاک صاف معطر ہنا ضروری تھا۔ ﷺ

باب کنگھا کرنا

(۵۹۲۴) ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا، کہا ہم سے ابن الی ذسب نے بیان کیا، ان سے زہری نے، ان سے سمل بن سعد بن شٹر نے کہ ایک صاحب نے نبی کریم ﷺ کے دیوار کے ایک سوراخ سے گھر کے اندر دیکھا آخر ہضرت ﷺ اس وقت اپنا سر لگھے سے کھجلا رہے تھے پھر آپ نے فرمایا کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم جھانک رہے ہو تو میں تمہاری آنکھ پھوڑ دیتا ازے اذن لینا تو اس کے لیے ہے کہ آدمی کی نظر (کسی کے) ستر پر نہ پڑے۔

لئے بخوبی جب بغیر اجازت دیکے لیا تو پھر اذن کی کیا ضرورت رہی۔ اس حدیث سے یہ لکھا کہ اگر کوئی شخص کسی کے گھر میں جھانکے اور گھر والا کچھ پھیک کر اس کی آنکھ پھوڑ دے تو گھر والے کو کچھ کا وان نہ دینا ہو گا گریہ دور اسلامی کی باتیں میں انفرادی طور پر کسی کا ایسا کرنا اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالتا ہے۔

باب حائضہ عورت اپنے خاوند کے سر میں کنگھی کر سکتی ہے (۵۹۲۵) ہم سے عبد اللہ بن یوسف تیسی نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی، انسیں ابن شاہب نے خبر دی، انسیں عروہ بن زمیر نے اور ان سے امام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کیا کہ میں حالت حیض کے باوجود آخر ہضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر میں کنگھا کرتی تھی۔

۷۴- باب الطیب فی الرأس واللحية
۵۹۲۳- حدثنا إسحاق بن نصر، حدثنا يحيى بن آدم، حدثنا إسرائيل، عن أبي إسحاق، عن عبد الرحمن بن الأسود، عن أبيه عن عائشة قالت : كُنْتُ أطِيبَ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِأطِيبِ مَا يَعْدُ حَتَّى أَجِدَ وَيَصِنَ الطَّيِّبَ فِي رَأْسِهِ وَلَحْيَتِهِ.

آخر ہضرت ﷺ کو خوشبو بت دی محبوب تھی۔ اس لیے کہ عالم بالا سے آپ کا پاک صاف معطر ہنا ضروری تھا۔ ﷺ

باب الامفيشاط

۵۹۲۴- حدثنا آدم بن أبي إیاس، حدثنا ابن أبي ذنب، عن الزُّهْرِيِّ، عن سهل بن سعد أنَّ رجلاً أطلع من حُجَّرَ في دَارِ النَّبِيِّ ﷺ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَحْكُمُ رَأْسَهُ بِالْمِدْرَى فَقَالَ : ((لَوْ عَلِمْتُ أَنِّكَ تَنْظُرُ لَطْفَتَ بِهَا فِي عَيْنِكَ إِنَّمَا جَعَلَ الْإِذْنَ مِنْ قَبْلِ الْأَبْصَارِ)). [طرفاه فی : ۶۲۴۱، ۶۶۰۱] [۶۹۰۱]

لئے بخوبی جب بغیر اجازت دیکے لیا تو پھر اذن کی کیا ضرورت رہی۔ اس کی آنکھ پھوڑ دے تو گھر والے کو کچھ کا وان نہ دینا ہو گا گریہ دور اسلامی کی باتیں میں انفرادی طور پر کسی کا ایسا کرنا اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالتا ہے۔

باب ترجیل الحائض زوجها

۵۹۲۵- حدثنا عبد الله بن يومف، أخبرنا مالك، عن ابن شهاب، عن عروة بن الزبير عن عائشة رضي الله عنها قالت: كُنْتُ أرْجُلُ رَأْسَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَنَا حَائِضٌ.

ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے بیان کیا، کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی، انسیں ہشام نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسی طرح یہ حدیث بیان کی۔

باب بالوں میں لگھا کرنا

(۵۹۲۶) ہم سے ابو الولید نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے اشعت بن سلیم نے، ان سے ان کے والد نے، ان سے مسروق نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کرم ﷺ ہر کام میں جمال تک ممکن ہوتا ہے اسی طرف سے شروع کرنے کو پسند فرماتے تھے، لگھا کرنے اور وضو کرنے میں بھی۔

باب مشک کا بیان

(۵۹۲۷) مجھ سے عبد اللہ بن محمد ہمدانی نے بیان کیا، کہا ہم سے ہشام بن یوسف صناعی نے بیان کیا، کہا ہم کو معمرا نے خبر دی، انسیں زہری نے، انسیں سعید بن المیب نے اور انسیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کرم ﷺ نے فرمایا (کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا) ابن آدم کا ہر عمل اس کا ہے سواروزہ کے کیا ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا اور روزہ دار کے منہ کی خوبیوں اللہ کے نزدیک مشک کی خوبیوں سے بھی بڑھ کرہے۔

لئے جائیں روزہ ایسا عمل ہے کہ آدمی اس میں غالباً خدا کے ڈر سے کھانے پینے اور شوت رانی سے باز رہتا ہے اور دوسرا کوئی آدمی اس پر مطلع نہیں ہو سکتا اس لیے اس کا ثواب بھی بڑا ہے ایسے پاک عمل کی تشبیہ مشک سے دی گئی یہی مشک کے پاک ہونے کی دلیل ہے۔ مجتہد اعظم حضرت امام بخاری کا یہ اجتہاد بالکل درست ہے۔

باب خوبیوں کا نامستحب ہے

(۵۹۲۸) ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا، کہا ہم سے وہیب نے بیان کیا، ان سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا، ان سے عثمان بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں رسول کرم ﷺ کو آپ کے احرام کے وقت عدمہ سے

- حدیثنا عبد الله بن يوسف، أخبرنا مالك، عن هشام، عن أبيه عن عائشة مطلة. [راجع: ۲۹۰]

۷۷- باب التزجيل والتميم فيه

۵۹۲۶- حدثنا أبو الوليد، حدثنا شعبة، عن أشعث بن سليم، عن أبيه عن مسروق، عن عائشة عن النبي ﷺ أنه كان يُغَبِّه التيمم ما استطاع في ترجله ووضوئه. [راجع: ۱۶۸] آپ دائم طرف سے شروع کرتے تھے۔

۷۸- باب ما يُذَكَّرُ في المسنك

اس کا پاک ہوتا۔

۵۹۲۷- حدثني عبد الله بن محمد، حدثنا هشام، أخبرنا معمراً، عن الزهرى عن ابن المسمى، عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قال: ((كُلُّ عمل ابن آدم له إِلَّا الصوم فلِأَنَّهُ لِي وَأَنَا أَجزي به، وَلَخُلُوفُ فِيمَا الصائم أَطْيَبُ عِنْدَ الله من ربيع المسنك)). [راجع: ۱۸۹۴]

لئے جائیں اس کی دلیل ہے کہ آدمی اس میں غالباً خدا کے ڈر سے کھانے پینے اور شوت رانی سے باز رہتا ہے اور دوسرا کوئی آدمی اس پر مطلع نہیں ہو سکتا اس لیے اس کا ثواب بھی بڑا ہے ایسے پاک عمل کی تشبیہ مشک سے دی گئی یہی مشک کے پاک ہونے کی دلیل ہے۔ مجتہد اعظم حضرت امام بخاری کا یہ اجتہاد بالکل درست ہے۔

۷۹- باب ما يُستحب من الطيب

۵۹۲۸- حدثنا موسى، حدثنا وهب، حدثنا هشام، عن بن عثمان بن عروة، عن أبيه عن عائشة رضي الله عنها قالت: كُنْتُ أَطْيَبَ النَّبِيِّ ﷺ عِنْدَ إِخْرَاجِهِ بِأَطْيَبِ

عمرہ خوشبو جوں سکتی تھی، وہ لگائی۔

باب خوشبو کا پھیر دینا منع ہے

(۵۹۲۹) ہم سے ابو قیم نے بیان کیا، کہا ہم سے عروہ بن ثابت النصاری نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے ثمامة بن عبد اللہ نے بیان کیا اور ان سے حضرت انس بن مالک نے کہ (جب ان کو) خوشبو (بھی) کی جاتی تو آپ وہ واپس نہیں کیا کرتے تھے اور کہتے کہ نبی کریم ﷺ بھی خوشبو کو واپس نہیں فرمایا کرتے تھے۔

باب ذریہ کا بیان

(۵۹۳۰) ہم سے عثمان بن عیشم نے بیان کیا یا محمد بن عبیدیلی نے، انسیں عثمان بن عیشم نے (امام بخاری کو شک ہے) ان سے امن جرتع نے انسوں نے کہا مجھ کو عمر بن عبد اللہ بن عروہ بن زبیر نے خبر دی، انسوں نے عروہ اور قاسم دونوں سے سنا، وہ دونوں امام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کرتے تھے کہ انسوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو جوہ الوداع کے موقع پر احرام کھولتے اور احرام باندھنے کے وقت اپنے ہاتھ سے ذریہ (ایک قسم کی مرکب) خوشبو لگائی تھی۔

باب حسن کے لیے جو عورتیں داشت کشادہ کرائیں

(۵۹۳۱) ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا، کہا ہم سے جریر بن عبد الحمید نے بیان کیا، ان سے منصور بن معتر نے، ان سے ابراہیم نجحی نے، ان سے علقہ نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود بن عثیم نے کہ اللہ تعالیٰ نے حسن کے لیے گوئے والیوں، گداوے والیوں پر اور چرے کے بال اکھاڑے والیوں پر اور دانتوں کے درمیان کشادگی پیدا کرنے والیوں پر، جو اللہ کی خلقت کو بد لیں ان سب پر لعنت بھیجی ہے، میں بھی کیوں نہ ان لوگوں پر لعنت کروں جن پر رسول کریم ﷺ

ما آجذب۔ [راجع: ۱۵۳۹]

۸۰- باب مَنْ لَمْ يَرُدِ الطَّيْبَ

۵۹۲۹- محدثنا أبو نعيم، حدثنا عززة بن ثابت الأنصاري، قال: حدثني ثمامه بن عبد الله، عن أنس رضي الله عنه أنه كان لا يرد الطيب وزعم أن النبي ﷺ كان لا يرد الطيب۔ [راجع: ۲۵۸۲]

۸۱- باب الذريعة

جو ایک قسم کی مرکب خوشبو ہوتی ہے۔

۵۹۳۰- حدثنا عثمان بن الهيثم أو محمد عنه عن ابن جرير، أخبرني عمر بن عبد الله بن عززة، سمع عززة والقاسم يخبران عن عائشة قالت: طيبة رسول الله ﷺ بيده يذريرة في حجة الوداع للجعل والإخراج۔

[راجع: ۱۵۳۹]

۸۲- باب المُتَفَلِّجَاتِ لِلْخَيْرِ

۵۹۳۱- حدثنا عثمان، حدثنا جریر، عن منصور عن إبراهيم، عن علقة عن عبد الله، لعن الله الواشمات والمستونشمات والمُتَفَلِّجَاتِ لِلْخَيْرِ المُغَيَّراتِ خلق الله تعالى، ما لي لا ألغى من لعن النبي ﷺ في كتاب الله: (وَمَا آتَكُمْ

نے لعنت کی ہے اور اس کی دلیل کہ آنحضرت ﷺ کی لعنت خود
الرسُّوْلُ فَخُدُوْهُ - إِلَى - فَانْتَهَا۔ [راجح: ۴۸۸۶]

قرآن مجید میں موجود ہے۔ آئیت و ما تکم الرسول فخدوه ہے۔

الله تعالیٰ نے اس آیت مذکورہ میں فرمایا کہ جو حکم رسول اللہ ﷺ کو دیں تو تم اسے تسلیم کر لوا اور جس سے روکیں اس سے باز رہو۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ ارشادات نبوی کو جن کا دوسرا نام حدیث ہے تسلیم کرنا فرض ہے۔ اس سے گروہ مذکورین حدیث نبوی کا رد ہوا جو حدیث نبوی کا انکار کر کے قرآن کو اپنی خواہش کے مطابق بنانا چاہتے ہیں، اللہ اس گروہ فرقے سے محظوظ رکھے۔ اس دور آزادی میں ایسے لوگوں نے کافی قتنہ برپا کیا ہوا ہے جو عالمہ المسلمین کے ایمانوں پر ڈاکہ ڈالتے رہتے ہیں، ان میں بعض لوگ تین وقت کی نمازوں کے قائل ہیں اور نماز کو بھی اپنی خواہش کے مطابق غلط سلط ڈھال لیا ہے۔

هدایہ اللہ۔

باب بالوں میں الگ سے بناؤ چیلائگا تا اور دوسرے بال جوڑتا

(۵۹۳۲) ہم سے اسماعیل بن ابی شیبہ نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے امام مالک نے بیان کیا، ان سے ابن شاہب نے، ان سے حمید بن عبد الرحمن بن عوف اور انہوں نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان رض سے حج کے سال میں سادہ مدینہ منورہ میں منبر پر یہ فرمारہ ہے تھے انہوں نے بالوں کی ایک چوٹی جوان کے چوکیدار کے ہاتھ میں تھی لے کر کہا کہاں ہیں تمہارے علماء میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ اس طرح بال بنانے سے منع فرمारہ ہے تھے اور فرمारہ ہے تھے کہ بنی اسرائیل اس وقت تباہ ہو گئے جب ان کی عورتوں نے اس طرح اپنے بال سنوارنے شروع کر دیئے۔

(۵۹۳۳) اور ابن ابی شیبہ نے بیان کیا، ان سے یونس بن محمد نے بیان کیا، ان سے فتح نے بیان کیا، ان سے زید بن اسلم نے، ان سے عطاء بن یسار نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رض نے کہ نبی کشم ﷺ نے فرمایا سر کے قدرتی بالوں میں مصنوعی بال لگانے والیوں پر اور لگوانے والیوں پر اور گودنے والیوں پر اور گدوانے والیوں پر اللہ نے لعنت بھیجی ہے۔

(۵۹۳۴) ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے عمرو بن مرہ نے بیان کیا کہ میں نے حسن بن اسلم بن

۸۳- باب وَصْلٍ فِي الشِّعْرِ

۵۹۳۲- حدَثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَثَنِي
مَالِكُ، عَنْ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حَمِيدِ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْنَفٍ أَنَّهُ سَمِعَ مَعَاوِيَةَ
بْنَ أَبِي سَفِيَانَ عَامَ حَجَّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ
وَهُوَ يَقُولُ : وَتَأَوَّلَ فُصْلَةً مِنْ شِعْرٍ كَانَتْ
بِيَدِ حَوْسِيِّ أَيْنَ عَلَمَاؤُكُمْ؟ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسّع نعمتہ عَنْ مِثْلِ هَذِهِ
وَيَقُولُ: ((إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ
أَتَحَدَ هَذِهِ نِسَاءَهُمْ)). [راجح: ۳۴۶۸]

۵۹۳۳- وَقَالَ ابْنُ أَبِي شِتَّيَةَ : حَدَثَنَا
يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَثَنَا فَلِيْحٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ
أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسّع نعمتہ قَالَ: ((لَعْنَ
اللَّهِ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ، وَالْوَاشِمَةَ
وَالْمُسْتَوْشِمَةَ)).

۵۹۳۴- حدَثَنَا آدُمُ، حَدَثَنَا شَعْبَةُ، عَنْ
عَمْرُو بْنِ مُرْءَةَ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ

نیاق سے سنًا، وہ صفیہ بنت شیبہ سے بیان کرتے تھے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ انصار کی ایک لڑکی نے شادی کی۔ اس کے بعد وہ بیمار ہو گئی اور اس کے سر کے بال جھٹر گئے، اس کے گھر والوں نے چاہا کہ اس کے بالوں میں مصنوعی بال لگادیں۔ اس لئے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مصنوعی بال جوڑنے والی اور جڑوانے والی دونوں پر لعنت بھیجی ہے۔ شعبہ کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن احیا بن نبی ابیان بن صالح سے، انہوں نے حسن بن مسلم سے، انہوں نے صفیہ سے، انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔

(۵۹۳۵) مجھ سے احمد بن مقدمان نے بیان کیا، کہا ہم سے فضیل بن سلیمان نے بیان کیا، کہا ہم سے منصور بن عبد الرحمن نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے میری والدہ صفیہ بنت شیبہ نے بیان کیا، ان سے حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک خاتون نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور کہا کہ میں نے اپنی لڑکی کی شادی کی ہے اس کے بعد وہ بیمار ہو گئی اور اس کے سر کے بال جھٹر گئے اور اس کا شوہر مجھ پر اس کے معاملہ میں زور دیتا ہے۔ کیا میں اس کے سر میں مصنوعی بال لگادوں؟ اس پر آنحضرت ﷺ نے مصنوعی بال جوڑنے والیوں اور جڑوانے والیوں کو برا کہا۔ ان پر لعنت بھیجی۔

(۵۹۳۶) ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کی بیوی فاطمہ نے، ان سے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مصنوعی بال لگانے والی اور لگوانے والی پر لعنت بھیجی ہے۔

(۵۹۳۷) ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا، کہا ہم کو حضرت عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی، کہا ہم کو عبید اللہ عمری نے خبر دی، اُسیں نافع نے اور انہیں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ ﷺ نے

مسلم بن بیناق، یَحَدَّثُ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْ شَبِيَّةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ جَارِيَةً مِنَ الْأَنْصَارِ تَرَوَّجَتْ وَأَنَّهَا مَرْضَتْ فَتَمَعَطَ شَغْرَهَا، فَأَرَادُوا أَنْ يَصْلُوُهَا فَسَأَلُوا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((لَعْنَ اللَّهِ الْوَاصِلَةُ وَالْمُسْتَوْصِلَةُ)).

تابعہ ابی إسحاق، عَنْ أَبِيَّ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ الْحَسَنِ، عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ.

[راجع: ۵۲۰۵]

(۵۹۳۵) - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُقْدَامِ، حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ سَلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا مُنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ حَدَّثَنِي أُمِّي عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ: إِنِّي أَنْكَحْتُ ابْنَتِي ثُمَّ أَصَابَهَا شَكُوكٌ فَتَمَرَّقَ رَأْسُهَا وَزَوْجُهَا يَسْتَجْثِثُ بِهَا أَفَأَصِلُّ رَأْسَهَا؟ فَسَبَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْوَاصِلَةُ وَالْمُسْتَوْصِلَةُ.

[طرفہ فی: ۵۹۳۶، ۵۹۴۱]

(۵۹۳۶) - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شَبَّةُ، عَنْ هَشَامَ بْنِ عَزْوَةَ، عَنْ امْرَأَتِهِ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ: لَعْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةُ وَالْمُسْتَوْصِلَةُ۔ [راجع: ۵۹۳۵]

(۵۹۳۷) - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا عَبْيَدُ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ

فرمایا اللہ نے مصنوعی بال جوڑنے والیوں پر، جڑوانے والیوں پر، گودنے والیوں پر اور گدوانے والیوں پر لعنت بھیجی ہے۔ نافع نے کہا کہ ”گودناکبھی مسوزے پر بھی گودا جاتا ہے۔“

رسول اللہ ﷺ قَالَ: ((لَعْنَ اللَّهِ الْوَاصِلَةُ وَالْمُسْتَوْصِلَةُ، وَالْوَاشِمَةُ وَالْمُسْتَوْشِمَةُ)).
قالَ نَافِعٌ: الْوَشْمُ فِي الْلَّثَّةِ.

[أطراfe في: ٥٩٤٠، ٥٩٤٢، ٥٩٤٧]

٥٩٣٨ - حَدَّثَنَا آدُمُ، حَدَّثَنَا شَعْبَةُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرْءَةَ سَمِعَتْ سَعِيدَ بْنَ الْمُسْتَبِ قَالَ: قَدِيمٌ مُعَاوِيَةُ الْمَدِينَةِ آخِرَ قَدْمَةٍ قَدِيمَهَا فَخَطَبَنَا فَأَخْرَجَ كُبَّةً مِنْ شَعْرٍ قَالَ: مَا كُنْتُ أَرَى أَحَدًا يَفْعَلُ هَذَا غَيْرَ الْيَهُودِ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَمَاءُ الرُّؤْزَ يَغْنِي الْوَاصِلَةَ فِي الشَّعْرِ. [راجع: ٣٤٦٨]

٨٤ - باب المُتَّمَصَّصَاتِ

٥٩٣٩ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: لَعْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْوَاسِعَاتِ وَالْمُتَّمَصَّصَاتِ، وَالْمُفَلَّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيَّرَاتِ خَلَقَ اللَّهُ فَقَالَتْ أُمُّ يَغْنُوْبَ: مَا هَذَا؟ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: وَمَا لِي لَا لَعْنَ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَفِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَتْ: وَاللَّهِ لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ الْوَخْنَيْنِ فَمَا وَجَدْنَاهُ قَالَ: وَاللَّهِ لَيْنَ قَرَأْتِهِ لَقَدْ وَجَدْنَاهُ هُوَ مَا آتَكُمُ الرَّسُولُ فَخُلُودُهُ، وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَأَنْتُهُواهُ.

[راجع: ٤٨٨٦]

(٥٩٣٨) ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا کہا ہم سے عمرو بن مرہ نے بیان کیا کہ میں نے سعید بن مسیب سے سنائیں ہوئے نے بیان کیا کہ حضرت معاویہ بن خثیر آخری مرتبہ مدینہ منورہ تشریف لائے اور ہمیں خطبہ دیا۔ آپ نے بالوں کا ایک گچانکال کے کما کہ یہ یہودیوں کے سوا اور کوئی نہیں کرتا تھا۔ نبی کرم ﷺ نے اسے زور لیعنی فرمایا یعنی جو بالوں میں جوڑ لگائے تو ایسا آدمی مرد ہو یا عورت وہ مکار ہے جو اپنے مکروہ فریب پر اس طور پر پردہ دالتا ہے۔
باب چہرے پر سے روئیں اکھاڑنے والیوں کا بیان

(٥٩٣٩) ہم سے اسحاق بن ابراہیم بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو جریر نے خبر دی، انہیں منصور نے، انہیں ابراہیم نجحی نے اور ان سے علمتہ نے کہ عبداللہ بن مسعود بن خثیر نے خوبصورتی کے لیے گودنے والیوں، چہرے کے بال اکھاڑنے والیوں اور سامنے کے دانتوں کے درمیان کشادگی پیدا کرنے والیوں جو اللہ کی پیدائش میں تبدیلی کرتی ہیں، ان سب پر لعنت بھیجی تو ام یعقوب نے کما کہ یہ کیا بات ہوئی۔ عبداللہ بن مسعود بن خثیر نے کما آختر میں کیوں نہ ان پر لعنت بھیجوں جن پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت بھیجی ہے اور کتاب اللہ میں اس پر لعنت موجود ہے۔ ام یعقوب نے کما کہ اللہ کی قسم میں نے پورا قرآن مجید پڑھ دا اور کیسی بھی ایسی کوئی آیت مجھے نہیں ملی۔ عبداللہ بن مسعود بن خثیر نے کما اللہ کی قسم اگر تم نے پڑھا ہو تا تو تمیں ضرور مل جاتا کیا تم کو یہ آیت معلوم نہیں و ما انکام الرسول فخذلوه و ما نہاکم عنہ فانتهوا یعنی ”اور جو کچھ رسول تمیں دیں اسے لے لو اور جس سے بھی تمہیں منع کریں اس سے رک جاؤ：“

باب جس عورت کے بالوں میں دوسرے کے بال جوڑے جائیں

(۵۹۳۰) مجھ سے محمد بن سلام نے بیان کیا، ان سے عبدہ نے بیان کیا، ان سے عبد اللہ نے بیان کیا، ان سے نافع نے اور ان سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قال: لَعْنَ النَّبِيِّ ﷺ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ، وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ۔ [راجح: ۵۹۳۷]

(۵۹۳۱) ہم سے امام حمیدی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے، ان سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا، انہوں نے فاطمہ بنت منذر سے نہ، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے اسماء بنت ابو بکر صدیقؓ سے نہ، انہوں نے بیان کیا کہ ایک عورت نے نبی کرم مسیحؓ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ؟ میری لڑکی کو خرے کا بخار ہو گیا اور اس سے اس کے بال بھڑک گئے۔ میں اس کی شادی بھی کر پچھی ہوں تو کیا اس کے مصنوعی بال لگا دوں؟ آنحضرت مسیحؓ نے فرمایا کہ اللہ نے مصنوعی بال لگانے والی اور جس کے لگایا جائے، دونوں پر لعنت بھیجی ہے۔

آج کل تو مصنوعی دائریں میں امام، خطیب یا استقلال کرتے نے گئے ہیں ایسے لوگوں کی جس قدر نہ ملت کی جائے کم ہے جو احکام اسلام کی اس قدر تحریر کرتے ہیں۔

(۵۹۳۲) مجھ سے یوسف بن موسیٰ نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے فضل بن دکین نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے صخر بن جویریۃ، انہوں نے بیان کیا، ان سے نافع نے اور ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قال: لَعْنَ النَّبِيِّ ﷺ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ، وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ۔ [راجح: ۵۹۳۵]

(۵۹۳۳) مجھ سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا، کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خردی، کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خردی، انہیں منصور

۸۵- باب المَوْصُولَةِ

۵۹۴۰- حدَثَنِي مُحَمَّدٌ، حَدَثَنَا عَبْدَهُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَعْنَ النَّبِيِّ ﷺ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ، وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ۔ [راجح: ۵۹۳۷]

۵۹۴۱- حدَثَنَا الْحَمِيدِيُّ، حَدَثَنَا سَفِيَّاً، حَدَثَنَا هِشَامٌ، أَنَّهُ سَمِعَ فَاطِمَةَ بِنْتَ الْمُنْذِرِ تَقُولُ: سَمِعْتُ أَسْمَاءَ قَالَتْ سَأَلْتُ إِمْرَأَةَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي ابْنَتِي أَصَابَتْهَا الْحَصْنَةُ فَأَمْرَقَ شَعْرَهَا، وَإِنِّي رَوَّجْتُهَا أَفَأَصِلُّ فِيهِ؟ فَقَالَ: (لَعْنَ اللَّهِ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ)۔

[راجح: ۵۹۳۵]

۵۹۴۲- حدَثَنِي يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، حَدَثَنَا الْفَضْلُ بْنُ ذَكْرَى، حَدَثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ، عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَمِعْتُ النَّبِيِّ ﷺ أَوْ قَالَ النَّبِيِّ ﷺ: ((الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ، وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ، وَالْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ)) يَعْنِي لَعْنَ النَّبِيِّ ﷺ۔ [راجح: ۵۹۳۷]

۵۹۴۳- حدَثَنِي مُحَمَّدٌ بْنُ مُقاَطِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا سَفِيَّاً، عَنْ

نے، انہیں ابراہیم نجحی نے، انہیں علمقہ نے اور ان سے حضرت عبد اللہ بن مسعود بن عثیمین نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے گوئے والیوں پر اور گدوائے والیوں پر اور چہرے کے بال اکھاڑنے والیوں پر اور خوبصورتی پیدا کرنے کے لیے سامنے کے دانتوں کے درمیان کشادگی کرنے والیوں پر جو اللہ کی پیدائش میں تبدیلی کرتی ہیں، 'اعنت بھیجی ہے پھر میں کیوں نہ ان پر لعنت بھیجوں جن پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت بھیجی ہے اور وہ اللہ کی کتاب میں بھی موجود ہے۔

مَنْصُورٌ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَعْنَ اللَّهِ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَرْشِمَاتِ وَالْمُتَمَمَّصَاتِ وَالْمُتَفَلَّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيْرَاتِ خَلَقَ اللَّهُ مَا لِي لَا لَعْنَ مَنْ لَعَنَهُ رَسُولُ اللَّهِ هُوَ فِي كِتَابِ اللَّهِ

[رائع: ٤٨٨٦]

یہاں بس آیت ﴿وَمَا أَنْكِمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهِّكُمْ عَنِّهِ فَانْتَهُوا﴾ (الْحُشْر: ۷) کی طرف اشارہ ہے

٨٦ - بَابُ الْوَاشِمَةِ

(۵۹۳۴) مجھ سے بھی بن ابی بشیر نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالرازاق نے بیان کیا، ان سے معمر نے، ان سے ہمام نے اور ان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نظر لگ جاتا حق ہے اور آخر خضرت ﷺ نے گوئے منع فرمایا۔

٥٩٤ - حدثني يحيى، حدثنا عبد الرزاق، عن مغمر، عن همام، عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : ((العين حُقٌّ)) . وَنَهَا عَنِ الْوَشْمِ .

جو لوگ نظر لگنے کو غلط جانتے ہیں وہ بے وقوف ہیں ان کو یہ معلوم نہیں کہ نظر میں اللہ تعالیٰ نے بڑے بڑے اثر رکھے ہیں **لشیخ حنفی** مسمریزم کا جادو صرف نظر کے اثر سے ہوتا ہے جو اللہ اور اس کے رسول نے فرمایا وہی حق ہے۔ اب جس قدر فلاں کی ترقی ہوتی جاتی ہے اسی قدر معلوم ہوتا جاتا ہے کہ قرآن و حدیث میں جو چودہ سو برس پہلے لایا گیا تھا وہ برق ہے دیکھو اگلے حکیم یہ سمجھتے تھے کہ تارے آسمان میں گزئے ہوتے ہیں اور قرآن مجید کی اس آیت «كُلٌّ فِي لَذْكَرِ يَسْبُخُونَ» (الأنبياء: ۳۳) کی تاویل کرتے تھے اب نے تلفظ سے معلوم ہوا کہ ان حکیموں کا خیال غلط تھا تارے کھلی فضا میں پھر رہے ہیں اسی طرح سے «وَأَرْسَلْنَا الرُّوحَ لِوَاقِعَهُ» (الجبر: ۲۲) کا مطلب اگلے حکیم نہیں سمجھتے تھے، اب معلوم ہوا کہ ہوا میں زور خست کامادہ اڑک مادہ درخت میں جاتا ہے گویا ہوا میں مادہ درختوں کو حاملہ بناتی ہیں۔ لواقع کے یہی معنی ہیں حاملہ کرنے والیاں۔ قرآن میں شراب قلل و پیشرب کو حرام کر دیا گیا اس کو رجب فرمایا اگلے حکیم کہتے تھے تھوڑی شراب کو کیوں حرام کیا اس سے نہ نہیں ہوتا بلکہ قوت ہوتی ہے اب یہ غلط نکل کیونکہ تھوڑی شراب پیتے ہی آدم کو اپنے اوپر قدرت نہیں رہتی وہ نیادہ پی لیتا ہے اور اپنے تینیں خراب کرتا ہے۔ قرآن مجید میں چار بیویوں تک کی اور ضرورت کے وقت طلاق دینے کی اجازت ہوئی اب تمام ملک کے عقلاءً تشیم کرتے جاتے ہیں کہ قرآن مجید میں جو حکم دیا گیا وہی قرآن مصلحت ہے اور جانتے ہیں کہ اتنی اتنی قوموں میں اسی کو رواج دس۔ وہیں علیٰ ہذا (از حضرت مولانا وحید الزماں صاحب (رَضِيَ اللہُ عَنْہُ))

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا، کہا ہم سے ابن مددی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عبیس نے بیان کیا، کہا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن عابس سے منصور کی حدیث ذکر کی جو وہ ابراہیم سے بیان کرتے تھے کہ ان سے علقہ نے اور ان سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا تو

حدَّثَنَا أَبْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا أَبْنُ مَهْدِيٍّ،
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: ذَكَرْتُ لِعَنِ الدُّرْخَمِ
بْنُ عَابِسٍ، حَدِيثَ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ،
عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَنْدِ اللَّهِ فَقَالَ: سَمِعْتُهُ

عبد الرحمن نے کہا کہ میں نے بھی منصور کی حدیث کی طرح امیکوپ سے سنائے ہے وہ عبد اللہ بن مسعود بن عثیمین سے بیان کرتی تھیں۔

(۵۹۳۵) ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے عون بن ابی جعیف نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد (ابو جعیف بن عثیمین) کو دیکھا، انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے خون کی قیمت کتے کی قیمت کھانے سے منع فرمایا اور سود لینے والے اور دینے والے گوئے والی اور گدوانے والی (پر لعنت بھیجی)

من امِ یعقوب عن عبد الله مثل حدیث
منصور. [راجع: ۵۷۴۰]

۵۹۴۵ - حدثنا سليمان بن حرب،
حدثنا شعبة، عن عون بن أبي جعيف،
قال: رأيتك أبي فقال: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَا
عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ، وَثَمَنِ الْكَلْبِ، وَآكِلِ
الرَّبَّا وَمُوْكِلِهِ، وَالْوَاشِمَةِ وَالْمُسْتَوْشِمَةِ.

[راجع: ۲۰۸۶]

باب گدوانے والی عورت کی برائی کا بیان

(۵۹۳۶) ہم سے زیر بن حرب نے بیان کیا، کہا ہم سے جریر نے بیان کیا، ان سے عمارہ نے، ان سے ابو زرعة نے اور ان سے ابو ہریرہ بن عثیمین نے بیان کیا کہ عمر بن عثیمین کے پاس ایک عورت لائی گئی جو گوئے کا کام کرتی تھی۔ عمر بن عثیمین کھڑے ہو گئے (اور اس وقت موجود صحابہ سے) کہا میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کسی نے کچھ نبی کریم ﷺ سے گوئے کے متعلق سنا ہے۔ ابو ہریرہ بن عثیمین نے کہا کہ میں نے کھڑے ہو کر عرض کیا امیر المؤمنین! میں نے سنا ہے۔ عمر بن عثیمین نے پوچھا کیا سنا ہے؟ ابو ہریرہ بن عثیمین نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے کہ گوئے کا کام نہ کرو اور نہ گدواؤ۔

(۵۹۳۷) ہم سے مدد نے بیان کیا، کہا ہم سے سعید بن عبید نے بیان کیا، انہیں عبد اللہ نے خبر دی، کہ مجھ کو خبر دی نافع نے اور ان سے حضرت عبد اللہ بن عمر بن عیاش نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے مصنوعی بال لگانے والی اور لگوانے والی اور گوئے والی اور گدوانے والی پر لعنت بھیجی ہے۔

(۵۹۳۸) ہم سے محمد بن شنی نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد الرحمن نے بیان کیا، ان سے سفیان بن عیینہ نے، ان سے منصور نے، ان سے ابراہیم نے، ان سے علقمة نے اور ان سے حضرت عبد اللہ بن مسعود

۸۷- باب المستوشمة

۵۹۴۶ - حدثنا زهير بن حرب، حدثنا
جرير، عن عمارة، عن أبي زرعة، عن
أبي هريرة رضي الله عنه قال: أتي عمر
بإمرأة تشم فقام فقال: أنسدكم بالله من
سمع من النبي ﷺ في الوشم فقال أبو
هريرة: فقمت قلت: يا أمير المؤمنين أنا
سمعت: قال: ما سمعت؟ قال: سمعت
النبي يقول: ((لا تشنن ولا
 تستوشمن)).

۵۹۴۷ - حدثنا مسدة، حدثنا يحيى بن
سعيد، عن عبد الله، أخبارني نافع، عن
ابن عمر قال: لعن النبي ﷺ الواصلة
والمستوصلة والواشمة والمستوشمة.

[راجع: ۵۹۳۷]

۵۹۴۸ - حدثنا محمد بن المشي،
حدثنا عبد الرحمن، عن سفيان، عن
منصور، عن إبراهيم، عن علقمة عن عبد

بیٹھنے کے گوئے والیوں پر اور گداونے والیوں پر، بال اکھارنے والیوں پر اور خوبصورتی کے لیے دانتوں کے درمیان کشادگی کرنے والیوں پر جو اللہ کی پیدائش میں تبدیلی کرتی ہیں، اللہ تعالیٰ نے لعنت بھیجی ہے پھر میں بھی کیوں نہ ان پر لعنت بھیجوں جن پر رسول اللہ

الله رضی اللہ عنہ لعن اللہ الواشمات والمستونشمات والمتعمصات والملفلاجات للحسن المغيرات خلق اللہ ما لي لا لعن من لعن رسول الله علیه السلام فوفی کتاب اللہ [راجح: ۴۸۴۶]

تشیخ آیت شرف «وَمَا أَنْكُمُ الرَّوْشُونَ فَخُذُوهُ وَمَا نَهِكُمْ عَنِ فَانْتَهُوا» (الحضر: ۷) کی طرف اشارہ ہے کہ جو کچھ رسول اللہ علیہ السلام تم کو حکم فرمائیں اسے بجالا دو اور جس سے منع کریں اس سے رک جاؤ اس کے تحت اجلال طور پر سارے اوصار اور نواہی داخل ہیں آج کافیش جو مردوں اور عورتوں نے اپنایا ہے جو عربانیت کا مرقع ہے وہ سب اس لعنت کے تحت داخل ہے۔ سند میں مذکور علقہ بن وقاری لیش ہیں جو آخرت میں کے عمد مبارک میں پیدا ہوئے اور غزوہ خدق میں شریک ہوئے عبد الملک بن مروان کے عمد میں وفات پائی رحمہ اللہ تعالیٰ۔

کتاب اللہ میں مذکور ہونے سے وہ آیت مراد ہے جس میں ہے «(وَمَا أَنْكُمُ الرَّوْشُونَ فَخُذُوهُ وَمَا نَهِكُمْ عَنِ فَانْتَهُوا)» یعنی جو رسول کرم علیہ السلام جو ہدایت تم کو دیں اسے قبول کرلو اور جن کاموں سے آپ منع فرمائیں ان سے رک جاؤ۔ اس میں جملہ اوصار اور نواہی داخل ہیں حدیث میں مذکورہ نواہی بھی اسی آیت کے ذیل میں ہیں۔

باب تصویریں بنانے کے بیان میں

(۵۹۳۹) ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا، کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے بیان کیا، ان سے زہری نے، ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے، ان سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور ان سے حضرت ابو طلحہ بن شیخ نے بیان کیا کہ نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا رحمت کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتایا مورتیں ہوں۔ اور لیث بن سعد نے بیان کیا، ان سے یونس بن یزید نے، ان سے ابن شاب نے کہا کہ مجھ کو عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے خبر دی۔ انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے ابو طلحہ بن شیخ سے سنا، پھر انہوں نے نبی کریم علیہ السلام سے یہی حدیث نقل کی ہے۔

تشیخ بعضوں نے کما فرشتوں سے حضرت جبرئیل و حضرت میکائیل علیہ السلام مگر اس صورت میں یہ امر خاص ہو گا آخرت میں کی حیات مبارکہ سے کیونکہ آپ کی وفات پر وہی اتنا موقوف ہو گیا اور ان فرشتوں کا آنا بھی۔ وہ فرشتے مراد نہیں ہیں جو ہر آدمی پر میں ہیں یا جو فرشتے مایوس برکار حکم الہی سے بھیجے جاتے ہیں۔ مورت سے مراد جاندار کی مورت ہے۔ ایک نبی پر صاحب نے مجھ سے اعتراض کیا کہ جب کتاب رکھنے سے فرشتے پاس نہیں آتے تو ہم ایک کتاب یہشہ اپنے پاس رکھیں گے تاکہ موت کا فرشتہ ہمارے پاس آئی نہ سکے۔ میں نے ان کو جواب دیا اگر تم ایسا ہی کرو گے تو تمہاری جان نکالنے کے لیے وہ فرشتے آئے گا جو کتوں کی جان نکالتا

۸۸- باب التصاویر

۵۹۴۹ - حدثنا آدم قال : حدثنا ابن أبي ذئب، عن الزهرى، عن عبيدة الله بن عبد الله بن عتبة عن عباد، عن أبي طلحة رضي الله عنهما قال: قال النبي ﷺ : ((لا تدخل الملائكة بيتا فيه كلب ولا تصاوير)). وقال الليث: حدثني يُونس، عن ابن شهاب، أخبرني عبيدة الله سمع ابن عباس سمعت أبا طلحة

سمعت النبي ﷺ . [راجح: ۳۲۲۵]

ہے، اس پر وہ لاجواب ہو گئے۔ یاث بن سعد کی روایت کو ابو قیم نے متخرج میں وصل کیا ہے۔

۸۹- باب عذاب المصورین یوم

زیادہ عذاب ہو گا

(۵۹۵۰) ہم سے حیدی عبد اللہ بن زیر نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا، ان سے اعمش نے بیان کیا اور ان سے مسلم بن صبیح نے بیان کیا کہ ہم مسروق بن ابduct کے ساتھ یا سار بن نمیر کے گھر میں تھے۔ مسروق نے ان کے گھر کے ساتباں میں تصویریں دیکھیں تو کہا کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنائے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کرم مسیح ﷺ سے سنائے ہیں، آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ کے پاس قیامت کے دن تصویری بنا نے والوں کو سخت سے سخت تر عذاب ہو گا۔

(۵۹۵۱) ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے انس بن عیاض نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے عبید اللہ عمری نے بیان کیا، ان سے نافع نے بیان کیا اور انہیں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ یہ مورتیں بناتے ہیں انہیں قیامت کے دن عذاب کیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جس کو تم نے بنایا ہے اب اس میں جان بھی ڈالو۔

لشیخ مراد وہ مورتیں ہیں جو پوچھنے کے لیے ہائی جائیں ایسی مورتیں بناتے والے تو کافر ہیں وہ ہیشہ دوزخ میں رہیں گے اگر پوچھنے کے لیے نہ ہائیں تب بھی جاندار کی مورت ہنانا کبیرہ گناہ ہے، اس کو سخت عذاب ہو گا جبے جان اشیاء کی تصویر ہنانا حرام نہیں ہے مگر جاندار کا کافلو کھپننا بھی ناجائز ہے۔

باب تصویریوں کو توڑنے کے بیان میں

(۵۹۵۲) ہم سے معاذ بن فضال نے بیان کیا، ان سے هشام دستوائی نے بیان کیا، ان سے بیکی بن ابی کثیر نے، ان سے عمران بن حطان نے اور ان سے حضرت عاشرہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے گھر میں جب بھی کوئی چیز ایسی ملتی جس پر صلیب کی مورت بنی ہو (جیسے نصاری رکھتے ہیں) تو اس کو توڑو لائے۔

القیامۃ

۵۹۵۰- حدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفِيَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَغْمَشُ، عَنْ مُسْلِمٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ مَسْرُوقَ فِي دَارِ يَسَارِ بْنِ نُمَيْرٍ فَرَأَى فِي صَفَّهِ تَمَالِيلَ، فَقَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوَّرُونَ)).

۵۹۵۱- حدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْدِرِ، حَدَّثَنَا أَنْسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الَّذِينَ يَصْنَعُونَ هَذِهِ الصُّورَ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، يُقَالُ لَهُمْ: أَخْتِوا مَا خَلَقْتُمْ)). [طرفة في : ۷۵۰۸]

لشیخ پوچھنے کے لیے نہ ہائیں تب بھی جاندار کی مورت ہنانا کبیرہ گناہ ہے، اس کو سخت عذاب ہو گا جبے جان اشیاء کی تصویر ہنانا حرام نہیں ہے مگر جاندار کا کافلو کھپننا بھی ناجائز ہے۔

۹۰- باب نقض الصور

۵۹۵۲- حدَّثَنَا مَعَاذُ بْنُ فُطَّالَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَنْرُكُ فِي بَيْتِهِ شَيْئاً فِيهِ تَصَالِبٌ إِلَّا نَقَصَةً.

لَئِنْسُبَحْ حالانکہ صلیب جاندار چیز نہیں ہے مگر فضاری خصوصاً روم کیتھولک صلیب کی پرستش کرتے ہیں۔ اس لیے آخرت میں اس کو جہاں پاتے توڑ ڈالتے، اللہ کے سوا جو چیز پوچھی جائے اس کا بھی حکم ہے، اس کو توڑ پھوڑ کر برابر کر دنا چاہیے تاکہ دنیا میں شرک نہ چلے۔ صلیب پر تعزیر کو بھی قیاس کرنا چاہیے۔ صلیب تو ایک پیغمبر کے واقعہ کی تصویر ہے اور تعزیر میں تو یہ بات بھی نہیں ہے وہ صرف ایک مقبرہ کی مثل ہوتی ہے لیکن عوام اس کی پرستش کرتے ہیں، اس کے سامنے بھکتے ہیں، اس پر نذر و نیاز چڑھاتے ہیں، اسی طرح سدے علم وغیرہ ان سب کا توڑ پھینکنا ضروری ہے۔ اسلامی شریعت میں اللہ کے سوا کسی کی پوجا جائز نہیں ہے جن بزرگوں اور اولیاء کی قبور میں مساجد بنائیں اور کپر پرستش گاہ بنی ہوئی ہیں ان کے لیے بھی بھی حکم ہے۔ آخرت میں اس کو حکم فرمایا تھا کہ جو بلند قبر دیکھیں اس کو برابر کر دیں۔ حضرت علیؓ نے اپنے زمانے میں ابولا میاج اسدی کو بھی بھی حکم دیا تھا۔

۵۹۵۳- حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدَةِ، كَمَا هُمْ سَمِعُوا مِنْ بَيْانِ كَيْا، كَمَا هُمْ سَمِعُوا مِنْ بَيْانِ عَبْدِ الْوَاحِدَةِ، كَمَا هُمْ سَمِعُوا مِنْ بَيْانِ أَبُو هُرَيْرَةَ، كَمَا هُمْ سَمِعُوا مِنْ بَيْانِ عَبْدِ الْوَاحِدَةِ، حَدَّثَنَا عُمَارَةُ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ دَارًا بِالْمَدِينَةِ فَرَأَيْتُ أَغْلَاهَا مُصَوَّرًا يُصَوَّرُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ بِخَلْقٍ كَحَلْقِي، فَلَيَخْلُقُوا حَجَةً وَلَيَخْلُقُوا ذَرَّةً)), ثُمَّ دَعَا بِتَوْزِيرِ مِنْ مَاءٍ فَعَسَلَ يَدَيْهِ حَتَّى بَلَغَ إِنْطَهَ قَفْلَتْ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَشْنِيَ سَمْعَتْنَاهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مُتَهَّيِ الْحَيَاةِ.

[طرفة فی : ۷۵۵۹]

لَئِنْسُبَحْ حضرت ابو ہریرہؓ نے گویا اس حدیث سے یہ استبلال کیا جس میں یہ ہے کہ قیامت کے دن میری امت کے لوگ سفید پیشانی، سفید ہاتھ پاؤں و مسون کی وجہ سے اٹھیں گے تو جہاں تک وضو میں اعضاء زیادہ دھونے جائیں گے وہاں تک سفیدی پہنچے گی یا اس آیت سے استبلال کیا ۔ (یعنی بخیلُنَّ فِيهَا أَسَارُوْرُ مِنْ ذَفْبَهُ) (الکہف: ۳۱) یعنی جنت میں اہل جنت کو سونے کے کڑے پہنائے جائیں گے۔ حضرت ابو ہریرہ کا نام عبدالرحمن بن حمزہ ہے۔ غزوہ خیبر کے سال اسلام لائے، خدمت نبوی میں ہر وقت حاضر رہتے۔ میں سن ۵۹۵ھ بعمر ۵۷ سال وفات پائی۔ ۵۲۷۲ احادیث نبوی کے حافظ تھے۔

باب اگر مورتیں پاؤں کے تلے روندی جائیں تو ان کے رہنے میں کوئی قباحت نہیں ہے

(۵۹۵۴) ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا، کما ہم سے سفیان بن عبیین نے بیان کیا، کما کہ میں نے عبدالرحمن بن قاسم سے سنایا، ان

۹۱- باب مَا وُطِئَ

مِنَ التَّصَاوِيرِ

۵۹۵۴- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

دونوں مہینہ منورہ میں ان سے بڑھ کر عالم فاضل نیک کوئی آدمی نہیں تھا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد (قاسم بن الی بکر) سے نا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عائشہؓ پیش کیے سے نا کہ رسول کریم ﷺ سفر (غزوہ توبہ) سے تشریف لائے تو میں نے اپنے گھر کے سامان برا کیا پر وہ لٹکا دیا تھا، اس پر تصویریں تھیں جب آپ نے دیکھا تو اسے کھینچ کے پھینک دیا اور فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب میں وہ لوگ گرفتار ہوں گے جو اللہ کی مخلوق کی طرح خود بھی بنتے ہیں۔ حضرت عائشہؓ پیش کیے سے بیان کیا کہ پھر میں نے چاڑ کر اس پر وہ کی ایک یادو تو شک بنا لیں۔

بن القاسم وَمَا بِالْمَدِينَةِ يَوْمَئِنِ أَفْضَلُ مِنْهُ
قالَ: سَمِعْتُ أَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَدِيمَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ
سَفَرٍ وَقَدْ سَرَّتْ بِقِرَامِ لِي عَلَى سَهْوَةِ لِي
فِيهَا تَمَاثِيلَ، فَلَمَّا رَأَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
هَنَّكَهُ وَقَالَ: ((أَشَدُ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ
الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُضَاهُونَ بِخُلُقِ اللَّهِ)).
قَالَتْ: فَجَعَلْنَاهُ وِسَادَةً، أَوْ وِسَادَتِينَ.

[راجع: ۲۴۷۹]

لَشَبَثْجَنْ | یا ایک یادو تو شک بنا لئے دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ ہم ان پر بیٹھا کرتے تھے۔ مسلم کی روایت میں ہے کہ آخر حضرت شیخ ان پر آرام فرمایا کرتے تھے، باب کا مطلب اسی سے ظاہر ہے۔ حضرت علی بن عبد اللہ مدینی حضرت امام بخاری کے استاد محترم حافظ حدیث ہیں۔ امام نسائی نے مج کما کہ ان کی پیدائش ہی خدمت حدیث کے لیے ہوئی تھی۔ ذی قعدہ سنہ ۵۳۲ھ میں بمر سنہ ۳۷ سال انقلاب فرمایا۔ رحمہ اللہ۔

(۵۹۵۵) ہم سے مدد نے بیان کیا، کہا تم سے عبد اللہ بن داؤد نے بیان کیا، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے اور ان سے حضرت عائشہؓ پیش کیے سے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ سفر سے آئے اور میں نے پر وہ لٹکا رکھا تھا جس میں تصویریں تھیں، آخر حضرت شیخ نے مجھے اس کے اتار لینے کا حکم دیا تو میں نے اسے اتار لیا۔

(۵۹۵۶) اور میں اور نبی کریم ﷺ ایک ہی برتن میں غسل جنابت کیا کرتے تھے۔

اللہ پاک نے میاں یوی کے متعلق فرمایا «هُنَّ لِيَاشَ لَكُمْ وَأَتَّمُ لِيَاشَ لَهُنَّ» (البقرة: ۱۸) وہ تمہارا لباس ہیں اور تم ان کے لباس ہو جب عورت مرد کے اختلاط کی کیفیت یہ ہے تو میاں یوی کے ایک برتن سے مل کر غسل کر لیا کون سی تجب کی بات ہے۔

باب اس شخص کی دلیل جس نے تو شک اور تکیہ اور فرش

۹۲ - باب مِنْ كَرْهِ الْقَعُودِ عَلَى الصُّورِ

پر جب اس پر تصویریں بنی ہوئی ہوں پیش کیا مکروہ رکھا ہے

لَشَبَثْجَنْ | بظاہر باب کی حدیث اگلی حدیث کے مخالف ہے اور ممکن ہے کہ اگلی حدیث میں جب حضرت عائشہؓ پیش کیے سے بچاڑ کر گدا بناڑ الا تو تصویریں بھی چھٹ گئی ہوں گی۔ اس لیے آخر حضرت شیخ اس پر بیٹھتے ہوں۔ آپ نے انکار نہ فرمایا ہو۔

(۵۹۵۷) ۹۲ - حدثنا حاجاج بن منهال، (۷) ہم سے حاج بن منهال نے بیان کیا، کہا تم سے جو یہ ہے

بیان کیا، ان سے ثانع نے، ان سے قاسم بن محمد نے اور ان سے حضرت عائشہؓ میں اپنے نے کہ انوں نے ایک گدا خریدا جس پر تصویریں تھیں۔ رسول اللہ ﷺ (اسے دیکھ کر) دروازے پر کھڑے ہو گئے اور اندر نہیں تشریف لائے۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں نے جو غلطی کی ہے اس سے میں اللہ سے معاف مانگتی ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ گدا کس لیے ہے؟ میں نے عرض کیا کہ آپ کے بیٹھنے اور اس پر نیک لگانے کے لیے ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ان مورت کے بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جو تم نے پیدا کیا ہے اسے زندہ بھی کر کے دکھاؤ اور فرشتے اس گھر میں نہیں داخل ہوتے جس میں مورت ہو۔

(۵۹۵۸) ہم سے قتبیہ بن سعید نے بیان کیا کہ اہم سے لیث بن سعد نے بیان کیا، ان سے بکیر بن عبد اللہ نے، ان سے بسر بن سعید نے اور ان سے زید بن خالدؓ نے اور ان سے رسول اللہ ﷺ کے صحابی ابو طلحہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فرشتے اس گھر میں نہیں داخل ہوتے جس میں تصویریں ہوں۔ بسر نے بیان کیا کہ (اس حدیث کو روایت کرنے کے بعد) پھر زیدؓ بیٹھنے پر پڑے تو ہم ان کی مزاج پر سی کے لیے گئے۔ ہم نے دیکھا کہ ان کے دروازہ پر ایک پرده پڑا ہوا ہے جس پر تصویر ہے۔ میں نے ام المؤمنین میمونہؓ میں اپنے کے ربیب عبید اللہ بن اسود سے کہا کیا زید بن خالدؓ بیٹھنے نہیں اس سے پہلے ایک مرتبہ تصویروں کے متعلق حدیث سنائی تھی۔ عبید اللہ نے کہا کہ کیا تم نے ناہیں تھا، حدیث بیان کرتے ہوئے انوں نے یہ بھی کہا تھا کہ جو مورت کپڑے میں ہو وہ جائز ہے (بشر طیکہ غیر ذی روح کی ہو) اور عبد اللہ بن وہب نے کہا، انہیں عمرو نے خردی دہ ابن حارث ہیں، ان سے بکیر نے بیان کیا، ان سے بسر نے بیان کیا، ان سے زید نے بیان کیا، ان سے حضرت ابو طلحہؓ بیٹھنے نے بیان کیا اور ان سے نبی کشمؓ نے بیان فرمایا جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔۔۔

حدَّثَنَا جُوْنِيرِيَّةُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ الْفَاسِمِ،
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا اشْتَرَتْ
نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ لِقَامِ النَّبِيِّ ﷺ بِأَنْبَابِ
فَلَمْ يَذْخُلْ، فَقَلَّتْ: أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مِمَّا
أَذَّتْنِي؟ قَالَ: ((مَا هَذِهِ النُّمْرُقَةُ؟)) قَالَ:
لِتَجْلِسَ عَلَيْهَا وَتُوَسِّدَهَا قَالَ: ((إِنَّ
أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّورِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ،
يَقَالُ لَهُمْ: أَخْتِيوا مَا خَلَقْتُمْ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ
لَا تَذْخُلُنَّنِيَّا فِيهِ الصُّورِ)).

[راجح: ۲۱۰۵]

۵۹۵۸ - حدَّثَنَا قَتْبَيَةُ، حَدَّثَنَا الْلَّيْثُ، عَنْ
بَكِيرٍ، عَنْ بُشْرٍ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ زَيْدٍ بْنِ
خَالِدٍ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَذْخُلُنَّنِيَّا
فِيهِ صُورَةً)) قَالَ بُشْرٌ: ثُمَّ اشْتَكَى زَيْدٌ
فَعَذَنَاهُ فَلَمَّا عَلَى تَابِعِهِ سِقْرٍ فِيهِ صُورَةً،
فَقَلَّتْ لِعَيْنِي اللَّهِ رَبِّيْبٍ مِنْمَوَةً رَوْجَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ يَخْبِرْنَا زَيْدٌ
عَنِ الصُّورِ يَوْمَ الْأَوَّلِ؟ فَقَالَ عَيْنِي اللَّهُ:
أَلَمْ تَسْمَعْ حِينَ قَالَ: إِلَّا رَفِقًا فِي فَوْبٍ.
وَقَالَ أَبْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرْنَا عَمْرُو هُوَ أَبْنُ
الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا بَكِيرٌ حَدَّثَنَا بُشْرٌ حَدَّثَنَا
زَيْدٌ حَدَّثَنَا أَبْوَ طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

[راجح: ۳۲۲۵]

لَئِنْسَخَ عبد اللہ بن وہب کی روایت باب بدائلت میں موصولة گزر چکی ہے۔ نووی نے کما احادیث میں جمع کرنا ضروری ہے اس لیے اس حدیث میں جس میں لا رقمانی ثوب ہے یہ معنی کریں گے کہ کپڑے کی وہ نقشی تصویریں جائز ہیں جو غیر ذی روح کی ہوں جیسے درخت وغیرہ بلکہ غیر ذی روح کی تصویر تو مطلقاً جائز ہے خواہ کپڑے یا کنف میں منقوش ہو یا جسم ہو پھر خاص نقش کا اشتراہ اس کا کوئی معنی نہ ہو گا۔ ابن عربی نے کما جسم تصویر ذی روح کی تو بالاتفاق حرام ہے اور نقشی تصویر اور عکس فوٹو کی تصاویر میں چار قول ہیں ایک یہ کہ مطلقاً جائز ہے دوسرے یہ کہ مطلقاً منع ہے اور ذی روح تصویریوں کے لیے وہ جس طرح بھی تیار کی جائیں یہی قول راجح ہے۔ تیسرا قول یہ کہ اگر گروہ سک کی ہو یا اتنے بدن کی جس سے وہ ذی روح جی نہیں سکتا تو جائز ہے ورنہ نہیں۔ چوتھے یہ کہ اگر فرش یا تکمیل پر جس میں اس کی اہانت ہوتی ہے تو جائز ہے اور اگر مطلق ہو (جیسے کہ آج کل فوٹو بلو ربرکت و حسن لٹکائے جاتے ہیں) تو یہ ہرگز جائز نہیں ہے لیکن لٹکیاں جو گزیا ہا کر کھلتی ہیں وہ بالاتفاق درست ہیں۔ (دیدی)

باب جمال تصویر ہو وہاں نماز پڑھنی

مکروہ ہے

(۵۹۵۹) ہم سے عمران بن میسرہ نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد الوارث نے بیان کیا، کہا ہم سے عبدالعزیز بن صہیب نے اور ان سے حضرت انس بن مالک نے بیان کیا کہ حضرت عائشہؓؑ کے پاس ایک پرده تھا۔ اسے انہوں نے گھر کے ایک کنارے پر لکھا دیا تھا تو نبی کرم ﷺ نے فرمایا کہ یہ پرده نکال ڈال، اس کی مورت اس نماز میں میرے سامنے آتی ہیں۔ اور دل اچھات ہوتا ہے۔

۹۳۔ باب كَرَاهِيَةِ الصَّلَاةِ فِي

التصاویر

۵۹۵۹ - حدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ، حدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صَهِيبٍ، عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ قِرَامًا لِعَائِشَةَ سَرَّتْ بِهِ جَانِبَ بَيْتِهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ ((أَمْبَطِي عَنِي فَإِنَّهُ لَا تَرَأَلْ تَصَاوِيرَهُ تَعْرِضُ لِي فِي صَلَاتِي)).

[راجع: ۳۷۴]

باب فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں مورتیں ہوں

(۵۹۶۰) ہم سے مجیب بن سلیمان نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے عبد اللہ بن وہب نے کہا کہ مجھ سے عمر بن محمد نے بیان کیا، ان سے سالم نے اور ان سے ان کے والد (ابن عمرؓ) نے بیان کیا کہ ایک وقت پر جبریل ﷺ نے نبی کرم ﷺ کے یہاں آئے کا وعدہ کیا لیکن آنے میں دری ہوئی۔ اس وقت پر نہیں آئے تو آخرست ﷺ سخت پریشان ہوئے پھر آپ باہر نکلے تو جبریل ﷺ سے ملاقات ہوئی۔ آخرست ﷺ نے ان سے شکایت کی تو انہوں نے کہا کہ ہم (فرشتے) کسی ایسے گھر میں نہیں جاتے جس میں مورت یا کتابوں۔

۹۴۔ باب لَا تَذَلَّلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا

فِيهِ صُورَةً

۵۹۶۱ - حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حدَّثَنِي أَنَّ وَهْبَ قَالَ: حدَّثَنِي عَمْرُ هُوَ أَبْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: وَعَدَ النَّبِيُّ ﷺ جِبْرِيلُ فَرَاتَ عَلَيْهِ حَتَّى اشْتَدَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فَلَقِيَهُ فَشَكَّ إِلَيْهِ مَا وَجَدَ فَقَالَ لَهُ: ((إِنَّا لَا نَذَلَّلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةً وَلَا كَلْبًا)).

[راجع: ۳۲۲۷]

لَشِّيق دوسری روایت میں یوں ہے جب وقت گزر گیا اور حضرت جبرئیل ﷺ نے آئے تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ کا وعدہ خلاف نہیں ہو سکتا نہ اس کے فرشتوں کا پھر دیکھا تو چارپائی کے تینی ایک کتے کا پلا پڑا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا اے عائشہ! یہ پلا کب آیا انہوں نے کہا کہ مجھ کو اللہ کی قسم خبر نہیں آخر سے وہاں سے نکلا۔

۹۵- باب مَنْ لَمْ يَدْخُلْ بَيْتًا فِيهِ

صُورَةٌ

وَهَا نَهْ جَانَا

(۵۹۶۱) ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا، ان سے امام مالک نے، ان سے نافع نے، ان سے قاسم بن محمد نے اور انہیں نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہؓ نے خبر دی کہ انہوں نے ایک گدا خریدا جس میں مورتیں تھیں جب رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھا تو آپ دروازے پر کھڑے ہو گئے اور اندر نہیں آئے۔ میں آپ کے چہرے سے ناراضگی پہچان گئی۔ میں نے عرض کیا میر رسول اللہ! میں اللہ سے اس کے رسول کے سامنے توبہ کرتی ہوں، میں نے کیا غلطی کی ہے؟ آپ نے فرمایا یہ گدا کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ میں نے ہی اسے خریدا ہے تاکہ آپ اس پر بیٹھیں اور نیک لگائیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ان مورتوں کے بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جو تم نے پیدا کیا ہے اب ان میں جان بھی ڈالو اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس گھر میں مورت ہوتی ہے اس میں (رحمت کے) فرشتے نہیں داخل ہوتے۔

لَشِّيق باب اور حدیث میں مطابقت ظاہر ہے کہ جاندار چیزوں کی مورتوں والے گھر میں داخل نہیں ہوتے۔ بظاہر یہ اس حدیث کے خلاف ہے جس میں یہ ہے کہ حضرت عائشہؓ نے گھر میں ایک پرده لکھا تھا اس میں مورتیں تھیں آنحضرت ﷺ اور ہر نماز پڑھ رہے تھے اور تطہیق یوں ہو سکتی ہے کہ شاید پرده پر بے جان چیزوں کی مورتیں ہوں اور باب کی حدیث کا تعقیل جاندار کی مورتوں سے ہے۔

باب مورت بنانے والے پر لعنت ہونا

(۵۹۶۲) ہم سے محمد بن شعیؑ نے بیان کیا، کہا کہ مجھ سے غدر نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے عون بن ابی جحیف نے اور ان سے ان کے والد (وہب بن عبد اللہ) نے کہ انہوں نے ایک غلام خریدا جو پچھنا لگاتا تھا پھر فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے خون نکالنے کی

۵۹۶۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ الْفَارَسِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَنَاهُ أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمُرَقَةً فِيهَا تَصَاوِيرٍ، فَلَمَّا رَأَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَعْرَفَتْ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَّةَ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُوْبُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ مَاذَا أَذْنَبْتُ؟ قَالَ: ((مَا بَالُ هَذِهِ الْنُّمُرَقَةِ؟)) فَقَالَتْ: اشْتَرَيْتُهَا لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَبِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّورِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ: أَخْبِرُوا مَا خَلَقْتُمْ)) وَقَالَ: ((إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّورُ لَا تَدْخُلُهُ الْمُلَاتِكَةُ)). [راجح: ۲۱۰۵]

۹۶- باب مَنْ لَعَنَ الْمُصَوَّرَ

۵۹۶۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُشْتَى، قَالَ حَدَّثَنِي غُنَّدَرٌ، حَدَّثَنَا شَعْبَةُ، عَنْ عَوْنَ بْنِ أَبِي جَحِيفَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ اشْتَرَى غَلَامًا حَجَّامًا فَقَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَىٰ عَنْ ثَمَنِ

اجرت، کتے کی قیمت اور رمذانی کی کمائی کھانے سے منع فرمایا ہے اور آپ نے سود لینے والے، دینے والے گدوں نے والی گدوں اور والی اور مورت بنانے والے پر لعنت بھیجی ہے۔

باب جو مورت بنائے گا اس پر قیامت کے دن زور ڈالا
جائے گا کہ اسے زندہ بھی کرے حالانکہ وہ زندہ نہیں
کر سکتا ہے

(۵۹۶۳) ہم سے عیاش بن ولید نے بیان کیا، کہا ہم سے عبد الاعلیٰ نے بیان کیا، کہا ہم سے سعید بن ابی عربہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ میں نے نفر بن مالک سے سنا، وہ قادہ سے بیان کرتے تھے کہ میں ابن عباس رض کے پاس تھا لوگ ان سے مختلف مسائل پوچھ رہے تھے۔ جب تک ان سے خاص طور سے پوچھانہ جاتا ہو نبی کریم ﷺ کا حوالہ نہیں دیتے تھے پھر انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت محمد ﷺ سے سنا ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص دنیا میں مورت بنائے کا قیامت کے دن اس پر زور ڈالا جائے گا کہ اسے وہ زندہ بھی کرے حالانکہ وہ اسے زندہ نہیں کر سکتا۔

باب جانور پر کسی کو اپنے پیچھے بٹھالینا

(۵۹۶۴) ہم سے قتيبة بن سعید نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابو صفوان نے بیان کیا، ان سے یونس بن یزید اہلی نے، ان سے ابن شاب نے، ان سے عروہ نے اور ان سے حضرت اسماعیل بن زید رض نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ایک گدھے پر سوار ہوئے جس پر فدک کی بنی ہوئی کملی پڑی ہوئی تھی آپ نے حضرت اسماعیل رض کو اسی پر اپنے پیچھے بٹھالیا۔

لشیخ اس میں اشارہ ہے کہ جب آدمی اپنی سواری پر بیٹھے تو گویا وہ سواری کا لباس بن جاتا ہے۔ اگر جانور طاقتور ہو تو دو یا تین تک ایک جانور پر سواری کر سکتے ہیں مگر کمزور پر نہیں۔

باب ایک جانور سواری پر تین آدمیوں کا سوار ہونا
(۵۹۶۵) ہم سے مسد نے بیان کیا، کہا ہم سے یزید بن زریع نے بیان

اللَّهُ وَتَعْلَمُ الْكِتَبَ، وَكَسَبَ النَّفَىٰ وَلَعْنَةً
آكِلِ الرَّبَا وَمُوْكِلِهِ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ
وَالْمُصَوَّرَةَ۔ [راجح: ۲۰۸۶]

۹۷- باب مَنْ صَوَرَ صُورَةً كُلْفَ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْ يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ،
وَلَيْسَ بِنَافِعٍ

۹۶۳- حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْأَغْلَى، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ: سَمِعْتَ
النَّصَرَ بْنَ أَنَسٍ بْنَ مَالِكٍ، يَحْدُثُ فِتَادَةً
قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُمْ يَسْأَلُونَهُ
وَلَا يَذْكُرُ النَّبِيَّ ﷺ حَتَّىٰ سَبِيلٍ، فَقَالَ:
سَمِعْتَ مُحَمَّداً ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ صَوَرَ
صُورَةً فِي الدُّنْيَا كُلَّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْ
يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ وَلَيْسَ بِنَافِعٍ)).

[راجح: ۲۲۲۵]

۹۸- باب الارتداف عَلَى الدَّائِبِ

۹۶۴- حَدَّثَنَا قَتِيبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ:
حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ،
عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ غُرْزَةٍ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ
رَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ رَجَبَ عَلَى جَمَارٍ عَلَى إِكَافٍ عَلَيْهِ
قَطِيفَةً لَدْكِيَّةً وَأَرْدَافَ أَسَامَةَ وَرَاءَةً.

لشیخ اس میں اشارہ ہے کہ جب آدمی اپنی سواری پر بیٹھے تو گویا وہ سواری کا لباس بن جاتا ہے۔ اگر جانور طاقتور ہو تو دو یا تین تک ایک جانور پر سواری کر سکتے ہیں مگر کمزور پر نہیں۔

۹۹- باب الْفَلَاثَةِ عَلَى الدَّائِبِ

۹۶۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدٌ

کیا، کماہم سے خالد حذاء نے بیان کیا، ان سے عمرہ نے اور ان سے
نہ زریعہ، حدُّتَنَا خَالِدَة، عَنْ عَكْرَمَةَ عَنْ
ابن عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا
حضرت ابن عباس رض نے بیان کیا کہ جب نبی کریم ﷺ مکہ مکرمہ
تشریف لائے (فتح کمک کے موقع پر) تو نبی عبدالمطلب کی اولاد نے (جو
مکہ میں تھی) آپ کا استقبال کیا۔ یہ سب پچھے ہی تھے) آپ نے ازراہ
محبت ایک پچھے کو اپنے سامنے اور ایک کو اپنے پیچھے بٹھایا۔
وَالآخَرَ حَلْفَةً۔ [راجع: ۱۷۹۸]

شیخ اس وقت آپ اونٹ پر سوار تھے جس حدیث میں تین آدمیوں کا ایک سواری پر بیٹھنا ملت آیا ہے وہ حدیث ضعیف ہے یا
محمول ہے اس حالت پر جب جانور کمزور و ناتوان ہو۔ نووی نے کہا کہ جب جانور طاقت والا ہو تو اکثر علماء کے نزدیک اس پر
تین آدمیوں کا سوار ہونا درست ہے جن دو بچوں کو آپ نے سواری پر بٹھایا تھا وہ عباس رض کے بیٹے فضل اور قشم تھے۔

۱۰۰ - باب حَمْلِ صَاحِبِ الدَّائِبَةِ

جائز ہے بعض نے بعض کہ جانور کے مالک کو جانور پر
آگے بیٹھنے کا زیادہ حق ہے۔ البتہ اگر وہ کسی دوسرے کو (آگے بیٹھنے
کی) اجازت دے تو جائز ہے۔

(۵۹۶۶) مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا، کماہم سے عبد الوہاب نے،
کماہم سے ایوب سختیانی نے کہ عمرہ کے سامنے یہ ذکر آیا کہ تین
آدمی جو ایک جانور پر چڑھیں ان میں کون بست برائے۔ انہوں نے
بیان کیا کہ ابن عباس رض نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ (مکہ مکرمہ)
تشریف لائے تو آپ قشم بن عباس کو اپنی سواری پر آگے اور فضل بن
عباس کو پیچھے بٹھائے ہوئے تھے۔ یا قشم پیچھے تھے اور فضل آگے تھے (

شیخ اب تم ان میں سے کے برا کو گے اور کے اچھا۔
صرف اس وجہ سے ہے کہ جانور پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجہ نہ ہو۔ اب یہ حالات پر موقوف ہے کہ کس جانور پر کتنے
آدمی بیٹھ سکتے ہیں۔ اگر کوئی جانور ایک شخص کا بھی بوجہ نہیں اٹھا سکتا تو ایک کا بیٹھنا بھی اس پر منع ہے۔

۱۰۱ - باب إِرْدَافِ الرَّجُلِ خَلْفَ بَيْثُهُ سَكَّتَاهُ

(۵۹۶۷) ہم سے ہدیہ بن خالد نے بیان کیا، کماہم سے ہمام بن سعیٰ
نے بیان کیا، کماہم سے قتادہ نے بیان کیا، کماہم سے حضرت انس بن
مالک رض نے بیان کیا، ان سے حضرت معاذ بن جبل رض نے بیان کیا

غَيْرَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ

وَقَالَ بَعْضُهُمْ: صَاحِبُ الدَّائِبَةِ أَحَقُّ بِصَدْرِ
الدَّائِبَةِ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ لَهُ.

(۵۹۶۶) - حدُّتَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ:
حدُّتَنَا عَنْدَ الْوَهَابِ قَالَ: حدُّتَنَا أَئِبُّ
قَالَ: ذُكْرُ الْأَشْرُ الْفَلَاثَةِ عِنْدَ عَكْرَمَةَ
قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَذِكْرِ الْأَشْرُ الْفَلَاثَةِ عِنْدَ عَكْرَمَةَ
خَلْفَهُ، أَوْ قَسْطَمَ خَلْفَهُ وَالْفَضْلَ بَيْنَ يَدَيْهِ
لَا يَهُمْ شَرٌّ أَوْ أَيْمَنٌ خَيْرٌ؟ [راجع: ۱۷۹۸]

شیخ یہ کہنا کہ آگے والا برا ہے یا پیچے والا یا پیچھے والا یہ سب غلط ہے۔ ایک سواری پر تین آدمیوں کو ایک ساتھ بٹھانے کی ممانعت

- حدُّتَنَا هَدِيَةً بْنَ خَالِدٍ قَالَ:
حدُّتَنَا هَمَّامٌ، قَالَ: حدُّتَنَا قَتَادَةً قَالَ:
حدُّتَنَا أَنْسُ بْنُ مَالِكٍ، عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : يَبْنَا أَنَا رَدِيفَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بَنِي وَلَيْسَ إِلَّا
آخِرَةُ الْخَلِيلِ فَقَالَ ((يَا مَعَاذَ)) ، قَلَّتْ :
لَيْكَ رَسُولُ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً
ثُمَّ قَالَ : ((يَا مَعَاذَ)) قَلَّتْ : لَيْكَ رَسُولُ
اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ :
((يَا مَعَاذَ)) قَلَّتْ : لَيْكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَعْدَيْكَ قَالَ : ((هَلْ
تَذَرِّي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ؟)) قَلَّتْ :
اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ، قَالَ : ((حَقُّ اللَّهِ عَلَى
عِبَادِهِ أَنْ يَعْلَمُوْهُ، وَلَا يُشَرِّكُوا بِهِ شَيْئًا))
ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ، ثُمَّ قَالَ : ((يَا مَعَاذَ بْنَ
جَبَلٍ)) قَلَّتْ : لَيْكَ رَسُولُ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ
فَقَالَ : ((هَلْ تَذَرِّي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى
اللَّهِ إِذَا فَعَلُوْهُ؟)) قَلَّتْ : اللَّهُ وَرَسُولُهُ
أَعْلَمُ قَالَ : ((حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا
يَعْلَمُ بِهِمْ)).

[راجع: ۲۸۵۶]

لَسْبِيجْ حق سے سنت اللہ مراد ہے یعنی اللہ نے یہی قانون بنا دیا ہے کہ اہل توحید بخشے جائیں خواہ جلد یا بدیر اور اہل شرک داخل جنم کئے جائیں اور اس میں ہمیشہ ہمیشہ جلتے رہیں۔ اس لئے مشرکین پر جنت قطعاً حرام کر دی گئی ہے کتنے نماں مسلمان بھی افعال شرکیہ میں گرفتار ہیں وہ بھی اسی قانون کے تحت ہوں گے۔

باب جانور پر عورت کا مرد کے پیچھے بیٹھنا

جاڑز ہے

(۵۹۶۸) ہم سے حسن بن محمد بن صباح نے بیان کیا، کہا ہم سے تجھی بن عباد نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، انسیں تجھی بن ابی اسحاق نے خبر دی، کہا کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خیر سے واپس

۱۰۲ - باب إِرْدَافِ الْمَرْأَةِ خَلْفَ

الرَّجُلِ

۵۹۶۸ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ
صَبَّاحٍ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبَادٍ، قَالَ :
حَدَّثَنَا شَعْبَةُ، قَالَ : أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي
إِسْحَاقَ قَالَ : سَمِعْتُ أَنَسَّ بْنَ مَالِكٍ

آرہے تھے اور میں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کی سواری پر آپ کے پیچے بیٹھا ہوا تھا اور وہ چل رہے تھے۔ آنحضرت ﷺ کی بعض یوں حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا آنحضرت ﷺ کی سواری پر آپ کے پیچے تھیں کہ اچانک او نئی نے ٹھوکر کھائی، میں نے کماعورت کی خبر گیری کرو پھر میں اتر پڑا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا یہ تمہاری ماں ہیں پھر میں نے کجاوہ مضبوط باندھا اور آنحضرت ﷺ سوار ہو گئے پھر جب مدینہ منورہ کے قریب ہوئے یا (راوی نے بیان کیا کہ) مدینہ منورہ دیکھا تو فرمایا ہم واپس ہونے والے ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہونے والے ہیں، اسی کو پوچنے والے ہیں اپنے مالک کی تعریف کرنے والے ہیں۔

باب چت لیث کر ایک پاؤں کادو سرے پاؤں پر رکھنا
بعضوں نے اسے مکروہ سمجھا ہے امام مخاری نے یہ باب لا کر ان کا رد کیا ہے اور مخالفت کی حدیث جو صحیح مسلم میں ہے وہ منسوخ ہے۔ (۵۹۶۹) ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا، کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا، کہا ہم سے ابن شاہب نے بیان کیا، ان سے عابد بن تمیم نے، ان سے ان کے بچا (عبد اللہ بن زید النصاری رضی اللہ عنہ) نے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں (چت) لیٹھے ہوئے دیکھا کہ آپ ایک پاؤں کو دو سرے پاؤں پر اٹھا کر رکھے ہوئے تھے۔

رضی اللہ عنہ، قَالَ: أَقْبَلَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْرٍ وَإِنِّي لَرَدِيفُ أَبِي طَلْحَةَ وَهُوَ يَسِيرُ، وَيَغْضُبُ نِسَاءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَثَرَتِ النَّاقَةُ فَقَلَّتِ الْمَرْأَةُ، فَنَزَّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِنَّهَا أُمُّكُمْ) فَشَدَّدَتِ الرُّحْلَةُ وَرَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَنَّا أَوْ رَأَى الْمَدِينَةَ قَالَ: ((آيُّونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لَوْبَنَا حَامِدُونَ)). [راجح: ۳۷۱]

١٠٣ - باب الإِسْتِلْقاءِ، وَوَاضِعِ الرَّجُلِ عَلَى الْأُخْرَى

٥٩٦٩ - حَدَّثَنَا أَخْمَدُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا أَبْنُ شَهَابٍ عَنْ عَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ أَبْصَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْطَجِعُ فِي الْمَسْجِدِ رَأَفِهَا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى.

[راجح: ۴۷۵]

۸۷-كتاب الأدب

كتاب اخلاق کے بیان میں

كتاب اخلاق
كتاب اخلاق

لوگوں کے ساتھ حسن معاشرت اور آداب کے طریقے مراد ہیں۔